زندگی کو نیکیوں کا گلزار بنائیں!

تقدیم:

فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین

تالیف: ھناء الصنیع

ترجمہ: سیف الرحمن حفظ الرحمن تیمی

تقديم

فضيلة الشيخ ڈاکٹر عبد الله بن عبد الرحمن الجبرين

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الحمد لله الذي خلق فسوى ، والذي قدر فهدى ، وأفقر وأغنى ووفق من شاء للعلم والهدى ، أحمده سبحانه على ما وهب وأعطى ، وأشهد أن لا إله إلا الله له الملك في الآخرة والأولى ، وأشهد أن محمدا عبده ورسوله المختار المجتبى صلى الله عليه وعلى آله وأصحابه أولو الفضل والنهى.

أما بعد: میں نے یہ کتاب پڑھی ہے جسے ایک بہن نے تمام دختران اسلام کے لئے تحریر کیا ہے، تاکہ انہیں اللہ تعالی کی طرف دعوت، اجر وثواب کی نیت، لوگوں کے درمیان اصلاح کرنے کی کوشش، زبان اور وقت کی حفاظت جیسے نیک اعمال اور اچھے اخلاق کا شوق دلائے، اس کتاب کے ذریعہ مؤلفہ نے اسلامی بہنوں کو اس امید کے ساتھ خطاب کیا ہے کہ ہر وہ بہن جس کے ہاتھ میں یہ کتاب جائے گی وہ سیدھے راستے پر استقامت اختیار کرے گی، اپنے تمام دنیوی اور اخروی معاملات میں احتساب اجر کو ملحوظ رکھے گی، مؤلفہ اس بات کی خواہاں ہے کہ تمام بہنوں کو ہلاکت وتباہی سے بچاکر حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ اللہ کی طرف بلانے والی داعیات کی صف میں شامل کردے، مؤلفہ بہن نے احتساب اجر سے متعلق اہم موضوعات کا عمدہ انتخاب کیا ہے اور اپنی بات کو سلیس عبارت اور اتنے اچھوتے انداز میں پیش کیا ہے کہ توجہ جاگ جاتی اور ہمتوں کو مہمیز ملتا ہے، مؤلفہ امید کرتی ہیں کہ سماج کے خواتین پر اس کا بڑا اثر ہوگا اور یہ کتاب ان شدت پسند خواتین کے کردار کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گی جو دین سے بے نیازی کی دعوت دیتی ہیں اور اس ہتک ریزی، بے پردگی اور فحاشی کے طرف بلاتی ہیں جو دین اسلام کی تعلیمات کے سراسر منافی ہے، اللہ سے دعا ہے کہ اس کتاب کی مؤلفہ کو بہتر بدلہ سے نوازے اور مسلم خواتین میں ان جیسی خیر اندیش اور اخلاص مندوں کی تعداد بڑھائے، اللہ سے یہ بھی دعا ہے کہ جس کے لئے خیر چاہے اسے اس کتاب اور اس سے پہلے اور اس کے بعد کی ساری تحریر سے فائدہ پہنچائے، اللہ کی ذات ہر چیز پر قادر ہے۔

والله أعلم ، وصلى الله على نبينا محمد وآله وصحبه وسلم

عبد اللہ بن عبد الرحمن الجبرین

سابق رکن افتاء

۱/۴/۱۴۲۲ھ

مقدمہ

إن الحمد لله نحمده ونستعينه ونستغفره ونعوذ بالله من شرور أنفسنا ومن سيئات أعمالنا من يهده الله فلا مضل له ومن يضلل فلا هادي له ، وأشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله.

امابعد:

تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہے جس نے اپنی کتاب میں ارشاد فرمایا: ﴿وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِٱلْخَيْرَٰتِ بِإِذْنِ ٱللَّهِ ۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَضْلُ ٱلْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾﴾ [سورة فاطر:32] یعنی کہ: بعض ان میں سے اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے چلے جاتے ہیں، یہ بڑا فضل ہے۔(سبقت کرنے والا وہ ہے جو نیک اعمال کی طرف سبقت کرے.... جو دینی معاملات میں دوسروں سے آگے بڑھ جائے... خیر کے کاموں میں سبقت لے جانا بڑے فضل کی بات ہے، ایسا فضل کہ جس کا اندازہ نہیں لگایا جاسکتا... جو شخص کثرت سے نیکیاں نہیں کرتا وہ اس اعتبار سے اپنے نفس پر ظلم کرتا ہے کہ اسے ثواب سے محرومی ہوتی ہے)[1] ۔

لہذا میں نے اس کتاب میں یہ کوشش کی ہے کہ بعض ایسے اعمال کے اجر وثواب ذکر کئے جائیں جن پر احتساب اجر رکھنے میں کچھ لوگ غفلت برتتے ہیں، لیکن میں نے موضوع کے تمام گوشوں کا احاطہ نہیں کیا ہے اس لئے کہ یہ ایک ضخیم انسائکلوپیڈیا کا متقاضی ہے!

تاہم یہ کچھ لطیف اشارے ہیں جن کی ضیاپاشیاں ہر عمل میں آپ کو یہ یاد دلائیں گی کہ:

ثواب کی نیت کرنا نہ بھولیں!

---

(1) فتح القدیر:۴

آپ یہ کتاب کب پڑھیں؟

- جب آپ عمل صالح سے کنارہ کش اور بے رغبت ہو گئے ہوں، یا کوئی سستی اور آزردگی محسوس کر رہے ہوں اور کسی ایسے شخص کی ضروت ہو جو آپ کو عمل کا شوق دلائے۔
- جب آپ اعمال صالحہ کے اجر وثواب سے ناواقف ہوں۔
- جب آپ کو نیک کاموں کی چاہت اور ہمت بڑھانے کی رغبت ہو۔
- جب آپ احتساب اجر سے متعلق گفتگو اور خطاب کرنا چاہیں۔
- جب آپ کو لگے کہ شب وروز ہار کی لڑی کی طرح پھسلتے جا رہے ہیں اور آپ ہار کے گل بوٹے سمیٹنے سے قاصر ہیں، اس لئے کہ یہ آپ کی زندگی کے وہ شب وروز ہیں جو لوٹ کر نہیں آنے والے۔
- آخری بات یہ کہ ..اگر آپ کو اپنے اہل خانہ سے محبت ہے تو آپ ان کے سامنے یہ کتاب پڑھیں تا کہ انہیں احتساب اجر کی اہمیت بتا سکیں کہ ان کے شب وروز بے سود نہ گزریں، اس لئے کہ وہ آپ کے عزیز ترین لوگ ہیں اور آپ کی خیر خواہی کا سب سے زیادہ حق رکھتے ہیں... میری عزیزہ! آنے والے صفحات میں جن نیکیوں کا ذکر آیا ہے ان میں احتساب (ثواب کی نیت) کا جو اجر بیان کیا گیا ہے اسے اپنی اولاد کے سامنے تفصیل سے بیان کرنا نہ بھولیں تا کہ ابھی سے ہی آپ (احتساب اجر) نیکی کی نیت کرنے پر ان کی تربیت کر سکیں۔

هناء الصنيع–رياض–١٤٢٢ھ

Hana.s3a@gmail.com

آپ اللہ سے محبت کرتی ہیں

لیکن کیا آپ چاہتی ہیں کہ اللہ بھی آپ کو محبوب رکھے؟

خوبصورت جواب...

کسی حکمت والے عالم نے کہا ہے کہ:(اہم بات یہ نہیں کہ آپ کسی سے محبت کریں، بلکہ اہم بات یہ ہے کہ آپ سے کوئی محبت کرے)

کیا آپ اس کاطریقہ جاننا چاہتی ہیں؟

اللہ سے قریب ہو جایئے اللہ آپ کو محبوب بنالے گا...

اللہ تعالی حدیث قدسی میں ارشاد فرماتا ہے:(...بندہ نوافل کے ذریعہ مجھ سے قریب ہوتا رہتا ہے یہاں تک کہ میں اس سے محبت کرنے لگتا ہوں...)[1] ، اللہ کی محبت جسے مل جائے اسے دنیا وآخرت کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے... اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(جب اللہ اپنے بندے سے محبت کرتا ہے تو جبریل کو یہ منادی کرتا ہے: اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تو تم بھی اس سے محبت رکھو، پھر جبریل اس سے محبت کرنے لگتا ہے، پھر جبریل آسمان والوں میں یہ ندا لگاتا ہے کہ اللہ فلاں شخص سے محبت کرتا ہے تم بھی اسے محبوب رکھو، پھر آسمان والے بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں، اس کے بعد زمین میں اس کی مقبولیت عام کر دی جاتی ہے)[2] ۔

حافظ ابن حجر کہتے ہیں:(اس حدیث کے اندر مقبولیت سے مراد یہ ہے کہ: دلوں میں اس کی محبت رکھ دی جاتی ہے، دل اس کی طرف کھنچنے لگتے اور اس سے خوش رہتے ہیں، اس سے یہ بات سمجھ میں آتی ہے کہ لوگوں کے دل میں جو محبت ہوتی ہے وہ اللہ کی محبت کی نشانی ہے)۔

---

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے

(2) اسے بخاری نے روایت کیا ہے

کیا آپ یہ پوچھنا چاہتی ہیں کہ اللہ کی قربت کیسے حاصل کروں کہ اللہ کی محبت سے سرفراز ہوجاؤں؟

بہت خوب، اس سوال کا مطلب ہے کہ آپ اللہ سے قریب ہونے لگی ہیں....

آپ سیکھ لیں کہ نیکیاں کیسے سمیٹی ہے، یعنی کہ اپنے تمام اعمال میں اللہ سے اجر وثواب کی امید کیسے رکھیں، جس طرح آپ دنیا کی زندگی کے لئے منصوبہ بندی کرنے میں مہارت رکھتی ہیں اسی طرح آخرت کی آنے والی زندگی کے بارے میں بھی منصوبہ بندی کرنے کا ہنر سیکھ لیں...

افضل اعمال... فضیلت والے دن.... اور بہترین صدقات کی واقفیت رکھیں۔

بڑے بڑے اجر کے بارے میں پوچھتے رہیں اور انہیں حاصل کرنے کے طریقے معلوم کریں۔

نیک لوگوں کو تلاشیں اور ان کے ساتھ مضبوط تعلقات بنائیں... ان سے فائدہ اٹھائیں، ان سے مشورہ لیں اور اللہ سے قریب ہونے کے نسخے دریافت کریں تا آنکہ اللہ پاک آپ کو محبوب بنالے۔

جس طرح دنیاوی امور میں بہتر نتائج حاصل کرنے کے لئے دنیاوالوں سے مشورہ لیتی اور دنیا کمانے کے لئے کمر کس لیتی تھیں اسی طرح اخروی اعمال کے لئے بھی کمربستہ ہو جائیں۔

جب آپ اپنے قریبیوں اور سہیلیوں سے پوچھا کرتی تھی کہ کس دکان سے فراک کا کپڑا خریدوں؟

کون سی دکان کا ریٹ سستاہے؟

کس قسم کا کپڑا زیادہ بہتر ہے؟

کس رنگ کے ساتھ کون سا رنگ زیادہ میچ کرے گا؟........؟

غور کریں کہ آپ اس وقت پوچھتی.... تلاش کرتی.... اور سیکھتی تھیں..

یہ سب اس لئے کرتی تھیں کہ آپ کو اپنا کام پوری مہارت سے انجام دینے اور بہترین شکل میں اسے سامنے لانے کا شوق تھا۔

آپ جیسی خاتون جب دنیاوی معاملات میں برتری حاصل کر سکتی ہیں تو مجھے نہیں لگتا کہ آخرت کے معاملے میں تفوق اور بہترین کارکردگی سے کوئی چیز اسے روک سکتی ہے، اس لئے کہ دنیاوی

معاملات میں آپ کی برتری اس بات کی سب سے بڑی دلیل ہے کہ آپ شخصی طور پر یہ صلاحیت رکھتی ہیں کہ جس فیلڈ میں چاہیں اور جب چاہیں تخلیق اور جاں نثاری کے جوہر دکھلا سکتی ہیں۔

لہذا اپنے شب وروز کو اپنی نگاہوں کے سامنے یوں ہی بیکار نہ گزرنے دیں!

بلکہ اپنے اندر جدت اور تبدیلی لائیں...

لوگوں کو ساز وسامان... لباس وپوشاک... اور ہانڈی برتن کے بارے میں جدت اور تبدیلی پسند ہوتی ہے، لیکن یہاں آپ کی جدت ایک دوسری قسم کی ہے، ایک ایسے معاملہ میں جو زیادہ ارفع واعلی ہے، یہ ایک خاص قسم کی جدت ہے، یہ آپ کے دل اور نیت کی تجدید ہے... یعنی کہ آپ کی پوری زندگی کی تجدید ہے...

ہاں اچھی نیت کے لئے بہتر تبدیلی لائیں... تبدیلی لائیں اور سیکھ لیں کہ اپنے ہر چھوٹے بڑے عمل، اپنی مسکراہٹ اور غصے... اپنی نیند... اپنے خوردونوشت... اپنی آمدورفت... ہر ایک چیز میں اللہ سے اجر کی امید کیسے رکھیں۔

(اباحتی امور اور دنیاوی معاملات میں بھی نیتوں کا عمل دخل ہوتا ہے۔ جو آدمی اپنے دنیوی امور اور عمومی معاملات کے ذریعہ واجبات اور مستحبات کی ادائیگی میں تعاون حاصل کرے، اپنے کھانے پینے، سونے جاگنے، راحت وآرام اور اپنے تمام تر حرکت وسرگرمی میں اس نیک نیتی کو ملحوظ رکھے، تو اس کی عادتیں عبادتوں میں بدل جاتی ہیں، اللہ تعالی ایسے بندے کے اعمال کو بابرکت بنا دیتا ہے، اس کے لئے خیر اور رزق کے اتنے دروازے کھول دیتا ہے کہ اس کے وہم وگمان اور حاشیہ خیال میں بھی نہیں رہتا، اس کے برخلاف جس کے اندر نیک نیتی کا فقدان ہو یا وہ اس معاملے میں کوتاہی کا شکار ہو تو اس کے پاس اپنے نفس کو ملامت کرنے کے علاوہ کوئی چارہ نہیں رہتا، صحیح بخاری میں آیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم کوئی بھی عمل اگر اللہ کی رضا کے لئے کرتے ہو تو اس پر تم کو اجر ملتا ہے، یہاں تک کہ اس لقمہ پر بھی جو تم اپنی بیوی کے منہ میں ڈالتے ہو)[1]۔

---

(1) ابن سعدی کی کتاب شرح جوامع الأخبار

کیا آپ ثواب کی نیت کرنا شروع کر دی؟

بہت بہتر...مجھے لگتا ہے کہ آپ یہ کتاب پڑھتے ہوئے ابھی اسی وقت نیکی کی نیت کرنا شروع کر دیں گی!

کیا خیال ہے؟ آپ کس نیکی کی نیت رکھتی ہیں؟

۱)شرعی علم حاصل کرنے کی

۲)اپنی اور مسلمانوں کی جہالت دور کرنے کی

۳)فائدہ مند کاموں میں وقت لگانے کی

۴)اس کتاب میں جن اعمال کا ذکر آنے والا ہے ان کے اجر و ثواب کی امید کر کے بہ قدر امکان زیادہ سے زیادہ نیکیوں سے اپنے دامن مراد کو بھرنے اور اللہ کا تقرب حاصل کرنے کی، ہو سکتا ہے کہ اللہ آپ پر خیر کے اور بھی دروازے وا کر دے اور آپ کو ان اعمال کی بھی توفیق دے جن کا ذکر یہاں نہیں ہوا ہے..!

(یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہے دے اور اللہ بڑے فضل والا ہے) سورہ حدید:۲۱

معذرت

احتساب کامعنی کیا ہوتا ہے؟

ابن الاثیر اس سوال کا جواب دیتے ہوئے لکھتے ہیں:

(نیک اور ناپسندیدہ اعمال میں احتساب کا مطلب ہے کہ اجر وثواب کی طلب رکھی جائے، اسے حاصل کرنے کے لئے سپردگی اور صبر وشکیبائی سے کام لیا جائے اور مختلف قسم کی نیکیاں اسی طریقے سے ادا کی جائے جو طریقہ ان اعمال کی نیکیاں حاصل کرنے کے لئے مطلوب ہے)(1)۔

روزانہ کے اعمال میں ثواب کی نیت رکھیں جیسے بھلائی کے کام....ناپسندیدگیوں پر صبر...اپنے حرکات وسکنات....سب پر ثواب کی نیت رکھیں تاکہ ان کا شمار آپ کے نیک اعمال میں ہو۔

نیک نیتی اور اجر وثواب کی نیت خالص دل کا عمل ہے، زبان سے اس کا کوئی سروکار نہیں، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں بتایا ہے کہ نیت کی جگہ دل ہے...جب اللہ تعالی سے آپ اجر کی امید کرتی ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ آپ اللہ سے ثواب طلب کرتی ہیں، جب کہ اللہ سے کوئی بھی چیز مخفی نہیں، اللہ بالاوبرتر کا فرمان ہے:

﴿ قُلۡ إِن تُخۡفُواْ مَا فِي صُدُورِكُمۡ أَوۡ تُبۡدُوهُ يَعۡلَمۡهُ ﴾ [سورة آل عمران:29].

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ خواہ تم اپنے سینوں کی باتیں چھپاؤ خواہ ظاہر کرو اللہ تعالی (بہر حال) جانتا ہے۔

عمل کے لئے نیک نیتی ضروری ہے..جو شخص اپنے عمل کے ذریعہ ثواب کی امید اور رضائے الہی کی نیت رکھے وہ عمل خالص اللہ کے لئے ہوتا ہے، اور جو شخص اپنا کام صرف دنیاوی غرض سے انجام دے تو اس کا عمل دنیا ہی کے لئے خالص ہوتا ہے، معاملہ بڑا سنگین ہے..

((سب کی نیتیں مختلف ہوتی ہیں اور ان میں باہم آسمان وزمین کا فرق ہوتا ہے، کچھ لوگ ہیں جن کی نیت بلندی کے اعلی ترین مقام پر اپنے جھنڈے نصب کرتی ہے، جب کہ کچھ لوگوں کی نیت پستی کے قعرمذلت میں رسوائی کا شکار رہتی ہے، اگر آپ شرعی اعمال میں اللہ اور آخرت کو پیش نظر رکھتی ہیں

---

(1) النہایۃ لابن الاثیر: (۱/ ۳۸۲)

تو آپ کو اللہ کی رضا اور آخرت کی کامیابی حاصل ہو کر رہے گی، اور اگر دنیا آپ کا مطمح نظر رہے تو یہ کبھی آپ کو ہاتھ بھی لگ سکتی ہے اور کبھی آپ کو محرومی بھی ہو سکتی ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿مَّن كَانَ يُرِيدُ ٱلۡعَاجِلَةَ عَجَّلۡنَا لَهُۥ فِيهَا مَا نَشَآءُ لِمَن نُّرِيدُ﴾ [سورة الإسراء:18].

ترجمہ: جس کا ارادہ صرف اس جلدی والی دنیا (فوری فائدہ) کا ہی ہو اسے ہم یہاں جس قدر جس کے لئے چاہیں سر دست دیتے ہیں۔

یہ نہیں کہا کہ اس جلدی والی دنیا میں جس قدر وہ چاہے اسے سر دست دے دیتا ہے!! بلکہ یہ کہا کہ جس قدر ہم چاہیں نہ کہ جس قدر وہ چاہے، اللہ جسے چاہے (اسی کو دیتا ہے) نہ کہ ہر انسان کو، گویا اللہ نے جلد دی جانے والی چیز اور جلد مانگنے والے شخص دونوں کو (اپنی مشیئت کے ساتھ) مقید کر دیا ہے۔

گویا کسی کو اللہ دنیا کی ہر مانگی ہوئی چیز دے دیتا ہے، کسی کو کچھ چیزیں دیتا ہے اور کسی کو کبھی کوئی چیز نہیں مل پاتی، اللہ تعالی کے اس فرمان کا یہی معنی ہے: (اسے ہم یہاں جس قدر جس کے لئے چاہیں سر دست دیتے ہیں)۔

رہی بات اللہ کے اس فرمان کی:

﴿ وَمَنۡ أَرَادَ ٱلۡأٓخِرَةَ وَسَعَىٰ لَهَا سَعۡيَهَا وَهُوَ مُؤۡمِنٞ فَأُوْلَٰٓئِكَ كَانَ سَعۡيُهُم مَّشۡكُورٗا ١٩﴾ [سورة الإسراء:19].

ترجمہ: اور جس کا ارادہ آخرت کا ہو اور جیسی کوشش اس کے لئے ہونی چاہئے، وہ کرتا بھی ہو اور وہ باایمان بھی ہو، تو یہی لوگ ہیں جن کی کوشش کی اللہ کے ہاں پوری قدردانی کی جائے گی۔

تو یہ عمل جسے اس نے اللہ کی رضا اور آخرت کی طلب میں کی ہے، اس کا ثمرہ اس کو مل کر رہے گا))۔[1]

اس کا مطلب یہ ہے کہ آپ کو نیک نیتی کا اہتمام کرنا چاہئے۔

---

(1) ابن عثیمین کی کتاب: شرح ریاض الصالحین: (١/١٣)

ساتھ ہی نیک نیتی پر ثواب کی امید رکھنا بھی نہ بھولیں، اس لئے کہ اللہ احتساب اجر کو کبھی ضائع نہیں کرتا یہاں تک کہ اگر نیت کرنے کے بعد آپ وہ کام نہیں بھی کرپاتی ہیں تو اللہ ثواب لکھ دیتا ہے!!

((انسان جب نیک کام کی نیت کرتا ہے اور کسی وجہ سے اسے نہیں کرپاتا تو اس کا ثواب اس کے نامہ اعمال میں درج کردیا جاتا ہے، یہ اس کی نیت کا ثواب ہوتا ہے، اگر وہ اس عمل کو عدم مجبوری کی صورت میں قدرت رکھتے ہوئے انجام دیتا رہا ہو پھر کسی عذر کی بنا پر اسے کرنے سے قاصر ہو تو اس کو اس عمل کا پورا ثواب دیا جاتا ہے، اس لئے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے: (جب بندہ بیمار پڑتا ہے یا سفر میں ہوتا ہے تو حالت حضر اور تندرستی میں جو کام بھی کررہا ہوتا ہے اسے اس کا ثواب ملتا رہتا ہے)[1]۔ مثال کے طور پر اگر اسے نفل نماز پڑھنے کی عادت ہو لیکن کسی وجہ سے وہ اس سے قاصر ہو جائے اور نہ پڑھ سکے تو اس کے نامہ اعمال میں اس کا پورا ثواب لکھ دیا جاتا ہے۔

لیکن اگر ایسی کوئی عادت نہ رہی ہو تو اسے عمل کے بجائے صرف نیت کا ثواب ملتا ہے۔

اسی وجہ سے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ کسی کو اللہ مال ودولت سے نوازتا ہے اور وہ اسے خیر کے کاموں میں خرچ کرتا ہے، جب کہ ایک فقیر ونادار آدمی یہ تمنا کررہا ہوتا ہے کہ اگر میرے پاس بھی مال ہوتا تو میں بھی فلاں کی طرح خرچ کرتا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اسے اس کی نیت کا ثواب ملتا ہے اور دونوں کا اجر برابر ہوجاتا ہے)[2]۔

یعنی کہ دونوں کی نیت کا ثواب برابر ہے، لیکن اسے عمل کا ثواب نہیں ملتا الا یہ کہ وہ اس عمل کا عادی رہا ہو))[3]۔

ہر کام میں احتساب اجر کی عادت ڈالنا آپ کے لئے دوہری بھلائی کا باعث ہے... یہ بندوں پر اللہ کا فضل اور اس کی رحمت ہی ہے کہ ((کسی کو نیک کام کی نیت ہو لیکن وہ اس سے زیادہ افضل کام میں اس طرح مشغول ہوجائے کہ دونوں کام ایک ساتھ کرنا ممکن نہ ہوسکے: تو ایسے شخص کو بدرجہ اولی اس عمل کا

---

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے

(2) اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے

(3) ابن عثیمین کی کتاب: شرح ریاض الصالحین: (۲۹/۱)

بھی ثواب ملے گا جو کسی افضل عمل کی وجہ سے نہیں کر سکا، بلکہ اگر کسی ایسے کام میں بھی مشغول ہو جائے جو اس سے افضل تو نہیں لیکن اس کے ہم مثل ہو تو بھی اللہ تعالی کا فضل اتنا عظیم ہے کہ اسے ضرور ثواب ملے گا))[1] ۔

---

(1) ابن سعدی کی کتاب: شرح جوامع الأخبار

ہر کام میں ثواب کی نیت کرنا
کیوں ضروری ہے؟

۱)تاکہ آپ کی تخلیق کا مقصد پورا ہو سکے, اس لئے کہ آپ کی زندگی ایک بڑا حادثہ ہے جس پر بہت سے امور مرتب ہوتے ہیں, جن کی آپ مکلف بنائی گئی ہیں اور ان کے بارے میں آپ سے بازپرس ہونے والا ہے...لہذا((مسلمان کے لئے ضروری ہے کہ اس دنیا میں اس کا مقصد اور باعث فکرمندی صرف اس ہدف کو بروئے کار لانا ہو جس کی خاطر اسے زندگی دی گئی ہے, جو کہ اللہ تعالی کی بندگی بجالانا ہے, اس کی خوشنودی حاصل کرنا اور اس کی نعمت سے بہرہ مند ہونا ہے اور اس کے غضب اور سزا سے نجات پانا ہے, علاوہ ازیں اس کے پیش نظر یہ بھی رہنا چاہئے کہ ہر فعل وترک میں اس کی نیت صرف اللہ تعالی کی رضا کے لئے خالص ہو, خواہ یہ واجبی امور ہوں یا مستحب, یا مباح, یا ان کا تعلق کسی کام کو کرنے کے بجائے اسے ترک کرنے سے ہو, ایسی صورت میں مباح کام بھی عبادت میں تبدیل ہو جاتا ہے اور محرمات کو ترک کرنے پر بھی انسان اجر وثواب سے فیض یاب ہوتا ہے, بہت سی دلیلیں اس پر دلالت کرتی ہیں...))[1]۔

اے شبنم سی نازک صنف...

ہر کام میں احتساب اجر کی حرص رکھنے کا فائدہ یہ ہے کہ اس سے آپ کا پورا وقت لامتناہی عبادت میں گزرے گا اور اس طرح آپ اس ذمہ داری سے عہدہ برآ ہو سکتی ہیں جس کی خاطر اللہ نے آپ کو پیدا فرمایا ہے ، اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿وَمَا خَلَقْتُ ٱلْجِنَّ وَٱلْإِنسَ إِلَّا لِيَعْبُدُونِ ﴿٥٦﴾﴾ [سورة الذاريات:56].

ترجمہ: میں نے جنات اور انسانوں کو محض اسی لئے پیدا کیا ہے کہ وہ صرف میری ہی عبادت کریں۔

۲)احتساب اجر اس لئے بھی زیادہ ضروری ہے کہ یہ عبادت کو عادت سے ممتاز کرتا ہے...((عادت کا بھی عبادت سے ممتاز ہونا ضروری ہے, مثال کے طور پر غسل صفائی وطہارت کے لئے بھی کیا جاتا ہے اور

---

(1)ابن عثیمین کی کتاب القول المفید شرح کتاب التوحید, باب: من الشرک إرادة الإنسان بعمله الدنیا

ٹھنڈک حاصل کرنے کے لئے بھی ، غسل کی وجہ بڑی ناپاکی بھی ہوتی ہے ، میت کو غسل دینے کی وجہ سے بھی غسل کیا جاتا ہے اور جمعہ وغیرہ کا بھی الگ غسل ہے ، اس لئے یہ نیت لازمی ہے کہ آیا وہ بڑی ناپاکی کو دور کرنے کے لئے غسل کر رہا ہے یا اس کا غسل استحبابی غسل ہے...اس پورے معاملہ میں نیت ہی کا اعتبار ہو گا))[1] ۔

۳)نیک نیتی پر ثواب کی نیت رکھنا نہایت ضروری ہے ، اس لئے کہ تمام اعمال میں قبولیت ، تردید اور ثواب وسزا کا مکمل دارومدار نیت پر ہی ہے ، اس کی دلیل آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے:(عمل کا دارومدار نیت پر ہے اور ہر انسان کو اس کی نیت کے حساب سے ہی اجر ملتا ہے)

اب بتائیں...کیا اب بھی آپ کو نہیں لگتا کہ معاملہ اہم اور سنگین ہے..؟

تو آیئے ہم سب ثواب کی نیت کرنا شروع کرتے ہیں۔

---

(1)ابن سعدی کی شرح:شرح جوامع الأخبار

ہم احتساب اجر کی بات کیوں کرتے ہیں؟

اے ریگستان کی زہرا...

کبھی کبھار آپ کو نیک کام میں بے رغبتی ہوتی ہو گی...

یعنی اس کے لئے طبیعت آمادہ نہیں ہو پاتی ہو گی، یا تو اس لئے کہ آپ کو اس کام کی اہمیت اور اس کے ثواب سے لاعلمی رہتی ہو گی، یا اس لئے کہ آپ اس سے ناواقف رہتی ہوں گی کہ بعض چھوٹے اعمال بھی انسان کو بلند وبالا مقام تک پہنچا دیتے ہیں، چنانچہ آپ اسے حقیر جان کر چھوڑ دیتی ہوں گی...

غالباً اس سب کو زندگی میں احتساب اجر کے فقدان سے تعبیر کیا جا سکتا ہے...

شاید آپ کو معلوم ہی نہ ہو کہ احتساب کیا ہے؟ اور نہ آپ کو یہ پتہ ہو کہ آپ کس چیز کی امید (احتساب) کریں؟

آپ کو ایسا بھی لگتا ہو گا کہ جب آپ کوئی نیک کام کرتی ہیں تو کوئی آپ کی نکیر کرتی اور آپ کو یہ کہتی ہے کہ: خود کو مت تھکاؤ... جتنا کر چکی ہو وہ کافی ہے... کیوں اتنی محنت کر رہی ہو؟

اس کی کوئی ضرورت نہیں...

بھری جوانی میں خود کو (آرائشوں سے) محروم نہ رکھو۔

سبحان اللہ!.... جوانی میں عمل نہ کرے تو کب کرے؟

اگر یہ لوگ جان لیں کہ اصل حرماں نصیبی تو انہی کی ہے اور آپ انہیں یہ کہنے کا حق رکھتی ہیں کہ: کافی ہے ... بس کرو ... لہو ولعب اور بے ہودگی سے اپنے نفس کو راحت دو.... اسے غفلت سے مت تھکاؤ... اس کے اوپر گناہوں کا انبار ڈالتے ہوئے ذرا رحم کھاؤ۔

اگر آپ کوئی ایسا نیک کام کریں گی جس میں مسلم رشتہ داروں یا دینی بہنوں کے لئے کوئی فائدہ اور ان سے محبت وخیر سگالی کا مظاہرہ ہو تو آپ کمزور ایمان والیوں کو اس طرح کی باتیں کہتی ہوئی سنیں گی:

آپ ان کے لئے جو اتنا کچھ کر رہی ہیں وہ اس کے مستحق ہی نہیں... ہر بار آپ ہی ان کی مدد کرتی ہیں انہوں نے کبھی بھی آپ کا تعاون نہیں کیا... کیا کبھی ایسا ہوا ہے کہ فلانہ نے آپ کو کوئی تحفہ دیا ہو کہ آپ اسے اتنا قیمتی ہدیہ دینے چلی ہیں؟..... وغیرہ

جیسے کہ ہم دوسروں کے لئے پیدا کئے گئے ہوں!

اگر ہم ان سے خوش ہوں تو جی جان سے ان کی بھلائی کے لئے کوشاں رہیں, اور اگر ان سے نالاں ہوں تو ان کے ساتھ بدسلوکی کرنے میں کوئی کسر اٹھانہ رکھیں...!

اگر آپ کے سارے اعمال اللہ وحدہ کے لئے خالص نہ رہ کر ذاتی تعلقات کے مطابق مختلف انسانوں کی نذر ہو کر رہ جائیں تو آپ کے نامہ اعمال میں کیا بچ جائے گا..؟

زندگی کے ماہ وسال برق رفتاری سے گزر جاتے ہیں, کہیں ایسا نہ ہو کہ (کل قیامت کے دن) اپنا نامہ اعمال ان کاموں سے خالی دیکھ کر چونک پڑیں جنہیں آپ محض اللہ کی رضا کے لے انجام دیتی ہیں... میری عزیزہ کیا آپ نے محسوس کیا ہے کہ کچھ لوگ ایسے بھی ہیں جو نیک کام سے بے رغبتی برتتے ہیں, بلکہ بعض دفعہ کچھ نیکیوں کو ذلت اور کمزوری سمجھ بیٹھتے ہیں..!

مثال کے طور پر عفوو در گزر اور حلم وبردباری کو ہی لے لیں...!

اسی لئے احتساب اجر کے بارے میں گفتگو کرنا ہمارے لئے ضروری تھا۔

وہ کون سے امور ہیں جو ہر عمل میں احتساب اجر(ثواب کی نیت رکھنے) پر آمادہ کرتے ہیں ؟

۱)وقت کی تیز رفتاری جس سے سارے لوگ جوجھ رہے ہیں ، گھنٹوں سے پہلے آپ منٹوں کو غنیمت جانیں.. کسی نے کہاہے کہ:

((أمس الذی مرّ علی قربہ　　　　یعجز أھل الأرض عن ردّہ))

یعنی کہ: کل گزشتہ جو ابھی قریب میں گزراہے ، تمام زمین والے اسے واپس لانے سے عاجز ہیں

۲)فوری موت جس کے بارے میں اللہ نے فرمایاہے:﴿قُلۡ إِنَّ ٱلۡمَوۡتَ ٱلَّذِی تَفِرُّونَ مِنۡهُ فَإِنَّهُۥ مُلَٰقِیكُمۡۖ ثُمَّ تُرَدُّونَ إِلَىٰ عَٰلِمِ ٱلۡغَیۡبِ وَٱلشَّهَٰدَةِ فَیُنَبِّئُكُم بِمَا كُنتُمۡ تَعۡمَلُونَ ۝٨﴾ [سورة الجمعة:8].

ترجمہ: کہ دیجئے! کہ جس موت سے تم بھاگتے پھرتے ہو وہ تو تمہیں پہنچ کر رہے گی پھر تم سب چھپے کھلے کے جاننے والے کی طرف لوٹائے جاؤ گے اور وہ تمہیں تمہارے کئے ہوئے تمام کام بتلائے گا۔

۳)تندرستی سے بیماری تک...مالداری سے فقیری تک...امن سے خوف تک... فرصت سے مشغولیت تک...جوانی سے بڑھاپا تک...اور زندگی سے موت تک حالات کی تبدیلیاں

۴)میزان کو وزنی بنانے کے لئے آپ کو بہت سے نیک اعمال کی حاجت ہے ، انسان کی نیکیاں بہت جلد اس کی دروغ گوئی ، غیبت و چغلخوری ، اور استہزا و تحقیر کی وجہ سے ضائع ہو جاتی ہیں...انسان کو اس کی بد زبانی کی وجہ سے ہی اوندھے منہ جہنم میں گھسیٹا جائے گا، ہو سکتاہے کہ قیامت کے دن پہاڑ کی طرح آپ کی نیکیوں کا انبار ہو لیکن بد زبانی نے سارے کو ڈھیر کر دیاہو..

آپ ان میں سے نہ ہو جائیں جن کے حصے میں زبان کی بہت سی آفتیں ہیں... ہمیں ایک ایک نیکی کی شدید ضرورت ہے تاکہ ہمارا میزان نیکیوں سے وزنی ہو سکے۔

۵)اللہ کے حق میں اپنی کوتاہی کو خوب محسوس کریں:﴿أَن تَقُولَ نَفۡسٌ یَٰحَسۡرَتَىٰ عَلَىٰ مَا فَرَّطتُ فِی جَنۢبِ ٱللَّهِ وَإِن كُنتُ لَمِنَ ٱلسَّٰخِرِینَ ۝٥٦﴾ [سورة الزمر:56].

ترجمہ: (ایسا نہ ہو کہ) کوئی شخص کہے ہائے افسوس! اس بات پر کہ میں نے اللہ تعالی کے حق میں کوتاہی کی بلکہ میں تو مذاق اڑانے والوں میں ہی رہا۔

۶) خشیت الٰہی... ﴿وَأَنذِرۡ بِهِ ٱلَّذِينَ يَخَافُونَ أَن يُحۡشَرُوٓاْ إِلَىٰ رَبِّهِمۡ لَيۡسَ لَهُم مِّن دُونِهِۦ وَلِيّٞ وَلَا شَفِيعٞ لَّعَلَّهُمۡ يَتَّقُونَ ٥١﴾ [سورة الأنعام: 51].

ترجمہ: اور ایسے لوگوں کو ڈرایئے جو اس بات سے اندیشہ رکھتے ہیں کہ اپنے رب کے پاس ایسی حالت میں جمع کئے جائیں گے کہ جتنے غیر اللہ ہیں نہ کوئی ان کا مددگار ہوگا اور نہ کوئی شفیع ہوگا، اس امید پر کہ وہ ڈر جائیں۔

اللہ کی خشیت سے عمل صالح کی بڑی تحریک ملتی ہے۔

۷) اجر وثواب حاصل کرنے کی رغبت... ﴿وَٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ لَنُبَوِّئَنَّهُم مِّنَ ٱلۡجَنَّةِ غُرَفٗا تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَاۚ نِعۡمَ أَجۡرُ ٱلۡعَٰمِلِينَ ٥٨﴾ [سورة العنكبوت: 58].

ترجمہ: اور جو لوگ ایمان لائے اور نیک کام کئے انہیں ہم یقینا جنت کے ان بالا خانوں میں جگہ دیں گے جن کے نیچے چشمے بہ رہے ہیں جہاں وہ ہمیشہ رہیں گے، کام کرنے والوں کا کیا ہی اچھا اجر ہے۔

۸) دنیا میں زندگی گزارنے کا ایک ہی موقع ملتا ہے جو گزر جائے تو دوبارہ ہاتھ نہیں ہے آتا... اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿أَوۡ تَقُولَ حِينَ تَرَى ٱلۡعَذَابَ لَوۡ أَنَّ لِي كَرَّةٗ فَأَكُونَ مِنَ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ٥٨﴾ [سورة الزمر: 58].

ترجمہ: یا عذاب کو دیکھ کر کہے کاش! کہ کسی طرح میرا لوٹ جانا ہو جاتا تو میں بھی نیکوکاروں میں ہو جاتا۔

زندگی ایک ہی بار ملتی ہے لیکن پلک جھپکتے گزر جاتی ہے...! جب آپ اپنی دادی سے کہتی ہیں کہ اپنی ساٹھ سالہ زندگی کا قصہ بیان کریں تو وہ پوری زندگی کو ایک دو گھنٹے میں بیان کر دیتی ہیں!

اتنے لمبے ماہ و سال کہاں گزر گئے؟!...

اس میں کوئی شک نہیں کہ اس قدر طویل عرصے کو بیان کرنے میں زیادہ سے زیادہ دو دن لگیں گے...!

اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿وَيَوْمَ يَحْشُرُهُمْ كَأَن لَّمْ يَلْبَثُوٓاْ إِلَّا سَاعَةً مِّنَ ٱلنَّهَارِ يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ﴾ [سورة يونس:45].

ترجمہ: اور ان کو وہ دن یاد دلایئے جس میں اللہ ان کو (اپنے حضور) جمع کرے گا (تو ان کو ایسا محسوس ہو گا) کہ گویا وہ (دنیا میں) سارے دن کی ایک آدھ گھڑی رہے ہوں گے اور آپس میں ایک دوسرے کو پہچاننے کو ٹھہرے ہوں گے۔

((یعنی کہ: اس دن کو یاد کریں جس دن ہم انہیں جمع کریں گے تو ایسا محسوس ہو گا کہ گویا وہ دنیا میں سارے دن کی ایک آدھ گھڑی یعنی تھوڑے وقت کے لئے ہی رہے ہوں ، انہوں نے مدت تو لمبی گزاری ہو گی لیکن یا تو اپنی زندگیاں برباد کئے رہے ہوں گے جس کی وجہ سے اس کے وجود کو ہی کالعدم قرار دے دیا گیا ، یا دہشت و حیرانی کا عالم یہ ہو گا کہ ان کو لمبی مدت بھی مختصر سی لگے گی ، یا اس وجہ سے کہ محشر میں زیادہ دیر تک انہیں انتظار کرنا پڑے گا ، یا اس لئے کہ ان کے عذاب کی شدت ایسی ہو گی کہ دنیاوی لذتوں کو یوں بھول جائیں گے کہ گویا وہ کبھی تھی ہی نہیں۔

﴿يَتَعَارَفُونَ بَيْنَهُمْ﴾ کا مطلب ہے: وہ ایک دوسرے کو پہچاننے کو ٹھہرے ہوں گے یعنی باہم متعارف ہو رہے ہوں گے ، ایسا قبر سے نکلنے کے وقت ہو گا ، پھر تعارف کا سلسلہ منقطع ہو جائے گا کیوں کہ ہوش ربا اور حیران کن مناظر ان کی نگاہوں کے سامنے ہوں گے ، ایک قول یہ بھی ہے کہ مذکورہ تعارف سے زجر و توبیخ والا تعارف مراد ہے ، اس معنی میں کہ وہ ایک دوسرے کو کہیں گے: تم نے مجھے گمراہ کیا اور تم نے مجھے بہکایا، ان کے درمیان شفقت و الفت والا تعارف نہیں ہو گا))[1] ۔

---

(1) فتح القدیر:(2)

احتساب اجرکے کیا فائدے ہیں؟

کیا آپ کو پتہ ہے کہ جب آپ اپنے ہر عمل میں احتساب اجر (ثواب کی نیت) کی کوشش کرنے لگتی ہیں تو اس سے آپ کو اتنے بڑے بڑے فائدے حاصل ہوتے ہیں جو بغیر احتساب اجر کے حاصل نہیں ہوسکتے!

اگر آپ کو اعتراض نہ ہو تو میں یہ فوائد آپ کی نظر نواز کروں...

احتساب اجر کے فوائد:

۱) یہ کمال ایمان اور حسن اسلام کی دلیل ہے۔

۲) اس سے جنت کی کامیابی اور جہنم سے نجات ملتی ہے۔

۳) دنیاوآخرت کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

۴) نیکیوں پر ثواب کی نیت رکھنے سے وہ نیکیاں خالص اللہ کے لئے ہوجاتی ہیں اور اس کا بدلہ صرف اور صرف جنت ہے۔

۵) مصائب پر ثواب کی نیت رکھنے سے صبر پر مرتب ہونے والا اجر دوگنا ہوجاتا ہے۔

۶) ثواب کی نیت انسان کو ریاکاری کے شبہات سے دور کردیتا اور اپنے رب پر اس کا اعتماد بڑھادیتا ہے۔

۷) مصائب پر ثواب کی نیت رکھنے سے حزن وملال دور ہوجاتا اور مسرت وشادمانی حاصل ہوجاتی ہے اور جسے انسان سزا سمجھ رہا ہوتا ہے وہ اس کے لئے نعمت بن جاتی ہے۔

۸) نیک کام میں ثواب کی نیت رکھنے سے انسان کو آنکھ کی ٹھنڈک اور دل کا سرور نصیب ہوتا ہے، اس لئے کہ وہ اپنے رب کے پاس اجر وثواب ذخیرہ کررہا ہوتا ہے جس سے اس کے ایمانی سرمایہ اور معنوی روحانیت میں مزید اضافہ ہوتا ہے۔

۹) احتساب اجر اللہ کے قضاء وقدر سے خوش رہنے اور اللہ تعالی سے حسن ظن رکھنے کی دلیل ہے۔

۱۰) احتساب اجر بندہ کی نیک طبیعت اور مستقل مزاجی کی نشانی ہے۔

۱۱) احتساب اجر میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع ہے[1] ۔

---

(1) نضرۃ النعیم: (۲/۶۶)، (۷/۲۶۹۸)

۱۲) آپ کو ہمیشہ یہ فکر رہتی ہو گی کہ آپ لوگوں کی نظر میں محبوب بنے رہیں... یہ اچھی چیز بھی ہے لیکن... آپ کی پرواز اس سے بھی زیادہ بلند رہنی چاہئے... صرف زمین پر بسنے والوں کی محبت ناکافی ہے..! علاوہ ازیں آسمان والے جب تک آپ سے محبت نہ کرنے لگیں تب تک زمین والوں کی محبت ملنی بھی مشکل ہے...! آپ کے ذہن میں سوال آسکتا ہے کہ آسمان والوں کی محبت کیسے حاصل ہو گی؟

میرے پاس اس کا جواب موجود ہے: احتساب اجر سے حاصل ہو سکتی ہے کیوں کہ احتساب اجر بھی اپنے آپ میں ایک نیک کام ہے.. اس پر مداومت برتنے سے آپ کی پوری زندگی عبادت اور بندگی میں تبدیل ہو جائے گی.. اور عبادت و بندگی ہی انسان کو محبت الٰہی سے سرفراز کرتی ہے..

جب اللہ آپ سے محبت کرنے لگتا ہے تو آسمان والے بھی آپ کو محبوب بنا لیتے ہیں اور زمین میں بھی آپ کی مقبولیت ڈال دی جاتی ہے.. امام مسلم نے اپنی صحیح میں حضرت ابو هریرة رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: جب اللہ کسی بندے سے محبت کرتا ہے تو جبرائیل کو بلا کر کہتا ہے: میں نے فلاں کو اپنا حبیب بنالیا ہے تم بھی اس سے محبت کرو، آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر جبرائیل آسمان میں اعلان کر دیتے ہیں، پھر زمین والوں کے دلوں میں محبت پیدا ہو جاتی ہے، اور اللہ جب کسی بندے کو نہیں چاہتا (اس سے بغض و نفرت رکھتا ہے) تو جبرائیل کو بلا کر کہتا ہے: میں فلاں کو پسند نہیں کرتا، پھر وہ آسمان میں پکار کر سب کو اس سے باخبر کر دیتے ہیں۔ تو زمین میں اس کے لیے (لوگوں کے دلوں میں) نفرت وبغض پیدا ہو جاتی ہے۔

۱۲) احتساب اجر (ثواب کی نیت) کے ذریعہ آپ نعمتوں کا شکر بجالاتی ہیں.. اس لئے کہ احتساب اطاعت اور عبادت ہے... اور نعمتوں کا شکرانہ اطاعت وبندگی کے ذریعہ بھی ادا کیا جاتا ہے... اللہ شکران نعمت کا بدلہ یہ دیتا ہے کہ بندہ شاکر کو اطاعت وبندگی کی مزید توفیق سے نوازتا ہے.. اسے اطاعت بجالانے میں مدد کرتا اور اس کے لئے راہ بندگی کو آسان کر دیتا ہے.. اطاعت و فرمانبرداری کو اس کے دل میں محبوب بنا دیتا ہے جس کے بعد بندگی میں اسے لطف اور مانوسیت محسوس ہونے لگتی ہے.. اس کے بعد احتساب اجر وغیرہ بھی آسان ہو جاتا ہے... ((حسن رضی اللہ عنہ نے اللہ کے اس قول: "اگر تم میرا

شکر ادا کروگے تو ہم تمہیں اور نوازیں گے" کی یہ تفسیر بیان کی کہ: تمہیں اپنی اطاعت کی مزید توفیق سے نوازیں گے))[1] ۔

۱۴) جس کو اپنے سارے اعمال میں احتساب اجر کی عادت ہوتی ہے، اسے اس بات سے کوئی تکلیف نہیں ہوتی اور نہ اس سے اس کو کوئی اثر پڑتا ہے کہ وہ دوسروں کے لئے جو تگ ودو اور جاں فشانی کرتی ہے اس پر لوگ اس کا شکر ادا نہیں کرتے، اس لئے کہ وہ لوگوں سے نہ کسی بدلے کی امید رکھتی ہے اور نہ شکریے کی، اس کا مقصد محض اللہ کی رضاجوئی ہوتی ہے، چنانچہ وہ سکون واطمیان کی زندگی گزارتی ہے، خواہ اس کے احسان کا بدلہ بد سلوکی سے ہی کیوں نہ دیا جائے، چوں کہ اس کا مقصد پورا ہو جاتا ہے اس لئے اسے ان چیزوں سے کوئی فرق نہیں پڑتا، اس لئے کہ حقیقت میں اس کو اس سے کوئی سروکار ہی نہیں رہتا۔

۱۵) گناہ اور محرمات کو ترک کرکے ثواب کی نیت رکھنا ایک ایسی اطاعت ہے جو دل کو ثبات اور عزم وارادہ کو تقویت پہنچاتی ہے، اس لئے کہ قدرت کے باوجود محض اللہ کی خوشنودی کے لئے اگر گناہ سے بازرہا جائے تو اس سے عجیب لذت وسعادت محسوس ہوتی ہے، اس کی وجہ یہ ہے کہ اس وقت انسان حکم الہی کی تعمیل اور رب کے قائم کردہ حدود کی پاسداری کرکے اللہ سے اجر وثواب کی امید رکھتا ہے اور اسے اللہ کی خشیت اور تقوی پر مرتب ہونے والے ثواب کی بھی امید رہتی ہے: ﴿وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهِۦ جَنَّتَانِ ﴿٤٦﴾﴾ [سورة الرحمن:46].

ترجمہ: اور جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈرتا ہے اس کے لئے دو باغ ہیں۔

((جو اپنے رب کا خوف رکھتا اور اس کے سامنے کھڑے ہونے سے ڈرتا ہے اور اس کے نتیجے میں اللہ کے اوامر کو بجالاتا اور منہیات سے باز رہتا ہے، اس کے لئے سونے کے دو باغ ہوں گے، ان میں سونے کے برتن، سامان آرائش، عمارتیں ہوں گی اور ان میں جو کچھ بھی ہوگا وہ سب سونے کا ہوگا، ایک باغ منہیات سے بچنے کے بدلے اور دوسرا باغ اطاعت وفرمانبرداری کے بدلے))[2] ۔

---

(1) امام سیوطی کی کتاب: الدر المنثور (۵/۷)

(2) تیسیر الکریم الرحمن في تفسیر کلام المنان: ۵

۱۶) آپ جس چھوٹے سے سماج میں جیتے ہیں، وہ سماج بھی آپ سے احتساب اجر کی نیک خصلت کسب کرے گا اس لئے کہ انہیں ہر پل اس کا احساس رہے گا اور اس کا جیتا جاگتا نمونہ بھی- آپ کی شکل میں- ان کی نظروں کے سامنے رہے گا، جس سے ان کے دلوں میں اس کا گہرا اثر پڑے گا، یہاں میری مراد آپ کے اہل خانہ، آپ کے شوہر اور آپ کی اولاد وغیرہ ہیں جن کے ساتھ روزانہ آپ کا اٹھنا بیٹھنا رہتا ہے، مثال کے طور پر وہ ماحول جس میں آپ کام کرتی ہیں (وہاں بھی ایسی فضا ہموار ہو سکتی ہے کہ لوگ آپ سے یہ نیک خصلت اخذ کر سکیں)... اس سے آپ کو لوگوں کے سامنے عملی طور پر رشد وہدایت کی دعوت پیش کرنے کا موقع ملے گا، جس کا اجر تو آپ کو ملے گا ہی، ساتھ ہی اس پر جتنے لوگ قیامت تک عمل پیرا ہوں گے ان کا ثواب بھی آپ کے نامہ اعمال میں درج ہوتا رہے گا باذن اللہ۔

۱۷) احتساب اجر کے اخروی فوائد کے ساتھ ساتھ اس کا ایک دنیاوی فائدہ یہ بھی ہے کہ جب آپ مختلف عبادتوں کے ذریعہ اللہ سے اجر وثواب کی لو لگائے رہیں گے تو اس کا بدلا بھی آپ کو اسی کے مثل ملے گا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: جس کو دنیا کی فکر لگی ہو تو اللہ تعالی اس پر اس کے معاملات کو پراگندہ کر دے گا اور محتاجی کو اس کی نگاہوں کے سامنے کر دے گا، جب کہ اس کو دنیا سے صرف وہی ملے گا جو اس کے حصے میں لکھ دیا گیا ہے، اور جس کا مقصود آخرت ہو تو اللہ تعالی اس کے معاملات کو ٹھیک کر دے گا، اس کے دل کو بے نیازی عطا کرے گا، اور دنیا اس کے پاس ناک رگڑتی ہوئی آئے گی"[1] ۔

بھلا اس شخص کا مقصود آخرت نہیں تو اور کیا ہے جو اپنے ہر عمل میں اللہ سے ثواب کی آس لگائے رہتا ہے؟.. اگر اس کا مقصود آخرت نہیں ہے تو پھر کون ہے جو آخرت کا خواہاں ہے؟ وہ ایسا دل ہے جو زندگی کی ایک ایک سانس، اپنے تمام حرکات وسکنات میں عبادت کے احساس کے ساتھ گزارتا ہے، اللہ سے ثواب کا طلب گار رہتا ہے اور اللہ اس کے دنیاوی اور اخروی ہر معاملے کو آسان فرما دیتا ہے۔ آپ آخرت کو اپنا مقصد حیات بنالیجئے.. پھر صبح وشام آپ کو یہی فکر دامن گیر رہنے لگے گی کہ: اپنے رب کو کیسے خوش رکھوں؟۔

---

(1) مسند احمد کی ایک حدیث کا ٹکڑا، امام البانی نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے

۱۸)احتساب اجر آپ کے خالق کی نظر میں آپ کا مقام ومرتبہ بڑھا دیتا ہے، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے سعد بن ابی وقاص سے فرمایا:(...اگر تم پیچھے رہ گئے -یعنی زندہ رہے- تو تم جو بھی ایسا عمل کروگے جس سے تمہارا مقصود اللہ تعالی کی رضامندی ہوگی تو تمہارا مرتبہ اس کی وجہ سے بلند ہوتا رہے گا...)[1] ۔

۱۹)جب آپ کو نیک کام پر احتساب اجر کرنے کی عادت ہو جائے گی تو اگر کسی شرعی عذر کی بنا پر آپ کبھی وہ کام نہیں بھی کرسکی تو بھی آپ کو اس کام کا ثواب مل جائے گا... آپ اس پر حیران نہ ہوں..! اللہ بڑے فضل والا ہے... اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(جب بندہ بیمار پڑجاتا ہے یا سفر میں ہوتا ہے تو اسے اس عمل کا ثواب ملتا رہتا ہے جو وہ حالت حضر اور تندرستی میں کرتا رہا ہے)۔

کیا آپ کے اندر اس کا جذبہ پیدا ہوا؟...

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کا قول ہے:

"اے لوگو! اپنے اعمال پر ثواب کی نیت رکھا کرو، اس لئے کہ جو اپنے عمل پر ثواب کی امید رکھتا ہے اس کے نامہ اعمال میں اس عمل کے ثواب کے ساتھ احتساب اجر کا بھی ثواب درج کیا جاتا ہے"۔

---

(1) بخاری کی ایک حدیث کا ٹکڑا

دعوت الی اللہ میں
آپ کس چیز کی امید رکھتی ہیں؟

کبھی آپ نے دوسری خواتین کو خیر و بھلائی کی طرف بلانے کے بارے میں سوچا؟

مجھے لگتاہے کہ اس کام سے آپ کو دلی شادمانی ملے گی، یہ کام کرتے ہوئے آپ کو بڑی کشادہ دلی محسوس ہوگی جس سے وہ تنگی اوراکتاہٹ دور ہوجائے گی جو کبھی کبھار آپ محسوس کرتی ہیں... بھلائی کا رہبر وہ ہے جس کا سارا وقت (بھلائی کے کاموں سے) آباد رہتاہے اور اس کے دل میں سعادت کے فوارے پھوٹتے ہیں، اس لئے کہ اسے یہ احساس رہتاہے کہ وہ امت اسلامیہ کے لئے تگ ودو کر رہی ہے، یہ احساس اسے سعادت سے لبریز کردیتاہے، جس کا عکس خیر و بھلائی کی رہنمائی کی وجہ سے محبت کی شکل میں اس کے دل پر ظاہر ہوتاہے۔

آپ بھلائی کی راہبر کیسے بن سکتی ہیں؟

بڑا آسان کام ہے، بھلائی کو آپ مختلف طریقے سے پھیلاسکتی ہیں، بہ طور مثال آپ مفید لکچرز، سیڈیز اور کتابوں کے بارے میں عورتوں کو بتائیں، بہ قدر استطاعت انہیں دستیاب کرانے کی کوشش کریں، خواتین کے درمیان بامقصد جریدے اور اچھے ویب سائٹس تقسیم کریں یا انہیں ان سے باخبر کریں، بھلائی چاہنے والی خواتین کی اپنے قول و عمل سے مدد کریں، انہیں خیر کی جگہوں کی رہنمائی کریں، جیسے کہ عورتوں کے لئے حفظ قرآن کریم کے حلقات اور گرمی کی چھٹیوں میں چلنے والے اچھے مراکز اور ان کے نشاطات کے بارے میں انہیں بتائیں، زبان وبیان اور قلم و قرطاس ہر طرح سے مفید معلومات لوگوں تک پہنچانے کا اہتمام کریں۔

اگر آپ ایسا کرتی ہیں تو واقعی.... آپ بھلائی کی رہبر اور راہ الہی کی داعیہ ہیں..!

لیکن خدارا مجھے بتائیں...! کیا آپ جانتی ہیں کہ آپ کے داعیہ الی اللہ ہونے کا کیا مطلب ہے؟... میں ان تمام اعمال کا شمار تو نہیں کرسکتی جن پر آپ کو ثواب کی نیت رکھنا ہے!! اس لئے کہ ان کی

تعداد بہت زیادہ ہے تاہم میرا اتنا کہ دیناہی کافی ہے کہ: آپ جو کام کر رہی ہیں وہ از حد زیادہ عمدہ ہے، کیا ہی بہتر ہوتا کہ آپ ان عبادتوں پر اللہ سے ثواب کی نیت بھی رکھتی:

۱) نیکی وبھلائی کی رہنمائی کا ثواب، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(جس نے کسی بھلائی کی طرف کسی کی رہنمائی کی تو اس کو اتنا ہی ثواب ملے گا جتنا اس کام کے کرنے والے کو ملے گا)[1]۔

جو لوگ آپ کی دعوت سے مستفید ہوتے ہیں، ان کے اعمال پر آپ کو بھی انہی کے برابر ثواب ملے گا جن کی ہدایت میں اللہ کے بعد آپ کا بھی کردار ہے..اے داعیہ! آپ کتنی خوش نصیب ہیں کہ آپ کو ان لوگوں کے اعمال کے برابر بھی ثواب ملتا ہے جو عمل اور اخلاص میں آپ سے فائق ہیں!۔

۲) ہدایت کی طرف بلانے کا ثواب، ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(جو شخص ہدایت کی طرف بلائے اس کو ہدایت پر چلنے والوں کا بھی ثواب ملے گا اور چلنے والوں کا ثواب کچھ کم نہ ہو گا)[2] ۔

جیسے جیسے آپ کی دعوت کو قبول کرنے والوں کی تعداد بڑھے گی اسی طرح آپ کے ثواب میں بھی اضافہ ہوتا رہے گا۔

۳) لوگوں کو خیر کی باتیں سکھانے کا ثواب، کیا آپ نہیں چاہتی کہ اللہ اور اس کے فرشتے آپ پر درود پڑھیں؟[3] ...

یہی نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہاں تک ارشاد فرمایا ہے:(اللہ، اس کے فرشتے، آسمان وزمین والے یہاں تک کہ چیونٹیاں اپنی سوراخ میں اور مچھلیاں اس شخص کے لئے جو نیکی وبھلائی کے تعلیم دیتا ہے، خیر وبرکت کی دعائیں کرتی ہیں)[4] ۔

---

(1) مسلم نے اس حدیث کو روایت کیا ہے

(2) اس حدیث کو مسلم نے روایت کیا ہے

(3) اللہ کے اپنے بندے پر درود پڑھنے کا مطلب ہے: اللہ ملائے اعلی میں اس کی تعریف کرتا ہے۔ فرشتوں کی درود پڑھنے کا مطلب ہے: وہ اس بندے کے لئے دعا کرتے ہیں

(4) سنن ترمذی کی ایک حدیث کا ٹکڑا، امام ترمذی نے کہا کہ: یہ حدیث حسن صحیح ہے

۴)امر بالمعروف اور نھی عن المنکر کا ثواب جو کہ داعیہ کی گفتار و کردار کا محور ہوتا ہے..اس کام سے کامیابی تو حاصل ہوتی ہی ہے، ساتھ ہی یہ ہر طرح کی نیکی و بھلائی کا سنگم بھی ہے... اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿وَلْتَكُن مِّنكُمْ أُمَّةٌ يَدْعُونَ إِلَى الْخَيْرِ وَيَأْمُرُونَ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَوْنَ عَنِ الْمُنكَرِ ۚ وَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ﴿١٠٤﴾﴾ [سورة آل عمران:104].

ترجمہ: تم میں سے ایک جماعت ایسی ہونی چاہئے جو بھلائی کی طرف بلائے اور نیک کاموں کا حکم کرے اور برے کاموں سے روکے، اور یہی لوگ فلاح و نجات پانے والے ہیں۔

۵)اچھی بات کا ثواب، ((شاید اچھی بات بولنا اور اس کا اہتمام کرنا ان چیزوں میں سے ہے جن پر نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے خصوصی توجہ فرمائی ہے، جیسا کہ بخاری کی اس روایت سے پتا چلتا ہے:(بندہ اللہ کی رضامندی کے لئے کوئی بات زبان سے نکالتا ہے، اسے وہ کوئی اہمیت نہیں دیتا مگر اس کی وجہ سے اللہ اس کے درجے بلند کر دیتا ہے)...

فتح الباری (۱۱/۳۱۱) میں آیا ہے کہ:((جس بات کی وجہ سے اس کے درجے بلند ہوتے اور اس کے لئے اللہ اپنی خوشنودی لکھ دیتا ہے وہ ایسی بات ہے جس سے کسی مسلمان کو ظلم سے بچایا جاتا، یا اس کی مصیبت دور کی جاتی، یا کسی مظلوم کی مدد کی جاتی ہے..)) بھلا اس بات کی کتنی اہمیت ہو گی جس کے ذریعہ مسلمانوں کی ایک جماعت کو مظالم سے بچایا جا سکے اور انہیں شریعت پر کاربند رہنے کی دعوت دے کر ان کو مصائب سے نجات دلایا جائے ، بھلائی کا حکم دینے اور برائی سے روکنے کی کس قدر اہمیت ہے؟(آپ اس کا بخوبی اندازہ لگا سکتے ہیں) اگر دنیوی مفاد کو بروئے کار لانے سے درجات بلند ہو سکتے ہیں تو اس عمل کی کتنی اہمیت ہو گی جس سے اخروی مفاد پورے ہوتے ہیں؟ کمتر کے ذریعہ برتر کا اندازہ لگایا جا سکتا ہے ۔ ان باتوں کی اہمیت کا تو پوچھنا ہی نہیں جن کی قیادت میں پورا اسلامی سماج رونما ہوتا ہے؟))[1] ۔

(1)ڈاکٹر عبد اللہ یوسف الحسن کی کتاب:الإيجابية في حياة الداعية"

٦)لوگوں کی ہدایت کا ثواب , ہمارے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:(اللہ کی قسم اگر تمہارے ذریعہ اللہ تعالی ایک شخص کو بھی ہدایت دے تو وہ تمہارے لئے سرخ اونٹنیوں(کی دولت سے) بہتر ہے)[1] ۔

٧)عبادت کا فائدہ جس قدر وسیع ہوتا ہے اسی قدر اس کا ثواب بھی بڑا ہوتا ہے.. اگر ایسا ہے تو دعوت الی اللہ کے بارے میں آپ کی کیارائے ہے(جس کا فائدہ ہر خاص وعام تک پہنچتا ہے)؟

٨)اللہ آپ کو ایسے علم سے سرفراز کرے جس سے آپ نا آشنا تھی , اس لئے کہ دعوتی کاز کا تقاضہ ہے کہ آپ کے پاس شریعت کا زیاہ سے زیادہ علم ہو, کتابوں پر گہری نظر ہو, علمی دروس میں حاضر ہونے اور انہیں سننے کا آپ اہتمام کرتے ہوں....علاوہ ازیں یہ بھی ضروری ہے کہ آپ لوگوں سے گھل مل کر رہیں , وہ آپ سے ایسے سوالات بھی کر سکتے ہیں جن کا جواب تلاشنے کے لئے آپ کو کتابیں کھولنا پڑے, جس سے آپ کے علم میں اضافہ ہوگا اور آپ کی جانکاری کا دائرہ وسیع سے وسیع تر ہوتا جائے گا, یہ اللہ کا فضل ہے جسے چاہتا ہے اس سے نوازتا ہے۔

٩)آپ کے پاس شریعت کا جتنا علم ہے اس کی زکات نکالنے اور اسے یاد رکھنے کے لئے دوسروں تک اسے پہنچانا ضروری ہے, اس لئے کہ علم پھیلانے سے علم باقی رکھنے میں تعاون ملتا ہے۔باذن اللہ

١٠)آپ کو ہر روز دلی اطمنان اور شخصی یکسوئی کی ضرورت پڑتی ہے , آپ کی دعوتی سرگرمی آپ کے اس احساس کو پورا کر سکتی ہے , اس لئے کہ آپ اپنے کام سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتی ہیں اور جب انسان کو لگتا ہے کہ اس سے مسلمانوں کا فائدہ ہورہا ہے اور وہ کسی کام میں لگا ہوا ہے تو اس کے دل کو خوشی اور نفس کو اطمنان ملتا ہے۔

١١)نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے دعا کی برکت , کیوں کہ آپ نے یہ دعا فرمائی ہے کہ:(اللہ اس شخص کو تروتازہ رکھے جس نے مجھ سے کوئی بات سنی پھر اس نے جیسا مجھ سے سنا ہو بہو اسے دوسروں تک پہنچا دیا کیوں کہ بہت سے لوگ جنہیں بات(حدیث)پہنچائی جائے پہنچانے والے سے کہیں زیادہ بات کو توجہ

---

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے

سے سننے اور محفوظ رکھنے والے ہوتے ہیں)[1] ۔ آپ بھی دعوت دین کو پہنچاتے رہیں اور اللہ سے ثواب کی امید قائم رکھیں۔

۱۲)رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع وفرمانبر داری کا ثواب ، آپ صلی اللہ نے فرمایا: (میری طرف سے لوگوں کو-احکام الہی- پہنچادو اگرچہ ایک آیت ہی ہو...)۔[2]

((آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی طرف سے -دین کے احکام- پہنچانے کا حکم دیا ہے خواہ ایک آیت ہی کیوں نہ ہو، اور جو ان کی طرف سے -احادیث- پہنچاتے ہیں ان کے لئے دعا کی ہے اگرچہ ایک حدیث ہی کیوں نہ پہنچائے ، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کو امت تک پہنچانا دشمن کی گردن تک تیر پہنچانے سے زیادہ افضل ہے ، اس لئے کہ تیر پہنچانے کا کام تو بہت سے لوگ کررہے ہیں لیکن سنتوں کو پہنچانے کا کام صرف وہی لوگ انجام دے سکتے ہیں جو انبیاء کے وارثین اور امت میں ان کے خلیفے ہیں ، اللہ اپنے فضل وکرم سے ہمیں اور آپ کو انہی میں شامل کرے))[3] ۔

۱۳)اللہ تعالی کی طرف سے آپ کو یہ تزکیہ دیا گیا ہے کہ:﴿وَمَنْ أَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّن دَعَآ إِلَى ٱللَّهِ وَعَمِلَ صَٰلِحًا وَقَالَ إِنَّنِى مِنَ ٱلْمُسْلِمِينَ ﴿٣٣﴾﴾ [سورة فصلت:33].

ترجمہ: اور اس سے زیادہ اچھی بات والا کون ہے جو اللہ کی طرف بلائے اور نیک کام کرے اور کہے کہ میں یقینا مسلمانوں میں سے ہوں۔

انسانی نفوس کو لوگوں کی تعریف بھلی لگتی ہے ، آپ کو اس سے بڑھ کر اور کیا چاہئے کہ لوگوں کے پالنہار آپ کی تعریف کر رہے ہیں..؟

۱۴)اللہ سبحانہ کی اطاعت وبندگی... کیوں کہ اسی نے ہمیں اپنی طرف بلانے کا حکم دیا ہے:﴿ ٱدْعُ إِلَىٰ سَبِيلِ رَبِّكَ بِٱلْحِكْمَةِ وَٱلْمَوْعِظَةِ ٱلْحَسَنَةِ ۖ وَجَٰدِلْهُم بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ ۚ﴾ [سورة النحل:125].

---

(1) امام ترمذی نے اس حدیث کو روایت کیا ہے اور اسے حسن صحیح قرار دیا ہے

(2) اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے

(3) ابن قیم کی التفسیر القیم

ترجمہ: اپنے رب کی راہ کی طرف لوگوں کو حکمت اور بہترین نصیحت کے ساتھ بلائیے اور ان سے بہترین طریقے سے گفتگو کیجئے۔

اطاعت وبندگی پر آپ کو اجر وثواب ملتا ہے۔

۱۵) دعوت الی اللہ کے لئے فکر مند رہنے کا ثواب، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مسلمان جب بھی کسی پریشانی، بیماری، رنج وملال، تکلیف اور غم میں مبتلا ہوجاتا ہے یہاں تک کہ اگر اسے کوئی کانٹا بھی چبھ جائے تو اللہ تعالی اسے اس کے گناہوں کا کفارہ بنا دیتا ہے)[1] ۔

دعوت کی فکر رکھنا مشکل ضرور ہے، لیکن بہت بہتر ہے!

اس لئے کہ پہلے تو آپ اس کے بارے میں خوب سوچیں گے... پھر اس کو عملی جامہ پہنائیں گے، اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ آپ کی زندگی کی یہ تیز رفتار گھڑیاں بڑے اجر وثواب والے کاموں میں گزریں گی۔

اس کے برخلاف جسے مسلمانوں کی کوئی فکر ہی نہ ہو اس کا حال یہ ہوتا ہے کہ جامد وساکت ڈل بنا رہتا ہے، ماہ وسال گزرتے ہیں اور ہر آنے والا دن گزشتہ کل ہی طرح گزرتا ہے، نہ تو اپنے لئے کوئی نیا کام کرتا ہے اور نہ ہی دین کو اس سے کچھ فائدہ پہنچتا ہے، سوائے اس کے کہ لباس وپوشاک، ساز وسامان، میک اپ اور خوش نمائی کے آلات کا اس کے پاس انبار لگ جاتا ہے۔

یہ بات واضح رہے کہ فکر سے میری مراد وہ فکر نہیں ہے جو فکر مند رہنے والے کو کام کاج سے دور کرکے مسلسل حزن وملال میں مبتلا کردے، اس کی حرکت ونشاط کو منجمد کردے اور اس کی عبادت پر بھی اثر انداز ہو جائے۔

بلکہ میری مراد وہ "مثبت فکر" ہے جو آپ کے اندر عمل کی جوت جلائے!..

وہ فکر جو آپ کو مسلمانوں کے درمیان دعوت دین کی قندیل روشن کرنے کا شوق دلائے... آپ کو انفاق فی سبیل اللہ کی رغبت دلائے... مسلمانوں کے مسائل کو سلجھانے کا حوصلہ پیدا کرے... ان کی خاطر تگ ودو کرنے پر آمادہ کرے.... زمینی حادثات سے نپٹنے کا ہنر سکھلائے... لوگوں کو فائدہ پہنچانے

---

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے

کے لئے فکر مند کردے....((مسلمانوں کے لئے فکر مند رہنا ایک عبادت ہے جو اللہ کی قربت عطا کرتی ہے، اس لئے ضروری ہے کہ یہ عبادت دوسری عبادتوں میں کوتاہی کا سبب نہ بنے))

١٦)اسلام اور مسلمانوں اور ہر جگہ کے اصلاح پسندوں کی نصرت ومدد کرکے اللہ سے ثواب کی امید رکھیں، اس لئے کہ ہم سب کا مقصد صرف ایک ہے، اللہ فرماتا ہے:

﴿وَلَيَنصُرَنَّ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥٓ ۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝٤٠﴾ [سورة الحج:40].

ترجمہ: جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا۔

١٧)مسلمانوں کو دینی تعلیم سے آراستہ کرکے ان کی جہالت کو دور کریں اور مسلمانوں کی ضرورت پوری کرنے اوران کی مصیبت دور کرنے پر جو ثواب مرتب ہوتے ہیں، اللہ سے اس کی امید رکھیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:(...جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگارہتا ہے اللہ تعالی اس کی حاجت کی تکمیل میں لگارہتا ہے، اور جو کسی مسلمان کی کوئی مصیبت دور کرے گا، تو اس کی بدلہ میں اللہ تعالی قیامت کے دن اس کے مصائب ومشکلات میں سے اس کی کوئی مصیبت دور فرمائے گا...)[1] ۔

کیا دین کی تعلیم دینے سے بھی بہتر کوئی عمل ہے جس سے مسلمان کی ضرورت پوری کی جاسکتی ہے..؟

اور کیا مسلمانوں کی جہالت دور کرنے کے علاوہ بھی کوئی چیز ہے جس سے ان کی مصیبت دور کی جاسکتی ہے..؟

آپ انہیں صبر اور احتساب اجر کے ساتھ دعوت دیتی رہیں۔

١٨)فساد وبگاڑ سے مقابلہ آرائی اور اس راہ میں جو ذہنی کلفت... نفسیاتی گھٹن... جسمانی تھکاوٹ ....اور مالی قربانی ہے ان سب پر اللہ سے ثواب کی امید رکھیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

---

(1) اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے

گرامی ہے: (...صبر کے بعد کامیابی ہے ، مصیبت کے بعد فراخی ہے اوریقینا پریشانی کے بعد آسانی ہے)[1] ۔

کامیابی.... فراخی... اور آسانی کی بشارت آپ کو مبارک ہو۔

۱۹) اللہ کے روبرو وعہدہ برآ ہونے کی امید رکھیں۔

۲۰) اللہ سے طلب کریں کہ اللہ نے جس طرح خوش حالی میں آپ کی حفاظت کی اسی طرح تنگ حالی اور پریشانی میں بھی آپ کا حامی رہے ، اسی کے پیش نظر نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت فرمائی تھی کہ: تم اللہ کے احکام کی حفاظت کرو وہ تمہاری حفاظت کرے گا، تم اللہ کے حقوق کا خیال رکھو اسے تم اپنے سامنے پاؤگے ، تم خوش حالی میں اللہ کو یاد رکھو وہ تمہیں تنگ حالی میں یاد رکھے گا...)

چنانچہ آپ صحت وعافیت کے وقت دعوتی نشاطات میں سرگرم رہیں تاکہ ضرورت کے وقت اللہ آپ کی حفاظت فرمائے۔

۲۱) دعوت کے طویل راستے میں آپ کو جو مشقتیں درپیش ہوتی ہیں اور عوام کی جہالت ونادانی اور مخالفین کی ایذاءرسانی کا سامنا ہوتا ہے ، ان سب پر اللہ سے ثواب کی امید رکھیں ، اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَجَزَىٰهُم بِمَا صَبَرُواْ جَنَّةً وَحَرِيرًا ﴿١٢﴾﴾ [سورة الإنسان:12]. ترجمہ: اور انہیں ان کے صبر کے بدلے جنت اور ریشمی لباس عطافرمائے۔

۲۲) نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرنے پر اللہ سے ثواب کی امید رکھیں ، اللہ فرماتا ہے: ﴿وَتَعَاوَنُواْ عَلَى ٱلْبِرِّ﴾ [سورة المائدة:2]. ترجمہ: نیکی اور پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو۔

اس لئے کہ دعوت الی اللہ سے جڑنے کا مطلب ہے کہ روئے زمین پر جتنے بھی اصلاح پسند حضرات ہیں ، سب کے ساتھ آپ تعاون کریں۔

۲۳) یہ طلب رکھیں کہ اللہ آپ کو راہ مستقیم کی ہدایت عطا کرے ، اللہ سبحانہ کا فرمان ہے:

---

(1) اس حدیث کو امام البانی نے صحیح قرار دیا ہے

﴿وَٱلَّذِينَ جَـٰهَدُوا۟ فِينَا لَنَهْدِيَنَّهُمْ سُبُلَنَا ۚ وَإِنَّ ٱللَّهَ لَمَعَ ٱلْمُحْسِنِينَ ﴿٦٩﴾﴾ [سورة العنكبوت:69].

ترجمہ: اور جو لوگ ہماری راہ میں مشقتیں برداشت کرتے ہیں ہم انہیں اپنی راہیں دکھادیں گے۔یقیناالله تعالی نیکو کاروں کا ساتھی ہے۔

۲۴) دعوت الی اللہ جیسی عظیم عبادت میں اپنے قیمتی اوقات صرف کرنے پر اللہ سے ثواب کی امید رکھیں ، اس سے یہ فائدہ ہو گا کہ قیامت کے دن آپ سے جب یہ سوال ہو گا کہ زندگی کیسے گزاری؟.. جسم کو کس کام میں لگا کر بوسیدہ کیا؟... اور مال کہاں خرچ کیے ؟ توان سوالات کا درست جواب دینے میں مدد ملے گی۔

۲۵) اللہ آپ کو بابرکت بنائے ! اللہ سے اس بات پر ثواب کی امید رکھیں کہ آپ مسلمانوں کے ایک خلل کو پورا کر رہی ہیں۔

۲۶) دعوتی کام میں پیش پیش رہنے کے سلسلے میں دوسروں کے لئے آئیڈیل بن کر اللہ سے ثواب کی امید رکھیں ، اس لئے کہ آپ کے گردو پیش میں رہنے والے لوگ آپ کی دعوتی سرگرمی سے متاثر ہوتے ہیں اور یہ کوشش کرتے ہیں کہ بہ قدر امکان آپ کے نقش قدم کی پیروی کریں ، عملی نمونہ کے ذریعہ نیکی و بھلائی کی رہنمائی کرنے کا یہ سہرا آپ کے سر پر سجا رہے گا۔

۲۷) اپنے جن اعضاء وجوارح (آنکھیں..کان... زبان... اپنے ہاتھ... اور پاؤں) کے ذریعہ آپ دعوت الی اللہ کا فریضہ انجام دیتی ہیں ان کے تمام حرکات وسکنات پر اللہ سے ثواب کی امید کئے رہیں ، او راس پر بھی اجر کے متمنی رہیں کہ دین کی خدمت کے لئے عقل اور اعضاء کا استعمال ان نعمتوں پر رب کے شکر بجالانے کی ایک شکل ہے۔

۲۸) آپ کی ثابت قدمی ... اور دوسروں سے نصیحت حاصل کرنے کی خاطر آپ سے یہ عرض کر رہی ہوں کہ آپ جب بہت سی خواتین کی پریشانیاں سنیں گی اور کچھ عورتوں کے حالات سے آپ کو واقفیت ہو گی تو آپ کو یہ سوچ کر نعمت الہی کی عظمت کا احساس ہو گا کہ آپ دعوت الی اللہ جیسے مہتم بالشان کام میں لگی ہوئی ہیں ، اس سے آپ کو اللہ کی ان نعمتوں میں غور وفکر کرنے کا موقع ملے گا جن سے

آپ صبح وشام لطف اندوز ہوتی ہیں... اورآسمانوں کے پالنہار کے لئے آپ کا خشوع وخضوع اور انابت وانکساری بڑھ جائے گی..

علاوہ ازیں جب آپ نیک خواتین کے عمدہ نمونوں سے روبرو ہوں گی تو آپ کو اپنا عمل حقیر معلوم ہونے لگے گا، اس سے آپ کے اندر مزید محنت، لگن اور جاں فشانی کا جذبہ پیدا ہو گا۔

موبائل استعمال کرتے وقت
آپ کی نیت کیا ہوتی ہے؟

آپ کے گھر میں ایک چھوٹا سا آلہ ہے جس کے ذریعہ آپ باذن اللہ بہت سے نیکیاں اپنے دامن مراد میں سمٹ سکتی ہیں..!

جب کہ عورتیں اس آلہ کے سلسلے میں افراط و تفریاط کا شکار ہیں... آپ درمیانہ راستہ اختیار کریں تاکہ اسے اپنے دسترس میں رکھ سکیں نہ کہ وہی آپ پر حکومت چلانے لگے۔

کیا آپ سمجھ گئ کہ یہ آلہ کیا ہے؟ بہت خوب...

اے پھولوں کی تتلیاں! کاش آپ موبائل استعمال کرتے وقت ان امور کو پیش نظر رکھتیں:

۱) کسی رشتہ دار سے بات کرتے وقت صلہ رحمی کے ثواب کی نیت, اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (جو شخص اپنی روزی میں کشادگی یا عمر[1] میں درازی چاہتا ہو تو اسے چاہیے کہ صلہ رحمی کرے)[2]۔

۲) سلام دعا اور حالات دریافت کرنے کے لئے آپ جسے فون کرتی ہیں, انہیں خوشی پہنچا کر ثواب کی امید رکھیں۔

۳) مبارک بادی یا تعزیت داری کے لئے جب کسی کو فون کریں تو اچھی بات پر مرتب ہونے والے ثواب کی امید رکھیں, اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (اچھی بات منہ سے نکالنا بھی صدقہ ہے)[3]۔

۴) عمومی فائدے کے لئے جب موبائل یوز کریں تو بھی عبادت اور تقرب الہی کی نیت رکھیں۔

---

(1) حدیث میں اثر کا لفظ آیا ہے جس سے مراد زندگی ہے

(2) اسے بخاری نے روایت کیا ہے

(3) اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے

۵)کم وقت میں زیادہ سے زیادہ عبادت کی غرض سے جب موبائل استعمال کریں تو وقت کی حفاظت کی نیت رکھیں۔

مثال: والدہ سے موبائل پر بات کرتے ہوئے آپ درج ذیل عبادتوں کی نیت کر سکتی ہیں:

والدین کی فرمانبرداری، صلہ رحمی، کسی مسلمان کو خوشی پہنچانی یا اس کی ضرورت میں اس کے کام آنے، اچھی بات بولنے اور گفتگو کے آغاز اور اخیر میں سلام کے ثواب کی نیت۔

٦)جب کوئی آپ کو فون کرکے کسی پیش آمدہ پریشانی میں آپ سے مدد کی درخواست کرے تو آپ مسلمانوں کی ضرورت پوری کرنے کا جو ثواب ہے اس کی نیت کر لیں، بسا اوقات آپ کو اس کے ضرورت پوری کرنے کے لئے بار بار کال بھی کرنا پڑ سکتا ہے (اس پر بھی ثواب کی امید رکھیں)، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (جو شخص اپنے بھائی کی حاجت پوری کرنے میں لگا رہتا ہے اللہ اس کی حاجت پوری کرتا ہے)[1] ۔

٧)مناسب وقت کا خیال رکھتے ہوئے اہل علم سے موبائل کے ذریعہ سوالات کریں اور علم شرعی کی تحصیل پر جس ثواب کا وعدہ کیا گیا ہے اس کی امید رکھیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (...فرشتے طالب علم سے خوش ہو کر اس کے لئے اپنے بازو بچھا دیتے ہیں)[2] ۔

٨) موبائل پر ناصحوں سے نصیحت طلب کرنا اور ضرورت مندوں کو نصیحت کرنا، اس کے اندر امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کا بھی ثواب موجود ہے۔

٩)موبائل استعمال کرتے ہوئے یہ نیت رکھیں کہ اس سے آپ کو گھر کے اندر قرار سے رہنے میں مدد ملے گی، اس لئے کہ اللہ نے اسلامی خواتین کو اسی کا حکم دیا ہے: ﴿وَقَرْنَ فِي بُيُوتِكُنَّ﴾ [سورة الأحزاب:33]. ترجمہ: اپنے گھروں میں قرار سے رہو۔

---

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے

(2) صحیح سنن ابن ماجہ

کم سے کم بیرون خانہ نکلنے کے لئے بھی موبائل کو استعمال کیا جاسکتا ہے، جیسے رشتہ داروں کی خبر خیریت دریافت کرنا، یا کہیں جانے سے پہلے یہ تاکد حاصل کرنا کہ وہاں آپ کی ضرورت پوری ہوسکتی ہے یا نہیں تاکہ آپ کو بار بار گھر سے باہر نہ نکلنا پڑے کہ آپ کا وقت ضائع ہو۔

۱۰) جب آپ فون کال کے ذریعہ کسی مفید لکچر یا خیراتی مارکٹ کا اعلان، یا کسی کیسٹ یا مفید کتاب یا نیک کام کی رہنمائی کریں تو اس پر رشد وہدایت اور نیکی و بھلائی کی امید رکھا کریں۔

۱۱) یہ آپ کی مہربانی ہوگی کہ لوگوں کے درمیان سے ناچاقی دور کرنے اور ان کی اصلاح کرنے کے لئے آپ موبائل استعمال کریں، یہ کام وہی خواتین کر سکتی ہیں جنہیں حقیقی معنوں میں ثواب کی جستجو کی توفیق ملی ہوئی ہے، جب کہ کمزور ایمان والی خواتین کا ایک گروہ ایسا بھی ہے کہ انہیں دولڑکیوں کے بیچ معمولی اختلاف کی بھی بھنک لگتی ہے تو وہ موبائل سے دشمنی کی آگ بھڑکانے کے درپے آجاتی ہیں، کوئی کسی کو شوہر سے لڑادیتی ہے تو کوئی کسی کو ساس یا بہو کے خلاف بھڑکا دیتی ہے، اس بیکس و درماندہ کو اتنا بھی معلوم نہیں رہتا ہے کہ کوئی کوئی بات انسان کو ایسے جہنم واصل کر دیتی ہے کہ ستر سال تک اس کی گہرائیوں میں وہ گرتا رہتا ہے۔

لوگوں کے درمیان اصلاح کرکے
آپ کس چیز کی امید رکھتی ہیں؟

اس کا مقصد یہ نہیں تھا... وہ آپ سے بہت محبت رکھتی ہیں ... لیکن شاید عبارت اس کا ساتھ نہ دے سکی ہو اور مناسب لفظ نہ مل سکا ہو... ہو سکتا ہے اس وقت نفسیاتی دباؤ میں رہی ہو.... یا مزاج مکدر رہا ہو... مجھے کبھی ایسا نہیں لگتا کہ اس نے آپ سے بدسلوکی کرنی چاہی ہو... شاید اس کے ساتھ جو کچھ ہوا ہے اس سے وہ دکھی ہے... نیز مجھے آپ کی صاف دلی اور وسعت ظرفی کا بھی یقین ہے...

میری بہن! ایک بات یہ بھی ہے کہ لوگوں کی تربیت مختلف انداز میں ہوتی ہے، ہو سکتا ہے کہ اسے ایسی تربیت نہ مل سکی ہو جس سے اس کے اندر لوگوں کے ساتھ حسن تعامل کی خو پیدا ہو سکے! اسی طرز پر اس کی نشو و نما ہوئی ہو اور اسے اس سخت اسلوبی کے سوا کوئی دوسرا اسلوب آتا ہی نہ ہو، نیز دیگر طریقے اپنانا بھی اس کے لئے گراں ہو، یہ بھی ہو سکتا ہے کہ اسے اپنی غلطی کا احساس ہی نہ ہو!

آپ رب کا شکر بجالائیں کہ اللہ نے آپ کو اس مصیبت سے بچالیا، آپ کو ایسے نیک خاندان میں پیدا کیا جہاں آپ کی اچھی تربیت ہوئی، آپ کو ادب سکھایا گیا، لوگوں کے ساتھ پیش آنے کا طریقہ بتایا گیا... اسے آپ معذور سمجھیں اس لئے کہ ہو سکتا ہے جو نیکی اور بھلائی آپ کے اندر ہے وہ اس سے تہی داماں ہو، اس پر اس کی گرفت نہ کریں، اللہ سے اپنے اور اپنی اسلامی بہن کے لئے سلامتی کی دعا کریں، اس کے ساتھ بدسلوکی نہ کریں بلکہ اچھائی سے اس کے ساتھ پیش آئیں، ہو سکتا ہے وہ آپ کے حسن تعامل سے متاثر ہو اور اسے کچھ سیکھ ملے جس کے بدلے آپ مسلمان کے ساتھ حسن سلوک سے پیش آنے کے ثواب سے بہرہ مند ہوں۔

اے صاف دل بنت حوا!

گزشتہ مثال پر آپ غور کریں، آپس میں لڑنے جھگڑنے والوں کے درمیان صلح اور میل ملاپ کرانے کے لئے آپ کا دل کشادہ رہنا ضروری ہے، اس لئے کہ یہ بلند ہمت لوگوں کا مشغلہ ہے جو خاموشی کے ساتھ کام کرتے ہیں اور اللہ سے درج ذیل امور کی امید رکھتے ہیں:

۱)بڑے اجر وثواب کی امید...

اللہ فرماتا ہے:﴿لَّا خَيْرَ فِي كَثِيرٍ مِّن نَّجْوَاهُمْ إِلَّا مَنْ أَمَرَ بِصَدَقَةٍ أَوْ مَعْرُوفٍ أَوْ إِصْلَاحٍ بَيْنَ النَّاسِ ۚ وَمَن يَفْعَلْ ذَٰلِكَ ابْتِغَاءَ مَرْضَاتِ اللَّهِ فَسَوْفَ نُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ﴿١١٤﴾﴾ [سورة النساء:114].

ترجمہ:ان کے اکثر خفیہ مشوروں میں کوئی خیر نہیں ، ہاں ! بھلائی اس کے مشورے میں ہے جو خیرات کا یا نیک بات کا یا لوگوں میں صلح کرانے کا حکم کرے اور جو شخص صرف اللہ تعالی کی رضامندی حاصل کرنے کے ارادہ سے یہ کام کرے اسے ہم یقینا بہت بڑا ثواب دیں گے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿إِنَّا لَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُصْلِحِينَ ﴿١٧٠﴾﴾ [سورة الأعراف:170].

ترجمہ:ہم ایسے لوگوں کا جو اپنی اصلاح کریں ثواب ضائع نہ کریں گے۔

۲)رحمت الہی کی امید رکھیں ، اللہ فرماتا ہے کہ:﴿إِنَّمَا الْمُؤْمِنُونَ إِخْوَةٌ فَأَصْلِحُوا بَيْنَ أَخَوَيْكُمْ ۚ وَاتَّقُوا اللَّهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ ﴿١٠﴾﴾ [سورة الحجرات:10].

ترجمہ:یاد رکھو سارے مسلمان آپس میں بھائی بھائی ہیں پس اپنے دو بھائیوں میں ملاپ کرا دیا کرو اور اللہ سے ڈرتے رہو تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔

دو لڑنے والوں کے درمیان صلح کرانا اللہ کی رحمت کا سبب ہے ، اس لئے کہ اللہ سبحانہ نے مومنوں کے حقوق ادا کرنے اور اللہ سے ڈرتے رہنے پر اپنی رحمت کا وعدہ فرمایا ہے:﴿لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُونَ﴾ (تاکہ تم پر رحم کیا جائے)، جب رحت الہی حاصل ہو جائے تو سمجھیں کہ دنیا وآخرت کی بھلائی حاصل ہو گئی ، اس سے یہ بھی معلوم ہوتا ہے کہ مومنوں کے حقوق نہ ادا کرنا رحمت الہی سے محرومی کا بہت بڑا سبب ہے)[1] ۔

۳)مسلمانوں کی اذیت اور تکلیف دور کر کے اللہ سے ثواب کی امید رکھیں کیوں آپس میں جھگڑنے والے دو لوگوں کے درمیان جب نزاع باقی رہتا ہے تو اس سے انہیں دنیا وآخرت ہر طرح کا نقصان ہوتا ہے۔

(1) ابن سعدی کی کتاب:تیسیر الکریم الرحمن فی تفسیر کلام المنان / ۵

۴) لڑنے والوں کے درمیان صلح کر کے ان کے ساتھ بھلائی واحسان کرنے کا ثواب حاصل کریں ، اللہ فرماتا ہے:﴿إِنۡ أَحۡسَنتُمۡ أَحۡسَنتُمۡ﴾ [سورة الإسراء:7].

ترجمہ: اگر تم نے اچھے کام کئے تو خود اپنے ہی فائدے کے لئے۔

۵) آپ کو نفلی نماز، نفلی روزہ اور نفلی صدقہ سے جو درجہ ملتا ہے اس سے بھی بہتر درجہ اور مرتبہ آپ کو صلح کرانے کی وجہ سے ملے گا...!رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: کیا میں تمہیں ایسی چیز کے بارے میں نہ بتادوں جو درجہ میں نماز، روزہ اور صدقہ سے بھی افضل ہے ؟ صحابہ نے عرض کیا: کیوں نہیں ؟ آپ نے فرمایا: وہ آپس میں میل جول کرادینا ہے اس لئے کہ آپس کی پھوٹ دین کو مونڈ دینے والی ہے)[1] ۔

٦) آپ کا اجر وثواب اللہ کے نزدیک ہے... آپ اس اجر کی عظمت کا تصور بھی نہیں کر سکتی، اس لئے کہ اجر کا معاملہ مطلق اور اس کا دائرہ وسیع ہے، اللہ فرماتا ہے: اور برائی کا بدلہ اسی جیسی برائی ہے، اور جو معاف کردے اور اصلاح کرلے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، اللہ تعالی ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

ابن شہاب کہتے ہیں کہ:

((لوگوں کی کوئی بات ایسی نہیں جس میں جھوٹ بولنے کی رخصت دی گئی ہو سوائے تین حالات کے: جنگ کی حالت میں، لوگوں کے درمیان صلح کے لئے، اور میاں بیوی کے درمیان ہونے والی سنگین بات چیت میں))

---

(1) اس حدیث کو امام ابوداؤد اور ترمذی نے روایت کیا ہے اور امام البانی نے صحیح قرار دیا ہے

صبر پر آپ کو
کس ثواب کی امید رہتی ہے ؟

اس طرح کیوں مغموم سے ہیں؟...

آخر کون سا غم ہے جسے پہلو میں چھپائے بیٹھی ہیں؟...

بے خوابی اور شب بیداری سے آپ نڈھال سی ہو گئی ہیں...چہرا مرجھایا ہوا ہے، تازگی ماند پڑ گئی ہے...یہ سب پریشانیاں اور اتنی تکلیف کیوں...؟

یہ سب تقدیر کے فیصلے ہیں....اگر اللہ کی مرضی نہ ہو تو آپ اسے ہرگز ٹال نہیں سکتی، اللہ تعالی کسی جان کو اس کی طاقت سے زیادہ تکلیف نہیں دیتا اس لئے اپنے اوپر حزن وملال کا اتنا بوجھ نہ لادیں کہ اس کی تاب نہ لاسکیں...!

اپنی پریشانی ومصیبت کو اپنے فائدے کے لئے استعمال کریں تاکہ نقصان سے زیادہ آپ کو اس کا فائدہ حاصل ہو، اور آپ کا حزن وملال صبر جیسی عظیم عبادت میں بدل جائے، یاد رکھیں کہ صبر اپنے آپ میں کوئی ایک عبادت نہیں، وہ بجائے خود توکل..رضا...اور شکر جیسی کئی ایک عبادت کو شامل ہے..!

بطور انجام اللہ تعالی آپ کے حزن وملال کو آخرت سے قبل دنیا میں ہی مسرت وشادمانی سے بدل دے گا اس لئے کہ جس کا دل (قضاء الہی پر) راضی بہ رضا رہے وہ مصیبت سے ہرگز گھبرا نہیں سکتا، اور بخدا یہ سعادت اور خوش بختی کی بات ہے..

آپ نہیں دیکھتی کہ مصیبتیں اگرچہ اہل ایمان پر ہی زیادہ ٹوٹتی ہیں لیکن سب سے زیادہ ہشاش بشاش بھی وہی رہتے ہیں!

لہذا آپ ہوشیاری کا ثبوت دیں...اس لئے کہ دنیا کسی کو ہمیشہ راس نہیں آتی، جب ایک مصیبت ٹلتی ہے تو دوسری آجاتی ہے۔

کسی نے خوب کہا ہے کہ:

إذا أنت لم تشرب مرارا على القذى ... ظمئت وأي الناس تصفو مشاربه

ترجمہ: اگر آپ جام نوش کرتے ہوئے تھوڑی سی تلخی کو گھونٹ نہیں سکتے تو پیاسے رہ جائیں گے، کہاں سے ایسے لوگ لائیں گے جن کے پن گھٹ ہر طرح کی تلخی سے صاف شفاف ہوں۔

اے صابرہ خاتون!

کبھی کبھار آپ کو اچانک سے ایسا لگتا ہو گا کہ آپ حزن وملال کے سمندر میں غم واندوہ کی جان لیوا موجوں سے ہچکولے کھا رہی ہیں، آپ کی چھوٹی سی کشتی ان طوفانی موجوں کی زد میں ہو... جب کہ آپ چپو سے اپنی کشتی کو دائیں بائیں کھے رہی ہوں .... لیکن موج آپ سے کہیں زیادہ بلند ہو اور آپ کو بہا لے جانے کے درپے ہو...

اس تیز رفتار گھڑی میں جب آپ کو اس یقین کا احساس ہو گا کہ اللہ کے علاوہ آپ کا کوئی کارساز اور مشکل کشا نہیں ہے تو اس احساس سے آپ کی آنکھیں اشکبار ہو جائیں گیں.... دل جھک جھک جائے گا... اور آپ کا پورا وجود اللہ کی طرف یکسو ہو کر پکار اٹھے گا اے پالنہار.... اے پروردگار.... اے مشکل کشا مجھے مصیبت سے نکال دے...

پھر آپ کے حزن وملال کا یہ تلاطم انگیز سمندر تھم سا جائے گا... اس کی بلند موجیں پر سکون ہو جائیں گی.... آپ کی کشتی سمندر میں پورے اطمینان کے ساتھ چلنے لگے لگی.... جب کہ ظاہری صورت حال میں کوئی تبدیلی بھی نہیں آئی ہو گی، صرف آپ کا اندرون بدلا ہو گا...

اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿ٱللَّهِۗ إِنَّ ٱللَّهَ لَا يُغَيِّرُ مَا بِقَوۡمٍ حَتَّىٰ يُغَيِّرُواْ مَا بِأَنفُسِهِمۡۗ﴾ [سورة الرعد: 11].

ترجمہ: کسی قوم کی حالت اللہ تعالی نہیں بدلتا جب تک کہ وہ خود اسے نہ بدلیں۔

آپ کی گھبراہٹ، تسلیم وسپردگی اور ناراضگی رضا وخوشنودی میں بدل جائے گی...

لہذا حزن وملال کو آپ اخرت کی مسرت وشادمانی میں بدل دیں اس لئے کہ غم واندوہ کی یہی گھڑیاں آپ کی زندگی کے شب وروز ہیں، انہیں صبر اور احتساب اجر کے ساتھ گزاریں:

ا) صابروں کے ثواب کی امید رکھیں، اس لئے کہ صبر پر بے حد وبے حساب اجر دیا جاتا ہے، اللہ فرماتا ہے: ﴿إِنَّمَا يُوَفَّى ٱلصَّٰبِرُونَ أَجۡرَهُم بِغَيۡرِ حِسَابٖ ١٠﴾ [سورة الزمر: 10].

ترجمہ: صبر کرنے والوں ہی کو ان کا پورا پورا بے شمار اجر دیا جاتا ہے۔

۲)اللہ توانا وغالب کی معیت سے بہرہ مند ہونے کی امید رکھیں ، اللہ تعالی کا ارشاد ہے :

﴿وَٱصۡبِرُوٓاْۚ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلصَّٰبِرِينَ ٤٦﴾ [سورة الأنفال:46].

ترجمہ: اور صبر وسہار رکھو، یقیناًاللہ تعالی صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

۳)یہ امید رکھیں کہ اللہ آپ کو اپنا محبوب رکھے گا اور یہ بہت بڑا شرف ہے کہ اللہ کسی کو اپنا محبوب رکھے، اللہ فرماتا ہے:﴿وَٱللَّهُ يُحِبُّ ٱلصَّٰبِرِينَ ١٤٦﴾ [سورة آل عمران:146].

ترجمہ: اور اللہ صبر کرنے والوں کو ہی چاہتا ہے

۴)یہ امید رکھیں کہ آخرت میں آپ کو کامیابی ملے گی، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿ وَٱلَّذِينَ صَبَرُواْ ٱبۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ سِرّٗا وَعَلَانِيَةٗ وَيَدۡرَءُونَ بِٱلۡحَسَنَةِ ٱلسَّيِّئَةَ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى ٱلدَّارِ ٢٢ جَنَّٰتُ عَدۡنٖ يَدۡخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنۡ ءَابَآئِهِمۡ وَأَزۡوَٰجِهِمۡ وَذُرِّيَّٰتِهِمۡۖ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُونَ عَلَيۡهِم مِّن كُلِّ بَابٖ ٢٣ ﴾ [سورة الرعد:22-23].

ترجمہ: اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں، اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں، ان ہی کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ اور دادوں اور بیویوں اور اولاد میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے، ان کے پاس فرشتے ہر دروازے سے آئیں گے۔

۵)مصیبت پر صبر وشکیبائی کرتے رہیں اور یہ امید رکھیں کہ اللہ ضرور آپ کی مدد کرے گا، آپ کی بگڑی سنوار دے گا اور آخرت میں آپ کو سرخروئی عطا کرے گا، اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿ فَٱصۡبِرۡۖ إِنَّ ٱلۡعَٰقِبَةَ لِلۡمُتَّقِينَ ٤٩﴾ [سورة هود:49].

ترجمہ: آپ صبر کرتے رہئے (یقین مانئے) کہ انجام کار پرہیزگاروں کے لئے ہی ہے۔

۶)یہ امید رکھیں کہ آپ سرخرو ہونے والے نجات یافتہ لوگوں میں رہیں گے، اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱصۡبِرُواْ وَصَابِرُواْ وَرَابِطُواْ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَ لَعَلَّكُمۡ تُفۡلِحُونَ ٢٠٠﴾ [سورة آل عمران:200].

ترجمہ: اے ایمان والو! تم ثابت قدم رہو اور ایک دوسرے کو تھامے رکھو اور جہاد کے لئے تیار رہو اور اللہ تعالی سے ڈرتے رہو تاکہ تم مراد کو پہنچو۔

۷) اللہ سے بخشش اور بڑے اجر کی امید رکھیں ، اللہ فرماتا ہے: ﴿إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُواْ وَعَمِلُواْ ٱلصَّٰلِحَٰتِ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُم مَّغۡفِرَةٞ وَأَجۡرٞ كَبِيرٞ ١١﴾ [سورة هود:11].

ترجمہ: سوائے ان کے جو صبر کرتے ہیں اور نیک کاموں میں لگے رہتے ہیں انہی لوگوں کے لئے بخشش بھی ہے اور بہت بڑا نیک بدلہ بھی۔

۸) یہ امید بھی قائم رکھیں کہ اللہ اپنے چاہنے والے پسندیدہ بندوں کو جس ہدایت وراستی، رحمت ومہربانی اور نوازشوں سے نوازتا ہے ، ان سے آپ بھی سرفراز ہوں گی...اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَلَنَبۡلُوَنَّكُم بِشَيۡءٖ مِّنَ ٱلۡخَوۡفِ وَٱلۡجُوعِ وَنَقۡصٖ مِّنَ ٱلۡأَمۡوَٰلِ وَٱلۡأَنفُسِ وَٱلثَّمَرَٰتِۗ وَبَشِّرِ ٱلصَّٰبِرِينَ ١٥٥ ٱلَّذِينَ إِذَآ أَصَٰبَتۡهُم مُّصِيبَةٞ قَالُوٓاْ إِنَّا لِلَّهِ وَإِنَّآ إِلَيۡهِ رَٰجِعُونَ ١٥٦ أُوْلَٰٓئِكَ عَلَيۡهِمۡ صَلَوَٰتٞ مِّن رَّبِّهِمۡ وَرَحۡمَةٞۖ وَأُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡمُهۡتَدُونَ ١٥٧﴾ [سورة البقرة:155-157].

ترجمہ: اور ہم کسی نہ کسی طرح تمہاری آزمائش ضرور کریں گے ، دشمن کے ڈر سے ، بھوک پیاس سے ، مال وجان اور پھلوں کی کمی سے اور ان صبر کرنے والوں کو خوشخبری دے دیجئے جنہیں جب کبھی کوئی مصیبت آتی ہے تو کہہ دیا کرتے ہیں کہ ہم تو خود اللہ تعالی کی ملکیت ہیں اور ہم اسی کی طرف لوٹنے والے ہیں۔ ان پر ان کے رب کی نوازشیں اور رحمتیں ہیں اور یہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

۹) خزاں کے موسم میں جب درخت کے پتے جھڑ رہے ہوتے ہیں تو کتنا خوش نما منظر ہوتا ہے ... مصیبت پر ثواب کی امید رکھنے سے آپ کے گناہ بھی آپ کے نامہ اعمال سے ایسے ہی جھڑنے لگیں گے جیسے درخت سے پتے جھڑتے ہیں ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (کسی بھی مسلمان کو مرض کی تکلیف یا کوئی اور تکلیف ہوتی ہے تو اللہ تعالی اس کے گناہوں کو اسی طرح گرادیتا ہے جیسے درخت اپنے پتوں کو گرادیتی ہے)۔ اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے

آخری بات...

صرف اللہ کی تکلیف دہ تقدیر پر ہی صبر نہیں کیا جاتا.... بلکہ اللہ کی اطاعت اوراوامر کی تعمیل پر بھی صبر کیا جاتا ہے، گناہوں سے باز رہنے پر بھی صبر کیا جاتا ہے... صبر کی تمام شکلوں پر اللہ سے ثواب کی امید رکھیں۔

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا قول ہے:

((جسے یہ یقین حاصل ہو جائے کہ اس کی بات بھی اس کا عمل ہی ہے تو وہ غیر ضروری بات کرنا بالکل ہی چھوڑ دے گا))

کسی سلف نے کہا ہے کہ:

(اگر دنیا کے مصائب نہ ہوتے تو ہم قیامت کے دن افلاس ولاچارگی کی حالت میں حاضر ہوتے)

آسان عبادتیں:

میری عزیزہ...

دن میں کتنی دفعہ آپ کو واش روم جانا پڑتا ہے؟!

معذرت.... میرے سوال پر تعجب نہ کریں، دوسرے سوال کا جواب دیں!

واش روم جاتے ہوئے کبھی آپ نے اجر کی نیت کی ہے؟

آپ حیرت سے یہ پوچھ سکتی ہیں: کس اجر کی امید کروں؟

۱) بیت الخلاء میں داخل ہونے کی دعا دہرانے اور ہر بار نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس سنت پر عمل کرنے کا اجر، صحیحین میں حضرت انس سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم بیت الخلاء جاتے ہوئے یہ دعا پڑھا کرتے تھے: (اللھم إنی أعوذ بک من الخبث والخبائث)۔

۲) بیت الخلاء سے نکلتے ہوئے ہر بار اس کی دعا پڑھنے اور ہر دفعہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت پر عمل کرنے کا اجر، سنن ابو داؤد اور ترمذی کی روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم (بیت الخلاء سے نکلتے وقت) یہ دعا پڑھا کرتے تھے: (غفرانک)

۳) جب بیت الخلاء میں داخل ہونے کے لئے چپل پہنیں تو یہ نیت رکھیں کہ پہلے داہنے پاؤں میں جوتا چپل پہننا سنت ہے اور جب اتاریں تو پہلے بائیں پاؤں کا اتاریں، اس سے آپ کو نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی تابع داری کا ثواب ملے گا، ابو هريرة رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (تم میں سے جب کوئی جوتا پہنے تو داہنے پیر سے شروع کرے اور جب اتارے تو بائیں سے شروع کرے، پہننے میں داہنا پاؤں پہلے اور اتارنے میں پیچھے ہو)[1]۔

۴) بیت الخلاء میں جاتے ہوئے بایاں پاؤں اور نکلتے ہوئے داہنا پاؤں بڑھائیں، ((جو شخص بیت الخلا جانا چاہے اس کے لئے یہ مستحب ہے کہ داخل ہوتے ہوئے بایاں پاؤں اور نکلتے ہوئے داہنا پاؤں پہلے بڑھائے، اس لئے کہ تکلیف واذیت کی جگہ میں بایاں پاؤں پہلے بڑھایا جاتا ہے اور داہنے پاؤں کے لئے الگ جگہیں ہیں، امام نووی اور دیگر علماء نے اس تعلق سے ایک قاعدہ ذکر کیا ہے کہ: جب مقامِ تکریم ہو

---

(1) اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے

تو داہنے سے شروعات کی جائے گی اور اگر ایسانہ ہو تو بائیں سے آغاز کیا جائے گا، اس قاعدے کی تائید بہت سی صحیح احادیث سے ہوتی ہے))[1] ۔

چار ایسی آسان سنتیں جنہیں ایک دن میں آپ کئی بار دہراتی ہیں...

اگر ہم فرض کریں کہ انسان کو دن بھر میں پانچ دفعہ بیت الخلا جانے کی ضرورت پڑتی ہے تو وہ اس سنت کو ایک دن میں بیس مرتبہ دہرا سکتا ہے! ایک ہفتہ میں تقریبا ایک سو چالیس بار اس پر عمل کر سکتا ہے...! آپ اندازہ لگا سکتی ہیں کہ بہت سے لوگوں نے کتنی نیکیاں ضائع کر دی...؟

نیز میں یہ بھی نہیں کہتی کہ ایک کام پر ایک ہی نیکی ملے گی، اس لئے کہ اللہ نیکیوں کو بڑھا چڑھا کر لکھتا ہے۔

۵) خاص اوقات اور مخصوص جگہوں کے لئے جو مسنون اعمال اور نبوی اذکار ہیں ان پر مداومت برت کر اللہ سے اجر کی توقع رکھا کریں، اس لئے کہ یہ سب آپ کو اللہ سے زیادہ قریب کر دیں گے ...ہو سکتا ہے کہ اللہ آپ کو ان لوگوں میں شمار کرے جو اللہ کو بہت زیادہ یاد کرتے ہیں.... یہ امید بھی رکھیں کہ اللہ آپ کو محبوب رکھے گا، اس لئے کہ اپنے تمام اعمال میں نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کرنے کی وجہ سے اللہ بھی آپ کو چاہنے لگتا ہے۔

اللہ تعالی کا ارشاد ہے: ﴿ قُلۡ إِن كُنتُمۡ تُحِبُّونَ ٱللَّهَ فَٱتَّبِعُونِي يُحۡبِبۡكُمُ ٱللَّهُ وَيَغۡفِرۡ لَكُمۡ ذُنُوبَكُمۡۚ وَٱللَّهُ غَفُورٞ رَّحِيمٞ ٣١ ﴾ [سورة آل عمران:31].

ترجمہ: کہہ دیجئے! اگر تم اللہ تعالی سے محبت رکھتے ہو تو میری تابعداری کرو، خود اللہ تعالی تم سے محبت کرے گا اور تمہارے گناہ معاف فرما دے گا اور اللہ تعالی بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔

میری پیاری بہن...

حفظ قرآن، شب بیداری و تہجد اور روزہ کی پابندی جیسی بڑی عبادتوں پر کاربند رہنے سے اگر آپ کی ہمت جواب دے دیتی ہے..

---

(1) عبد المحسن العبیکان کی کتاب غایۃ المرام شرح مغنی ذوی الأفہام (۱/۲۳۱)

تو اس بڑی کوتاہی کو دور کرنے کے لئے آپ ان اعمال پر اللہ سے اجر واحتساب کی امید رکھیں جنہیں آپ بسہولت انجام دے سکتی ہیں..!

بہت سی ایسی آسان عبادتیں ہیں جن کے بارے میں انسان بے توجہی اور تساہل برتتا ہے جب کہ ان کے ذریعہ وہ بڑی نیکیاں سمیٹ سکتا ہے بشر طیکہ اخلاص کو ملحوظ رکھے اور ان پر ہمیشگی برتے۔

بہ طور مثال: سلام کرنا اور اس کا جواب دینا، چھینکنے والے کو رحمت کی دعا دینا، مسکرا کر کسی سے ملنا، بھلی بات بولنا، ہر مبارک کام کو داہنی جانب سے شروع کرنا، اسلامی کتابوں اور بامقصد آڈیوز تقسیم کرنا۔

حقیقت میں محروم وہی ہے جو سستی اور لاپرواہی کی وجہ سے آسان عبادتوں کی نعمت سے بھی محروم ہو جائے!

یہ توفیق کی کمی اور رسوائی کا نتیجہ ہے، آپ اس محرومی سے دور رہیں۔

مسلمانوں کی عیب پوشی کرکے
آپ کس ثواب کی امید رکھتی ہیں؟

بڑی عجیب بات ہے کہ بعض عورتیں کبھی کبھار ایسی خاتون کی بھی عیب جوئی اور ہتک ریزی پر اتر آتی ہیں جو ان کی سب سے قریبی ہوتی ہیں...!

کوئی کہتی ہے: میری بہو ایسی ہے ویسی ہے .....کوئی اپنے قریبی رشتہ دار کے راز افشا کرتی پھرتی ہے....کوئی اپنے شوہر کی شکایت کرتے نہیں تھکتی....کوئی ہر مجلس میں اپنی بھابھی کو ہی موضوع گفتگو بنائے رہتی ہے....اس کی حالت یہ ہے کہ ہر کسی کے سامنے اپنی ساس اور نند کی ہی برائی کرتی رہتی ہے...پڑوسن ہو یا کاروباری ساتھی، اس کی آفس کی سربراہ ہو یا سرکاری دفاتر میں برسر روزگار خواتین کوئی بھی اس کے پروپیگنڈے سے محفوظ نہیں... حتی کہ بعض معلمات اپنی شاگردہ کی بھی ہتک ریزی کرنے سے نہیں چوکتیں...جب کہ گھروں میں کام کرنے والی خادمائوں کی عیب جوئی اور ان کی راز افشانی عام سی بات بن چکی ہے!

کچھ خواتین ان سب برائیوں میں لت پت رہتے ہوئے بھی بڑی سادگی سے کہتی پھرتی ہیں کہ یہ تو محض کشادہ ظرفی اور خوش گپیاں ہیں۔

وہ اس حقیقت سے منہ چرائے رہتی ہیں کہ یہ سب مسلم خواتین ہیں جن کی عزت وعصمت (کو اللہ نے) حرمت عطا کیا ہے۔

اے عنبریں خزامی کی خوشبو...

بسا اوقات آپ کو کسی گھر کے کچھ اسرار اور راز معلوم ہو جاتے ہوں گے یا تو بلاواسطہ طور پر اس لئے کہ ان سے آپ کے گہرے تعلقات ہوں، یا اس لئے کہ وہ اپنے خصوصی معاملات میں آپ سے مشورہ لیتے ہوں، کبھی آپ کو کسی کے توسط سے بھی ان کے راز معلوم ہو جاتے ہوں گے مثلا آپ کو باوثوق ذرائع سے یہ پتا چلے کہ فلاں خاتون کو طلاق ہو گئی ہے....یا کبھی آپ کو دو خاندان کے بیچ کے جھگڑے سے متعلق کچھ سنگین باتوں کی خبر ہو تو ان حالات میں آپ کو زیادہ چوکس اور ہوشیار رہنے کی ضرورت ہے

..! کہیں ایسا نہ ہو کہ فون کالز پر یا خصوصی نشستوں میں آپ ان کی عزت وناموس کو تار تار کرتی رہیں اور چائے قہوہ کی شیرینی میں لوگوں کی عزتیں بھی گھل کر رہ جائیں..!

میری عزیزہ یہ ضروری ہے کہ...

آپ کسی کے راز ونیاز سے وابستہ واقعات اور حالات بیان کرتے ہوئے لوگوں کے نام لینے کی غلطی نہ کریں... اگر بہت زیادہ ضرورت پڑے تو آپ اس طرح کی بات کہ کر بھی کام چلا سکتی ہیں کہ:((کسی عورت نے ایسا کیا... کسی مرد کے ساتھ ایسا ہوا))... بشرطیکہ سامنے والے کو آپ کی بات سے یہ اندازہ نہ ہو سکے کہ آپ کی مراد کون شخص ہے۔

یہ طریقہ اپنانے سے آپ کی من چاہی بات بھی ہو جائے گی... آپ اپنی زبان کو غیبت سے بھی بچالیں گی اور آپ کی وجہ سے مسلمانوں کی عزت وناموس بھی لوگوں کے سامنے بے پردہ نہ ہو گی اور اس طرح آپ گناہوں سے محفوظ رہ جائیں گی... گویا کسی کے خصوصی راز ونیاز کی بات جان لینے یا سنگین حالات کا قریب سے مشاہدہ کرنے کی وجہ سے آپ کے لئے یہ قطعاً جائز نہیں ہو جاتا کہ آپ انہیں پھیلانے لگیں!

اس لئے کہ اہل ایمان کی پہچان یہ ہے کہ وہ عیب چھپاتے اور نصح وخیر خواہی سے پیش آتے ہیں جب کہ اہل نفاق ہتک ریزی اور عیب جوئی کی وجہ سے جانے جاتے ہیں... لیکن عیب چھپانے کے بھی کچھ شروط ہیں:

۱) یہ کہ اس گناہ کا تعلق کسی دوسرے سے نہ ہو اور نہ کسی دوسرے کو اس سے کوئی نقصان ہو رہا ہو، اور اگر اس سے کسی کو نقصان پہنچ رہا ہو تو اس کی تنبیہ ضروری ہے تاکہ اس نقصان کو دور کیا جاسکے۔

۲) یہ کہ جس کی عیب پوشی کی جارہی ہے اس کی اصلاح وسدھار کی امید ہو اور یہ توقع ہو کہ وہ اپنے گناہ سے باز آجائے گا اور توبہ کرلیگا، لیکن جب وہ شخص اپنی غلطی پر مصر رہے، یا وہ روئے زمین پر فساد وبگاڑ پھیلانے کے درپے ہو تو ایسے انسان کی خبر لینا نہایت ضروری ہے تاکہ اس کی عیب پوشی کی وجہ سے کسی بڑے نقصان کا سامنا نہ کرنا پڑے۔

۳) یہ بھی لازم ہے کہ عیب پوشی، گواہی کو چھپانے کی وجہ نہ بنے، اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿وَلَا تَكْتُمُوا۟ ٱلشَّهَٰدَةَ ۚ وَمَن يَكْتُمْهَا فَإِنَّهُۥٓ ءَاثِمٌ قَلْبُهُۥ﴾ [سورة البقرة:283].

ترجمہ: اور گواہی کو نہ چھپاؤ اور جو اسے چھپالے وہ گنہگار دل والا ہے۔

۴) علاوہ ازیں عیب پوشی اسی صورت میں جائز ہے جب کہ اس کے ساتھ مظلوموں کو ان کا حق دلایا جائے، اگر انہیں ان کا حق نہ دلایا گیا تو اس کا مطلب ہو گا کہ عیب پوشی کرنے والا بھی مظلوم کی تلفی میں ظالم کے ساتھ برابر کا شریک ہے۔

مجھے لگتا ہے کہ اب آپ کو احتساب اجر کی عادت ہو گئی ہو گی، تو آیئے مسلمانوں کی عیب پوشی کرتے ہوئے اللہ سے یہ امید رکھئے کہ:

۱) اللہ تعالی اس دن آپ کی عیب پوشی کرے گا جو کہ آپ کی پیدائش سے اس وقت تک کا سب سے بڑا دن ہو گا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

(جو کوئی شخص دنیا میں کسی بندہ کا عیب چھپائے گا اللہ تعالی قیامت کے دن اس کا عیب چھپادے گا)[1] ۔

۲) اس سے آپ کو رحمت الہی کی قربت حاصل ہو گی، اللہ فرماتا ہے:

﴿إِنَّ رَحْمَتَ ٱللَّهِ قَرِيبٌ مِّنَ ٱلْمُحْسِنِينَ ۝٥٦﴾ [سورة الأعراف:56].

ترجمہ: بے شک اللہ کی رحمت نیک کام کرنے والوں کے نزدیک ہے۔

اس لئے کسی مسلمان کی عیب پوشی کرکے اس کے ساتھ بھلائی کرنے سے بے نیاز نہ رہیں، اس لئے کہ یہ ایسی نیکی ہے جو اللہ کی رحمت سے قریب تر کر دیتی ہے۔

۳) یہ امید بھی رکھیں کہ آپ کو ایمان کامل نصیب ہو گا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

(تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن (کامل) نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی نہ پسند کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے)[2] ، لہذا جس طرح آپ کو یہ پسند نہیں کہ لوگوں کے سامنے آپ کی عیب جوئی اور ہتک ریزی کی جائے اسی طرح آپ دوسروں کے لئے بھی اسے ناپسند کریں۔

---

(1) اسے مسلم نے روایت کیا ہے

(2) اسے بخاری نے روایت کی ہے

۴) یہ امید رکھیں کہ آپ کے اسلام میں اور بہتری آئے گی، جس کے بارے میں رسول گرامی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ:

کسی شخص کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ جس بات کا تعلق اس سے نہ ہو وہ اسے چھوڑ دے)[1]، لوگوں کے رازواسرار اور ان کے خصوصی معاملات کے بارے میں گفتگو کرنا ایسی چیز ہے جس کا تعلق آپ سے نہیں (اس لئے آپ اس کے پیچھے اپنا وقت اور اپنی نیکیاں ضائع نہ کریں)۔

۵) اللہ کی رضا کے لئے غیبت کو ترک کرنے پر اللہ سے ثواب کی امید رکھیں، اس لئے کہ عاجز ودرماندہ انسان ہی غیبت پر اپنی قوت صرف کرتا ہے، انسان اگر محرمات کو (ثواب کی نیت سے) چھوڑ دیتا ہے تو اس پر بھی اس کو اجر ملتا ہے، کیوں کہ جو شخص ایسی باتیں کرتا رہتا ہے جو اس سے متعلق نہیں تو غالبا ایسا شخص غیبت سے بھی محفوظ نہیں رہتا۔ اللہ کی پناہ

۶) یہ امید رکھیں کہ آپ کو اللہ کی محبت حاصل ہوگی، اس لئے کہ رب سبحانہ عیب پوشی کو پسند فرماتا ہے، اللہ کے رسول نے ارشاد فرمایا:

(اللہ تعالی حلیم وبردبار، باحیا اور ستر پوشی پسند فرمانے والا ہے، اللہ حیا اور عیب پوشی کو پسند کرتا ہے)[2]، اگر آپ محبت الہی کے تقاضے پورا کریں گی تو اللہ بھی آپ کو محبوب رکھے گا۔

۷) کسی مسلمان مرد یا عورت کی عیب پوشی کرتے ہوئے آپ یہ نیت رکھیں کہ آپ مسلم سماج کو برائی سے دور رکھنے کی کوشش کررہی ہیں اس لئے کہ عیب جوئی اور ہتک ریزی ایسی چیزیں ہیں جو برائی کو ہوا دیتی ہیں، پھر لوگ اس سے اس قدر مانوس ہوجاتے ہیں کہ اسے برائی بھی تصور نہیں کرتے۔

لیکن......

عیب چھپانے کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ آپ برائی کی نکیر اور بھلائی کی نصیحت کرنا ہی چھوڑ دیں، لیکن اس کے لئے شرط ہے کہ جب تک گنہگار علانیہ گناہ نہ کرے تب تک اسے لوگوں کے سامنے رسوا نہ کریں، علانیہ گناہ کرنے کے بعد بھی اگر آپ عیب پوشی کرتی ہیں تو اس کو گمراہی اور فساد کی اور بھی شہ

---

(1) اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے

(2) اسے امام نسائی نے روایت کیا ہے اور امام البانی نے صحیح قرار دیا ہے

ملے گی، جب مجرم کھلے عام جرم کرنے پر اتر آئے تو اس کی بات اعلی ذمہ دار تک پہنچانا ضروری ہے تاکہ اس کی اصلاح اور تادیب کا بندوبست کیا جاسکے، جب آپ مسلمان کو عذاب الٰہی سے بچانے کی نیت سے یہ سب کچھ کریں گی تو آپ ہر ایک عمل پر اجر و ثواب سے بہرہ مند ہوں گی۔

کسی نے حسن بصری سے پوچھا کہ:

اے ابو سعید! (جب کسی کو کسی شخص کا کوئی راز معلوم ہو تو کیا وہ اسے فاش کر سکتا ہے؟ انہوں نے کہا: سبحان اللہ، ہرگز نہیں)

آپ حجاب لگاتے ہوئے
کس ثواب کی امید رکھتی ہیں؟

سوال؟

فرحت و مسرت.... کے احساسات کہاں ظاہر ہوتے ہیں؟

آنکھوں کی گفتگو اور فتنہ چشم.... کہاں پوشیدہ رہتا ہے؟

توجہ اور بے توجہی... ہم کیسے محسوس کرتے ہیں؟

حسن و جمال کی نشانیاں... اور محبت و ناپسندیدگی کے جذبات....

ہم قرطاس چہرہ پر کیسے پڑھ لیتے ہیں.... کیا آپ میری رائے سے موافقت کرتی ہیں؟

میری عزیزہ: اگر آپ کے سامنے سات عورتوں کے ہاتھ رکھ دئے جائیں اور آپ سے یہ کہا جائے کہ صرف ہاتھ کی تصویر دیکھ کر خوبصورت اور بدصورت عورت کی نشاندہی کریں!

مجھے لگتا ہے آپ حیرت واستعجاب سے بول پڑیں گی: مجھ سے بالکل ایسا نہیں ہو سکتا، کیوں کہ بدصورت عورت کے بھی ہاتھ خوبصورت ہوسکتے ہیں، اس لئے صرف ہاتھ دیکھ کر کسی عورت کی خوبصورتی کا حکم لگانا نہایت ہی ناانصافی کی بات ہوگی..!

لیکن اگر آپ نے مجھے اس کا چہرہ دیکھنے کی اجازت دے دی تو اس کی خوبصورتی کا پورا منصفانہ فیصلہ سنایا جاسکتا ہے۔

اے توفیق یافتہ خاتون! آپ نے بہت اچھی بات کہی...

اگر آپ صرف ہاتھ دیکھ کر کسی خاتون کی خوبصورتی پر کوئی حکم لگائیں گی تو سارے لوگ آپ کی مخالفت کریں گے۔ جبکہ اگر آپ کے سامنے سات عورتوں کے چہروں کی تصاویر لاکر رکھ دی جائیں تو ہاتھ پاؤں دیکھے بنا ہی آپ بہ آسانی یہ فیصلہ کر سکتی ہیں کہ کون کتنی خوبصورت ہے..! اس لئے کہ –چہرہ کی وجہ سے– معاملہ آپ کے سامنے واضح رہے گا اور سب لوگ آپ کی رائے کی تائید بھی کریں گے۔

شیخ محمد امین شنقیطی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ: ((یہ بات واضح ہے کہ عورت کی اصل خوبصورتی اس کے چہرے سے نمایاں ہوتی ہے، یہ معلوم بات ہے کہ اس کی دید ارہی اس کے فتنے کا سب سے بڑا سبب

ہے، ہماری معزز شریعت کے اصول و قواعد ہمیں عورتوں کی حفاظت کرنے اور محرمات سے دور رہنے کی تعلیم دیتے ہیں))[1] ۔

آپ آئینہ کے سامنے کھڑی ہو جائیں..

ہاتھوں سے اپنے چہرے کو ٹٹولیں...اس کی تازگی اور حسن پر غور کریں...گہرائی سے غور کریں...کیا آپ کے لئے یہ آسان سی بات ہوگی کہ اسے آگ کی لپٹ جھلسا کر ہڈی کردے...؟

دنیا میں جلا دینے والی نگاہوں سے اپنے چہرے کو بچائے رکھیں تا کہ اللہ تعالی جہنم کی لپٹ سے اس کو محفوظ رکھے...نامحرموں کے سامنے اسے بے پردہ نہ کریں، اس لئے کہ اگر چہرہ اور آنکھوں میں فتنہ نہیں ہے تو اور کہاں فتنہ ہے؟

مکمل شرعی لباس پہن کر آپ کس ثواب کی نیت رکھتی ہیں؟

۱) سمع وطاعت کے ثواب کی امید رکھیں، اللہ تعالی اور اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے اوامر کو تسلیم کرنے اور ان پر راضی رہنے کے ثواب کی امید رکھیں، یعنی ایسی جنت سے سرفراز ہونے کی امید رکھیں جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہوں گی، اللہ تعالی فرماتا ہے:﴿ وَمَن يُطِعِ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ يُدۡخِلۡهُ جَنَّٰتٖ تَجۡرِي مِن تَحۡتِهَا ٱلۡأَنۡهَٰرُ خَٰلِدِينَ فِيهَاۚ وَذَٰلِكَ ٱلۡفَوۡزُ ٱلۡعَظِيمُ ﴿١٣﴾ ﴾ [سورة النساء:13].

ترجمہ: جو اللہ تعالی کی اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی فرمانبرداری کرے گا اسے اللہ تعالی جنتوں میں لے جائے گا جن کے نیچے نہریں بہ رہی ہیں جن میں وہ ہمیشہ رہیں گے اور یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

۲) یہ ایسی عبادت ہے جو اللہ سے قریب کر دیتی ہے اور حدیث قدسی میں اللہ نے جو یہ بشارت دی ہے، اس کی امید رکھیں:(...اگر کوئی مجھ سے قریب ہونے کے لئے ایک بالشت آگے بڑھتا ہے تو اس سے قریب ہونے کے لئے میں ایک ہاتھ آگے بڑھتا ہوں، اور اگر کوئی میری طرف ایک ہاتھ آگے بڑھتا

---

(1) اضواء البیان:(۶/۲۰۰)

ہے تو میں اس کی طرف دو ہاتھ بڑھتا ہوں، اگر کوئی میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر آتا ہوں)[1] ۔

۳) اللہ سبحانہ وتعالی حجاب کو پسند کرتا ہے، آپ یہ امید رکھیں کہ اللہ کی محبت اور خوشنودی سے آپ بہرہ مند ہوں گی اس لئے کہ آپ رب کا پسندیدہ کام کر رہی ہیں... اللہ تعالی حدیث قدسی میں ارشاد فرماتا ہے:(کوئی عبادت مجھ کو اس سے زیادہ پسند نہیں ہے جو میں نے اس پر فرض کی ہے (یعنی فرائض مجھ کو بہت پسند ہیں جیسے نماز، روزہ، حج، زکوۃ) اور میرا بندہ فرض ادا کرنے کے بعد نفل عبادتیں کر کے مجھ سے اتنا نزدیک ہو جاتا ہے کہ میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں، پھر جب میں اس سے محبت کرنے لگ جاتا ہوں تو میں اس کا کان بن جاتا ہوں جس سے وہ سنتا ہے، اس کی آنکھ بن جاتا ہوں جس سے وہ دیکھتا ہے، اس کا ہاتھ بن جاتا ہوں جس سے وہ پکڑتا ہے، اس کا پاؤں بن جاتا ہوں جس سے وہ چلتا ہے اور اگر وہ مجھ سے مانگتا ہے تو میں اسے دیتا ہوں اور وہ کسی دشمن یا شیطان سے میری پناہ مانگتا ہے تو میں اسے محفوظ رکھتا ہوں)[2] ۔

۴) اللہ کی اطاعت پر صبر کا ثواب... اللہ کی نافرمانی سے بچنے پر صبر کا ثواب... قوم کے گندہ ذہن لوگوں کے طعن وتشنیع پر صبر کا ثواب.... موسم کی تپش پر صبر کا ثواب... اگر آپ احتساب اجر رکھیں تو آپ کے لئے پسینے کے وہ قطرے بھی اچھے ہو جائیں گے جو (حجاب لگانے کی وجہ سے) آپ کی پیشانی سے ٹپک کر آپ کے بارونق چہرے پر آپڑتے ہیں، پھر آپ اس سے بالکل ہی زچ نہیں ہوں گی اس لئے کہ آپ کے نزدیک اس کی کوئی وقعت ہی نہیں رہ جائے گی..! کیوں کہ محبت کرنے والا اپنے محبوب کی خوشنودی کے لئے صبر کرتا ہے، اگر آپ اللہ تعالی کے اس فرمان کو اچھی طرح سمجھ لیتی ہیں تو گرمی کی تپش آپ کو حجاب لگانے میں کوتاہی کرنے پر ہرگز مجبور نہیں کر سکتی: ﴿قُلْ نَارُ جَهَنَّمَ أَشَدُّ حَرًّا ۚ لَّوْ كَانُوا يَفْقَهُونَ ﴿٨١﴾﴾ [سورة التوبة: 81].

ترجمہ: کہہ دیجئے کہ دوزخ کی آگ بہت ہی سخت گرم ہے، کاش کہ وہ سمجھتے ہوتے۔

---

(1) امام مسلم نے اسے روایت کرتا ہے

(2) اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے

۵)شرعی حجاب کی نصرت کے ذریعہ سماج میں اسلام کے متبعین کی تعداد بڑھا کر اسلام کی نصرت پر ثواب کی امید رکھیں اور عزت ورفعت اور فوز وفلاح کی اس خوشخبری سے سر فراز ہوں:﴿ وَلَيَنصُرَنَّ ٱللَّهُ مَن يَنصُرُهُۥٓۚ إِنَّ ٱللَّهَ لَقَوِيٌّ عَزِيزٌ ۝٤٠ ﴾ [سورة الحج:40].

ترجمہ: جو اللہ کی مدد کرے گا اللہ بھی ضرور اس کی مدد کرے گا، اللہ تعالی بڑی قوتوں والا اور بڑے غلبہ والا ہے۔

٦)یہ امید رکھیں کہ نیک خواتین کی اتباع اور ان کے نقش قدم پر چلنے کا بھی ثواب آپ کو ملے گا، عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ ایک شخص رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس شخص کے بارے میں آپ کی کیا رائے ہے جو کسی قوم سے محبت کرتا ہے لیکن ان سے مل نہیں پاتا؟ آپ نے فرمایا:(آدمی کا انجام اسی کے ساتھ ہوگا جس سے وہ محبت رکھتا ہے)[1]

٧)پاک دامنی کا ثواب، اس لئے کہ آپ کو یہ حکم ہے کہ اپنی عزت وناموس اور اپنی ذات کی حفاظت کریں، یہ ایک عبادت بھی ہے جس پر آپ کو اجر ملے گا جب کہ حجاب اور پردہ داری سے اس عبادت کی بجا آوری میں آپ کو تعاون حاصل ہوگا۔

٨)سماج کو اس اختلاط سے بچانے کا اجر جس سے بداخلاقی پنپتی اور فحاشی کو ہوا ملتی ہے، اس لئے کہ جب آپ مکمل شرعی حجاب کا التزام کریں گی تو اس سے یہ فائدہ ہوگا کہ پردہ دار خواتین کے ہمراہ آپ اپنے ملک میں فساد وبگاڑ کی آمد کے سامنے مضبوط دیوار بن کر کھڑی رہیں گی، جب کہ اگر باپردہ خواتین کی تعداد کم ہو تو سیلاب ایک قطرہ سے بھی اپنی کارستانی شروع کر سکتا ہے.... آپ حجاب لگائیں اور یہ نیت رکھیں کہ آپ (فحاشی کی بیخ کنی کے لئے) سیلاب کا پہلا قطرہ ہیں۔

٩)بلند اخلاق کو زندہ کرنے اور سماج میں اسے پھیلانے کا ثواب، جس سماج میں تمام خواتین باحجاب رہتی ہوں اس کے اندر عفت وپاکدامنی بدرجہ اتم موجود رہتی ہے، آپ کی پردہ داری اس بلند اخلاق کی تعمیر میں پہلی اینٹ ثابت ہوگی، آپ پوری قوت کے ساتھ اس کا التزام کرتی رہیں، اس لئے کہ آپ کے

---

(1) اسے بخاری نے روایت کیا ہے

گرد و نواح میں (بے پردگی اور عریانیت کا) طوفان بڑی تندی کے ساتھ برپا ہے، اگر آپ کا ایمان مضبوط نہ رہے تو طوفان کا یہ جھکڑ گرد و غبار اور کاغذی اوراق کے ساتھ آپ کا حجاب بھی اڑا لے جائے گا۔

۱۰) آپ یہ بھی پیش نظر رکھیں کہ ((حجاب اور پردہ داری امت مسلمہ کا امتیازی نشان ہے اور اس سے یہود و نصاری وغیرہم کے مخالفت بھی ہوتی ہے))[1] ۔

۱۱) نیکی و بھلائی اور تقوی و پرہیز گاری میں ایک دوسرے کی مدد کرنے کا ثواب، اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿وَتَعَاوَنُوا۟ عَلَى ٱلْبِرِّ وَٱلتَّقْوَىٰ ۖ وَلَا تَعَاوَنُوا۟ عَلَى ٱلْإِثْمِ وَٱلْعُدْوَٰنِ ۚ﴾ [سورة المائدة:2].

ترجمہ: نیکی و بھلائی میں ایک دوسرے کی امداد کرتے رہو اور گناہ اور ظلم و زیادتی میں مدد نہ کرو۔

علاوہ ازیں جب آپ حجاب کا التزام کریں گی تو دیگر باپردہ خواتین کے ساتھ ساتھ آپ بھی اس سلسلے میں مسلم نوجوان کے لئے معاون ثابت ہوں گی کہ وہ اپنی ذات کی حفاظت کرے تاکہ آپ اس کے لئے فتنہ کا باعث نہ بنیں کہ وہ آپ کی وجہ سے دین سے غافل اور دل کی پاکیزگی سے محروم ہو جائے، پھر اخلاقی گراوٹ اسے اپنے شکنجے میں لے لے جس پر آپ بھی گنہگار ہوں، اس لئے کہ خواہی نہ خواہی آپ ہی اس مسلم نوجوان کے بگاڑ اور گمراہی کی وجہ بنیں گی، آپ کے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (تم میں سے کوئی بھی اس وقت تک مسلمان نہیں ہو سکتا جب تک کہ اپنے بھائی کے لئے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لئے پسند کرتا ہے)[2] ۔

مجھے نہیں لگتا کہ آپ یہ پسند کریں گی کہ کوئی آپ کو دین کے معاملے میں فتنہ کا شکار کر دے اور آپ اپنی آخرت گنوا بیٹھیں، لہذا دوسروں کے لئے بھی آپ اسے پسند نہ کریں۔

(حجاب سماج کے لئے امن و آشتی کا ضامن ہے جب کہ بے پردگی سماج کو انارکی کا شکار بنا دیتی ہے)

---

(1) نضرۃ النعیم: ۴

(2) اسے بخاری نے روایت کیا ہے

بے مطلب کی باتیں

آپ کے گھر کا کرایہ کتنا ہے؟

- ....

آپ کے گھر میں کتنے کمرے ہیں؟

- ....

پہلے گھر میں آپ کتنا سال گزاری؟

- ....

سسرال والوں کے ساتھ کتنے سال تک رہی؟

- ....

جوائنٹ فیملی میں کھانا بنانے کی باری کیسے لگتی تھی؟

- ....

آپ کے ساتھ ساس کا برتاؤ تو اچھا ہی رہا ہو گا؟

- ....

آپ کے شوہر کی تنخواہ کیا ہے؟

- ....

کیا آپ امید سے ہیں؟

- ....

تو پھر آپ اتنا کشادہ لباس کیوں پہنی ہیں؟

- ....

کیا آپ کے پاس خادمہ ہے؟

- ....

کیا آپ موبائل رکھتی ہیں؟

- ....

آپ کہ رہی ہیں کہ ہم موبائل نہیں رکھتے !تو یہ ٹیلیفون کیوں ؟

- یہ تو گھریلو ٹیلیفون ہے ، صرف ایک منزل سے دوسری منزل تک کام کرتا ہے۔

عام طور پر مجھے دوسروں کے ساتھ بات کرنا اچھا لگتا ہے ، جب چاہیں میرے گھر تشریف لائیں ، میں آپ سے بہت سی باتیں کروں گی ، میرے پاس مسائل حل کرنے کی بھی صلاحیت ہے ، مجھے اپنی بہن سمجھیں ، جس وقت بھی من کرے چلے آئیں ، دل کھول کر باتیں کریں، ڈریں نہیں۔

- !...!...!

یہ سارے سوالات بے مطلب کی باتوں کا جائزہ لینے کے لئے کئے گئے سروے کی ایک لمبی فہرست کا حصہ ہے ، یہ سروے ایک خاتون اپنے پڑوس میں رہنے والی نئ پڑوسن سے کی ہیں ، جس کے یہاں اس کی یہ پہلی اور آخری زیارت تھی!

میری پیاری بہن...

کچھ چیزیں ایسی ہیں جن کو نہ جاننے سے آپ کے اوپر قیامت نہیں ٹوٹنے جارہی ، اور نہ ان کے جاننے سے آپ کی نیکیوں میں اضافہ ہونے جارہاہے اور نہ ہی اس سے آپ کی شائستگی کا معیار بڑھنے والا ہے ، وہ آپ کے مطلب کی باتیں ہے ہی نہیں ، اور بے مطلب کی باتوں میں الجھنے سے آپ کی زندگی کا اچھاخاصہ حصہ یوں ہی بکھر کر رہ جائے گا۔

پیش کردہ گفتگو اس کی ایک ادنی سی مثال ہے ، ورنہ بلا ضرورت کے دوسروں کے خصوصی معاملات میں دخل اندازی کرنے کی مثالیں بھری پڑی ہیں ، مثال کے طور بھولا بننے والی عورتوں کے ان بھولے سوالات پر غور کریں:

-کنواری لڑکی سے: آپ نے اب تک شادی کیوں نہیں کی ؟

-شادی شدہ خاتون سے: آپ ماں کیوں نہیں بن سکی ؟

-بچہ دار خاتون سے: آپ ولادت سے رک کیوں نہیں جاتی ؟ جتنی اولاد ہے وہی بہت بابرکت ہیں۔

-طلاق شدہ خاتون سے: آپ کی طلاق کے کیا اسباب تھے؟ آپ کی وجہ سے ہوئی یا وہ وجہ تھے ؟

-سوکن والی خاتون سے: اللہ ہی خیر کرے آپ کے خاوند کا، ان کے پاس چاند سی بیوی موجود تھی پھر بھی دوسری شادی کئے بنا سکون نہیں ملا؟ خدارا مجھے بتائیں تو کیوں انہوں نے دوسری شادی کی...؟ آخر کیا کمی رہ گئی تھی؟

پریشانی کی بات یہ ہے کہ اس طرح کی بے مطلب باتیں کرنے والی خواتین لایعنی معالات میں مداخلت تو کرتی ہی ہیں، اس پر مستزاد یہ کہ انہیں لگتا ہے کہ انہیں سوال کرنے اور تفصیل کے ساتھ مکمل جواب پانے کا پورا حق حاصل ہے، اس کا اندازہ آپ ان کے سوالات کی جرات اور جواب جاننے کی ضد اور اصرار سے بخوبی لگا سکتی ہیں، وہ اشارے سے یہ بات نہیں سمجھ پاتی یا سمجھنا نہیں چاہتی کہ آپ اپنے شخصی اسرار اپنی ذات تک ہی محفوظ رکھنا چاہتی ہیں، غالبا اس قسم کے لوگوں کا منہ بند کرنے کے لئے انہیں کھل کر یہ بتانا پڑتا ہے کہ یہ خصوصی معاملات ہیں جن کے بارے میں آپ بات کرنا نہیں چاہتی، ورنہ وہ آپ کا گھر ادھیڑ کر رکھ دیں گے....! بلکہ بیخ وبن سے اکھاڑ پھینکیں گے...!

اگر اس طرح کا کوئی بھی فرد آپ کے خصوصی معاملات میں دخل اندازی کرتا ہے جس سے آپ کو کڑھن اور اذیت محسوس ہوتی ہے تو سمجھ لیں کہ لوگ ایسے ہی ہیں....

ایسے لوگوں کی بے مطلبی باتوں کو نظر انداز کریں تاکہ آپ کے تعلقات بھی خراب نہ ہوں اور نہ آپ کا بہت سارا وقت ضائع ہو، بلکہ یہ امید رکھیں کہ:

ا) آپ کے اسلام میں حسن آئے گا، اس لئے کہ ہر مسلمان اچھے برتاؤ کا حامل نہیں ہوتا، کچھ لوگ اچھے ہوتے ہیں تو کچھ برے بھی ہوتے ہیں، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:(انسان کے اسلام کی خوبی یہ ہے کہ وہ ان باتوں کو چھوڑ دے جن سے اس کا تعلق نہیں)[1] ۔

---

(1) اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے

۲)غیبت سے باز رہنے پر جو ثواب مرتب ہوتا ہے ، اس کی امید رکھیں ، اس لئے کہ جو بے مطلب کی باتیں کرتا ہے بیشتر اوقات وہ غیبت کا شکار ہو ہی جاتا ہے ، اگر آپ نیت رکھیں تو اسے چھوڑنے پر بھی آپ اجر وثواب سے فیض یاب ہوسکتی ہیں۔

۳)سوالات کی بوچھار اور بچوں کی طرح لایعنی معاملات میں دخل اندازی کر کے مسلمانوں کو زچ کرنے اور انہیں اذیت پہنچانے سے آپ اجتناب کرتی ہیں اور اس پر اللہ سے ثواب کی امید رکھیں ، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا:(...اے وہ لوگو!جو اپنی زبان سے ایمان لائے ہو لیکن حال یہ ہے کہ ایمان ان کے دل میں داخل نہیں ہوا ہے ، مسلمانوں کی غیبت نہ کرو اور ان کے عیوب کے پیچھے نہ پڑو ، اس لئے کہ جو ان کے عیوب کے پیچھے پڑے گا ، اللہ اس کے عیب کے پیچھے پڑے گا ، اور اللہ جس کے عیب کے پیچھے پڑے گا ، اسے اس کے گھر میں ہی رسوا کر دے گا)[1] ۔

۴)یہ امید رکھیں کہ آپ ان لوگوں میں سے ہیں جنہوں نے اللہ اور یوم آخرت پر ایمان لایا ، اللہ کے رسول ارشاد فرماتے ہیں:(جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو وہ بہتر بات کہے یا خاموش رہے)[2] ۔

عمر بن عبد العزیز رحمہ اللہ کا قول ہے کہ:

(جسے یہ یقین ہو جائے کہ اس کی بات کا شمار بھی اس کے عمل میں ہوتا ہے تو وہ بے مطلب کی بات کرنا ہی چھوڑ دے گا)

(1) اسے امام ابو داؤد نے روایت کیا ہے اور امام البانی نے صحیح قرار دیا ہے

(2) اسے امام بخاری نے روایت کیا ہے

آپ حسن اخلاق پر
کس ثواب کی امید رکھتی ہیں؟

لوگوں سے چلتے پھرتے مل کر ان کے اخلاق کا سہی اندازہ نہیں لگایا جاسکتا، بلکہ اس کے لئے ایک ساتھ کچھ وقت گزارنا ضروری ہے تاکہ کان کی حقیقت معلوم ہوسکے کہ اس کے اندر سونے کی چمک ہے یالوہے کا زنگ...!

اپنے سے بڑے یاہم رتبہ انسان کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آنا کوئی خوبی کی بات نہیں ہے، یہ خوبی توسارے لوگ اپنالیتے ہیں...

اصلی اور بڑی خوبی تو یہ ہے کہ آپ ان کے ساتھ خوش اخلاقی کا مظاہرہ کریں جو آپ سے کمتر ہیں، یاجو آپ کے ساتھ بدسلوکی سے پیش آتے ہیں!

حسن اخلاق کے معانی یہ ہیں کہ:((آدمی اپنے حقوق کے معاملے میں نرم خو ہو، کسی سے اپنے حقوق نہ طلب کرے، دوسرے کے حقوق بجالانے میں کوئی کوتاہی نہ کرے، اگر بیمار پڑے تو کوئی اس کی تیار داری کو نہ آئے، سفر سے لوٹے تو کوئی استقبال کرنے والا نہ ہو، سلام کرے تو جواب نہ ملے، مہمان بنے تو ضیافت نہ کی جائے، سفارش کرے تو قبول نہ ہو، احسان کرے تو اس کا شکر نہ ادا کیا جائے، بولے تو اس کی سنی نہ جائے،....اسی طرح کی دیگر خوبیاں جیسے یہ کہ غصہ نہ کرے، بدلا نہ لیتا ہو، بہ روپیانہ ہو بلکہ ایک ہی حال پر مستقر رہے، اگر اس کے ساتھ اس طرح کی بدسلوکیاں کی جائیں تو بھلائی اور پرہیزگاری کے تقاضوں کے مطابق بہتر اور افضل طریقے سے اس کا جواب دیتا ہو، جب اس کا مسلمان بھائی بیمار ہو جائے تو اس کی عیادت کرتا ہو، اگر اس کے پاس کسی کی سفارش کی جائے تو اس کو قبول کرتا ہو، اگر اس سے کوئی حاجت طلب کی جائے تو پوری کرتا ہو، اسے اس کی بالکل پرواہ نہیں ہوتی ہو کہ جس کے ساتھ وہ اتنی خوش اخلاقی سے پیش آرہا ہے اس کا رویہ اس کے ساتھ کیسا رہا ہے، بلکہ خوش اخلاقی سے پیش آنا ہی اس کا مطمح نظر رہتا ہو))[1] ۔

---

(1) قزوینی کی کتاب مختصر شعب الایمان:(۱۱٦۰۱۱۷)

مختصر لفظوں میں حسن اخلاق کی تعریف یہ ہے کہ:((قول و فعل ہر طریقے سے بھلائی کی جائے، اور گفتار و کردار کے ذریعہ لوگوں کو دکھ تکلیف سے محفوظ رکھا جائے))[1] ۔

یہ سچی ہے کہ دوسروں کے اخلاق سے واقف ہونے کے لئے اچھا خاصہ وقت درکار ہوتا ہے، تاہم کبھی کبھی بہت جلد ہی کسی کے حسن اخلاق کا اندازہ ہو جاتا ہے...مثال کے طور پر کسی سن رسیدہ خاتون سے بات کرنے کے انداز سے...خادمہ کے ساتھ اس کے طریقہ برتاؤ سے....جو شخص اس کے ساتھ بد سلوکی کرے یا اس کے حق میں کوئی کوتاہی کر دے، اس کے ساتھ معاملہ کرتے ہوئے، جب کوئی پوچھنے اور دیکھنے والا نہ ہو اور اسے کسی کی عزت سے کھلواڑ کرنے کا بڑا مناسب موقع ملے، بلکہ بعض اوقات اس کے ارد گرد رہنے والے لوگ خوب اکسائیں بھی پھر بھی وہ کسی مسلمان مرد یا خاتون کو ادنی سی تکلیف پہنچانے سے بھی باز رہے، بلکہ چوں تک نہیں کہے...!ایسی خاتون زبان حال سے کہ رہی ہوتی ہے کہ میں لوگوں کے ساتھ اپنے اخلاق کے ساتھ ہی پیش آؤں گی، میں اپنے رب کی نظر میں اپنا مقام نہیں گرا سکتی کہ میں ان کے ساتھ انہی کے جیسے اخلاق سے پیش آؤں۔

ایسی خاتون ہر طرح کی نیکیاں اپنے دامن میں سمیٹ لیتی ہیں... نیکیوں کی دوڑ میں بہت سوں کو پیچھے چھوڑ کر بہت آگے نکل جاتی ہیں.... قیل و قال، صبح و شام کی دسیسہ کاریوں اور دوسروں کے تئیں کینہ کپٹ دل میں رکھنے سے دور ہی رہتی ہیں..!

اس سے ان کا دل پر سکون رہتا ہے...ان کی نیکیاں محفوظ رہتی ہیں، عبادت کے لئے زیادہ انہماک رہتا ہے، اپنے رب کی اطاعت میں مشغول رہتی ہیں، معمولی چیزوں میں ضائع کرنے کے لئے ان کے پاس فضول وقت نہیں ہوتا، بلکہ انہیں بھاری قیمت پر بھی وقت کہیں مل جاتا تو وہ اسے خریدنے کے لئے تیار رہتی...!

قصہ مختصر یہ کہ حسن اخلاق نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اس حدیث کا آئینہ دار ہے:(حسن اخلاق تمام نیکیوں کا سنگم ہے)

یہ ایک زمینی حقیقت ہے نہ کہ خیالی تصور، آپ بھی ایسی ہی کیوں نہیں ہو جاتی؟

---

(1) نضرۃ النعیم:۵/۱۵۷۲

یہ آپ کے لئے بھی آسان ہو سکتا ہے... جانتی ہیں کب؟ جب آپ یہ امید رکھیں گی کہ:

۱) آپ کا حسن اخلاق سب سے پہلے خود آپ کی ذات کے لئے بھلائی کا پیش خیمہ ہے، اس کے بعد مسلمانوں کی باری آتی ہے، آپ دیگر مسلمانوں کے ساتھ اپنی ذات کو بھی اذیت سے محفوظ رکھتی ہیں، ان کے ساتھ ساتھ اپنے لئے بھی بھلائی کرتی ہیں، آپ اس احسان پر ثواب کی امید رکھیں جو خشیت الٰہی سے پیدا ہوتا ہے اور جس سے اللہ کی خاص معیت حاصل ہوتی ہے، اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ إِنَّ ٱللَّهَ مَعَ ٱلَّذِينَ ٱتَّقَواْ وَّٱلَّذِينَ هُم مُّحۡسِنُونَ ﴿١٢٨﴾﴾ [سورة النحل:128].

ترجمہ: یقین مانو کہ اللہ تعالی پرہیز گاروں اور نیک کاروں کے ساتھ ہے۔

کیا آپ جانتی ہیں کہ اللہ کی خاص معیت حاصل ہونے کا کیا مطلب ہے؟

یہ ایک ایسی معیت ہے جو ہمارے رب کی عظمت وجلال کے شایان شان ہے، یہ اللہ کی مدد... نصرت... رہنمائی... اور ثابت قدمی سے عبارت ہے.... رب کی معیت مل جائے تو سمجھیں کہ آپ بڑی کامرانی سے ہمکنار ہو گئیں..!

اگر آپ رب کی معیت محسوس کر رہی ہیں تو اس کی حفاظت کیجئے تا کہ کبھی اس سے محرومی نہ ہو۔

۲) اللہ اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت پر ثواب کی امید رکھیں، اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ٱدۡفَعۡ بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ ٱلسَّيِّئَةَۚ نَحۡنُ أَعۡلَمُ بِمَا يَصِفُونَ ﴿٩٦﴾﴾ [سورة المؤمنون:96].

ترجمہ: برائی کو اس طریقے سے دور کریں جو سراسر بھلائی والا ہو، جو کچھ بیان کرتے ہیں ہم بخوبی واقف ہیں۔

نیز اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: (لوگوں کے ساتھ حسن اخلاق سے پیش آئیں)[1]۔

۳) عظیم اجر وثواب سے بہرہ مند ہونے کے لئے اپنے اخلاق کے ذریعہ لوگوں کے مابین صلح کرائیں...

اللہ فرماتا ہے: ﴿ وَلَا تَسۡتَوِي ٱلۡحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّئَةُۚ ٱدۡفَعۡ بِٱلَّتِي هِيَ أَحۡسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِي بَيۡنَكَ وَبَيۡنَهُۥ عَدَٰوَةٞ كَأَنَّهُۥ وَلِيٌّ حَمِيمٞ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُواْ وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٖ ﴿٣٥﴾ ﴾ [سورة فصلت:34-35].

---

(1) اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور البانی نے حسن قرار دیا ہے

ترجمہ: نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی, برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔اور یہ بات انہی کو نصیب ہوتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیبے والوں کے کوئی نہیں پا سکتا۔

اخلاق حسنہ سے آراستہ خاتون ہی برائی کو بھلائی سے دفع کر سکتی ہیں, لوگوں کے باہمی میل ملاپ اور صلح وآشتی کی خاطر بدسلوکی اور ایذاء رسانی پر صبر کر سکتی ہیں, در اصل ایسی ہی خاتون حسن اخلاق, اعلی کردار اور عظیم اجر سے بہرہ مند ہوتی ہیں۔

۴) یہ امید رکھیں کہ آپ کو ایمان کامل نصیب ہو گا, اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے :(مومنوں میں سب سے کامل ایمان اس کا ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہوں, اور تم میں سب سے بہتر وہ لوگ ہیں جو اپنی عورتوں کے لئے سب سے بہتر ہوں)[1] ۔نیک کار لوگ ایمان کامل حاصل کرنے کے لئے آپس میں منافست کرتے ہیں, آپ اپنے اخلاق کے ذریعہ ان سے آگے بڑھنے کی کوشش کیجئے۔

۵) کیا تمہارا یہ خواب اب تک ادھورا ہے کہ تمہارے پاس ایک خوبصورت گھر ہو؟....دھیان سے سننا .... کیا تم ایسے گھر کی مالک بننا چاہتی ہو جو اتنا عالیشان ہے کہ کبھی تمہارے خیال میں بھی نہ آیا ہو؟....وہ جنت کا گھر ہے!....جنت کا بالائی گھر!

اپنے اخلاق کو سنوارو اور یہ امید رکھو کہ اللہ کے اذن سے تمہیں یہ مل کر رہے گا...ہمارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:(میں اس شخص کے لئے جنت کے اندر ایک گھر کا ضامن ہوں جو لڑائی جھگڑا ترک کردے, اگرچہ وہ حق پر ہو, اور جنت کے بیچوں بیچ ایک گھر کا اس شخص کے لئے جو جھوٹ بولنا چھوڑدے اگرچہ وہ ہنسی مذاق ہی میں ہو, اور جنت کی بلندی میں ایک گھر کا اس شخص کے لئے جو خوش خلق ہو)[2] ۔

---

(1) اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

(2) اسے امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور البانی نے حسن قرار دیا ہے

٦)اگر تہجد کی پابندی اور روزے کا اہتمام کرنے سے آپ عاجز ہوں تو ان دونوں نیکیوں کا مرتبہ حاصل کرنے کے لئے اپنے اخلاق کو بہتر بنانے میں کوئی کوتاہی نہ کریں, کیا آپ ایسا نہیں کر سکتی ؟... اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: (مومن اپنی خوش اخلاقی سے روزے دار اور تہجد گزار کا درجہ پالیتاہے)[1] ۔

٧)یہ امید رکھیں کہ آپ کو اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی محبت حاصل ہوگی, اور قیامت کے دن پیارے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بالکل قریب بیٹھنے کا شرف حاصل ہوگا, اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:(میرے نزدیک تم میں سے (دنیا میں) سب سے زیادہ محبوب اور قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب بیٹھنے والے وہ لوگ ہوں گے جو تم میں بہترین اخلاق والے ہیں)[2] ۔

٨)یہ بھی امید رکھیں کہ آپ کی خوش اخلاقی اذن الہی سے آپ کے لئے دخول جنت کا سبب بنے گی, (نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا گیا: کون سے کام لوگوں کو زیادہ تر جنت میں داخل کریں گے ؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: تقوی-اللہ کا خوف-اور حسن خلق, اور پوچھا گیا: کون سے کام زیادہ تر آدمی کو جہنم میں لے جائیں گے ؟ آپ نے فرمایا: دو کھلی چیزیں: منہ اور شرمگاہ)[3] ۔

٩)یہ امید رکھیں کہ اس دن آپ کا میزانِ عمل بھاری ہوگا جس دن دوسرے بہت سے میزان ہلکے ہوں گے, اللہ کے رسول کا صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے:(قیامت کے دن مومن کے میزان میں اخلاق حسنہ سے بھاری کوئی چیز نہیں ہوگی اور اللہ تعالی بے حیاء, بدزبان سے نفرت کرتا ہے)[4] ۔

---

(1) اسے امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور البانی نے صحیح قرار دیا ہے

(2) اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور البانی نے حسن کہا ہے

(3) اسے ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور البانی نے حسن قرار دیا ہے

(4) اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے

اے وہ خوش بخت کہ جس کے سارے اوصاف اچھے ہیں!

آپ نے بہت بہتر کیا اور اپنے رب اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی... آپ نے بہت سے اجر اپنے دامن عمل میں سمیٹ لئے... آپ کو روزہ دار اور تہجد گزار کا درجہ نصیب ہو گیا.... اور اس دن کے لئے اپنا میزان وزنی کر لی جس دن میزان نصب کئے جائیں گے .... ہمارے لئے آپ نے کیا چھوڑا... ؟ ساری نیکیاں تو آپ ہی بٹور لے گئیں!

کسی بلیغ نے کیا خوب کہا ہے کہ:

(خوش اخلاق آدمی اپنی ذات میں راحت محسوس کرتا ہے اور لوگ بھی اس سے مامون رہتے ہیں.... جبکہ بد خلق انسان لوگوں کے لئے مصیبت کی وجہ تو ہوتا ہی ہے، وہ خود اپنے آپ میں بھی کلفت محسوس کرتا ہے)۔

لوگوں کو درگزر کرکے

آپ کس ثواب کی امید رکھتی ہیں؟

امام شافعی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

قالوا سكت وقدخوصمت قلت لهم — إن الجواب لباب الشر مفتاح

فالعفو عن جاهل أو أحمق أدب — نعم وفيه لصون العرض إصلاح

إن الأسود لتخشى وهي صامتة — والكلب يخسى ويرمى وهو نباح

ترجمہ: لوگوں نے مجھ سے کہا کہ کوئی تم سے جھگڑا بھی کرتا ہے تو تم خاموش رہتے ہو، میں نے کہا کہ جواب دینے سے برائی کا دروازہ کھل جاتا ہے۔

عزت نفس کی حفاظت اور ادب کا تقاضہ یہی ہے کہ جاہل اور احمق انسان کو نظر در گزر کر دیا جائے۔

شیر جب خاموش رہتا ہے تو بھی اس سے لوگ ڈرتے ہیں جب کہ کتا بھونکتا رہتا ہے پھر بھی اسے مار اور ذلت پڑتی رہتی ہے۔

زندگی کے سفر میں بعض اوقات آپ کو بار بار بدسلوکی کا سامنا کرنا پڑتا ہے، کبھی زبان کا نشتر آپ پر چلتا ہے تو کبھی بدنگاہی کے شرارے آپ پر چھوڑے جاتے ہیں... کبھی اہل وعیال کے تعلق سے اذیت دی جاتی ہے.... کبھی عزت نفس پر حملہ ہوتا ہے...بلکہ آپ کے دین پر بھی یلغار کیا جاتا ہے!

کچھ لوگوں کی پریشانی یہ ہے کہ وہ پوری جہالت ونادانی کے ساتھ اپنی خواہش نفس کے مطابق لوگوں کو عقیدے کے نام پر الگ الگ ٹولیوں میں تقسیم کرتے رہتے ہیں..!

آپ کو کس نے اذیت دی؟ یہودی نے؟ نصرانی نے؟ افسوس کہ وہ تو فلاں (.....) فرقے سے ہے!

اگر یہ نشتر کسی ایسے انسان کی طرف سے چلے جس کے بارے میں آپ خیر اندیش تھیں تو گھاؤ سمندر کی گہرائی لے لیتا ہے۔

آپ کا زخم گہرا ہو جاتا اور خونی فوارے رسنے لگتے ہیں... خون کا بہاؤ روکنے کے لئے آپ کو کچھ نہ کچھ تو کرنا چاہئے... شروع کرنے کے لئے آپ اپنے گردوپیش کا جائزہ لیں.... آپ کو ایسے لوگ بھی

ملیں گے جو آپ کو ظلم وزیادتی اور اینٹ کا جواب پتھر سے دینے پر برانگیختہ کریں گے ، اس وقت آپ کو طاقت وقدرت بھی محسوس ہو گی اس لئے کہ آپ حق پر ہوں گی ... لیکن ... ذرا یہ بھی یاد کریں کہ اللہ تعالی آپ پر کتنی قدرت رکھتا ہے ... پھر بڑے اجر وثواب کی امید سے عفو ودر گزر کی اہمیت بھی آپ کی نظر میں بڑھ جائے گی ... آپ کی زبان پر یہ کلمات ورد کرنے لگیں گے ((إنا لله وإنا إليه راجعون ، اللهم أجرني في مصيبتي واخلف لي خيرا منها))، آپ کے ہاتھ دعاء کے لئے اس ذات کے سامنے اٹھ جائیں گے جو بڑا باریک بیں اور بڑا باخبر ہے، جو بہت قریب بھی ہے اور بہت زیادہ سننے والا بھی ہے، آپ دعا کریں گی کہ اللہ آپ کے غم کو دور کر دے، جس نے آپ پر ظلم کیا ہے اسے معاف فرمادے، اور اسے بھی در گزر کر دے جس نے استطاعت کے باوجود آپ کی مدد کرنے سے پلو جھاڑ لئے ، اور آپ اللہ کو گواہ بنا کر صرف اسی کی رضا کی خاطر تمام لوگوں کی معافی کا اعلان کر دیں گی۔

اے نازنیں صفت...

اس دنیا میں آپ اکیلی نہیں جی رہی، بلکہ آپ کے ارد گرد لوگوں کا ایک ہالہ ہے جس سے وہ پورا سماج وجود پزیر ہوتا ہے جس میں آپ زندگی گزار رہی ہیں، بے شک ایک ساتھ اٹھنے بیٹھنے سے کچھ رسہ کشی جنم لے لیتی ہیں، فکر و نظر میں ہو.... اخلاق و کردار میں ہو.... طبیعت مزاج میں ہو یا عادت واطوار میں... یا اس کی وجہ آپ کی یا فریق ثانی کی غلط فہمی ہو.... یا ایسا اس لئے بھی ہو سکتا ہے کہ آپ کے نہ چاہتے ہوئے بھی آپ کو ایسی جگہ رکھ دیا گیا ہو جہاں آپ رہنا پسند نہیں کرتی.... یہ سب روایتی چیزیں ہیں... میں دوبارہ کہوں گی کہ روایتی چیزیں ہیں، جنہیں انسانی سماج ہمارے اوپر مسلط کرتا ہے، آپ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد سے بخوبی واقف ہیں کہ: (شیطان انسان کی رگوں میں خون کی طرح دوڑتا ہے)[1] ۔

ایسے میں یہ ضروری ہو جاتا ہے کہ آپ خود کو ان حالات سے نمٹنے اور انہیں برداشت کرنے کر قابل بنائیں ...ہاں آپ انہیں برداشت کریں ، دین الہی کی تعلیمات کے مطابق اپنے جذبات پر قابو

---

(1) صحیح بخاری

رکھنے کی صلاحیت پیدا کریں، پھر جذبات کو عفو و در گزر کا تاج پہنائیں.... عفو و در گزر کا.... صرف عفو و در گزار کا۔

اے پاک طینت خاتون! آپ ایسا ہی کریں گی کیوں کہ ایمان کی روشنی پوری تابانی کے ساتھ آپ کے دل کو روشن کر دے گی۔

یاد رکھیں کہ آپ اس وقت تک حقیقی طور پر کسی کو در گزر اور معاف نہیں کر سکتی جب تک کہ آپ کے اندر یہ احتساب (نیت، امید اور احساس) نہ پیدا ہو جائے:

١) آپ پوری زندگی اللہ سے مغفرت کی دعا کرتی رہی... آپ کو بھی یہ موقع ملا ہے کہ کسی کو معاف کریں، اس موقع کو نہ ٹھکرائیں..!

اللہ تعالی فرماتا ہے: ﴿وَلْيَعْفُوا وَلْيَصْفَحُوا ۗ أَلَا تُحِبُّونَ أَن يَغْفِرَ اللَّهُ لَكُمْ ۗ وَاللَّهُ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ﴿٢٢﴾﴾ [سورة النور:22]. ترجمہ: بلکہ معاف کر دینا اور در گزر کر لینا چاہیئے، کیا تم نہیں چاہتے کہ اللہ تعالی تمہارے قصور معاف فرما دے؟ اللہ قصوروں کو معاف فرمانے والا مہربان ہے۔

میری بہن آپ اسی امید پر معاف کر دیا کریں کہ اللہ معاف کرنے والا مہربان آپ کو اپنی بخشش سے نوازے گا۔

٢) یہ صرف اللہ کی خوشنودی کے لئے کریں .... اپنے سب سے اولین دشمن شیطان کو زیر کریں... اس لئے کہ اگر آپ بد سلوکی کرنے والے کو در گزر کرتی ہیں تو اس پر جو اجر و ثواب مرتب ہوتے ہیں اس کی وجہ سے شیطان کو نہایت تکلیف ہوتی ہے، اللہ فرماتا ہے: ﴿فَمَنْ عَفَا وَأَصْلَحَ فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ إِنَّهُ لَا يُحِبُّ الظَّالِمِينَ ﴿٤٠﴾﴾ [سورة الشورى:40].

ترجمہ: اور جو معاف کر دے اور اصلاح کر لے اس کا اجر اللہ کے ذمے ہے، (فی الواقع) اللہ تعالی ظالموں سے محبت نہیں کرتا۔

اے الٰہی...!

کیا آپ ﴿فَأَجْرُهُ عَلَى اللَّهِ ۚ﴾ کے اندر جو گہرائی ہے اس سے واقف ہیں؟

آپ کا اجر نہ کسی وزیر... نہ امیر... اور نہ کسی ہر دلعزیز بادشاہ کی طرف سے ملے گا!

بلکہ بادشاہوں کے بادشاہ رب سبحانہ کی طرف سے آپ کو اجر سے نوازا جائے گا.... آپ اس سے بہتر کیا چاہتی ہیں..؟

اللہ نے آپ کے اجر و ثواب کو اپنے ذمے رکھا ہے اور رب سبحانہ نے خود اس کی ضمانت لی ہے۔

۳) عفو و درگزر ایک ایسا راستہ ہے جو آپ کو "بڑے نصیب" والا بنا دیتا ہے۔

اللہ فرماتا ہے: ﴿وَلَا تَسْتَوِي ٱلْحَسَنَةُ وَلَا ٱلسَّيِّئَةُ ۚ ٱدْفَعْ بِٱلَّتِي هِيَ أَحْسَنُ فَإِذَا ٱلَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُۥ عَدَٰوَةٌ كَأَنَّهُۥ وَلِيٌّ حَمِيمٌ ﴿٣٤﴾ وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟ وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ ﴿٣٥﴾﴾ [سورة فصلت:34-35].

ترجمہ: نیکی اور بدی برابر نہیں ہوتی، برائی کو بھلائی سے دفع کرو پھر وہی جس کے اور تمہارے درمیان دشمنی ہے ایسا ہو جائے گا جیسے دلی دوست۔ اور یہ بات انہیں کو نصیب ہو سکتی ہے جو صبر کریں اور اسے سوائے بڑے نصیب والوں کے کوئی نہیں پا سکتا۔

((یعنی کہ: جب کسی بدسلوکی کرنے والے کی طرف سے آپ کو کسی برائی کا سامنا ہو تو آپ اسے جس قدر ممکن ہو بھلائی کے ساتھ دفع کریں، مثال کے طور پر بدسلوکی کا بدلہ حسن سلوک سے دیں، گناہ کو عفو و درگزر سے ٹالیں، غصہ کو صبر سے دفع کریں، بکواس اور ہفوات پر کان نہ دھریں اور ناپسندیدہ چیزوں پر تحمل سے کام لیں۔

مجاہد اور عطا کا قول ہے کہ: "بالتى هى أحسن" سے مراد یہ ہے کہ: جب دشمن سے ملاقات ہو تو سلام سے اس کا سامنا کرے، ایک قول یہ بھی ہے کہ: ملاقات کے وقت مصافحہ کرے۔ ﴿فَإِذَا ٱلَّذِي بَيْنَكَ وَبَيْنَهُۥ عَدَٰوَةٌ كَأَنَّهُۥ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾ بھلائی سے دفع کرنے کا یہی فائدہ ہے، جس کا مطلب یہ ہے کہ: جب آپ اس طرح برائی کو دفع کریں گے تو دشمن بھی آپ کا دوست بن جائے گا۔

﴿وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ٱلَّذِينَ صَبَرُوا۟﴾ کے بارے میں زجاج کہتے ہیں کہ: یہ کام اور یہ حالت - یعنی برائی کو بھلائی سے دفع کرنا - انہیں کو حاصل ہو سکتی ہے جو غصہ گھونٹ کر اور ناپسندیدہ چیز کو

برداشت کر کے صبر کا مظاہرہ کرتے ہیں۔﴿وَمَا يُلَقَّىٰهَآ إِلَّا ذُو حَظٍّ عَظِيمٍ﴾ سے مراد یہ ہے کہ اجر وثواب کے بڑے نصیب والے ہی اسے حاصل کر پاتے ہیں, قتادہ کہتے ہیں کہ: حظ عظیم سے مراد جنت ہے))[1] ۔

۴)اللہ سبحانہ کی اقتداء پر ثواب کی امید رکھیں اس لئے کہ((عفو ودر گزر اللہ کی صفات میں سے ہے, اللہ ہی گناہوں کو معاف کرتا ہے, بندہ کے بس میں اتنا ہے کہ وہ اپنے اوپر ظلم کرنے والے ہر شخص کو در گزر کر دے, بلکہ اس کے ساتھ حسن سلوک روا رکھے جیسا کہ وہ اللہ کو دیکھتا ہے کہ اللہ تعالی اپنے گناہگار بندوں کی فوری گرفت کرنے کے بجائے ان کے اوپر دنیا میں اپنے احسانات کا سلسلہ جاری رکھتا ہے))۔[2]

اللہ تعالی کا ارشاد ہے:﴿إِن تُبْدُواْ خَيْرًا أَوْ تُخْفُوهُ أَوْ تَعْفُواْ عَن سُوٓءٍ فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا قَدِيرًا ﴿١٤٩﴾﴾ [سورة النساء:149].

ترجمہ: اگر تم کسی نیکی کو علانیہ کرو یا پوشیدہ, یا کسی برائی سے در گزر کرو, پس یقینا اللہ تعالی پوری معافی کرنے والا اور پوری قدرت والا ہے۔

﴿فَإِنَّ ٱللَّهَ كَانَ عَفُوًّا﴾ یعنی اپنے بندوں کی پوری معافی کرنے والا ہے, ﴿قَدِيرًا﴾ یعنی ان کے گناہوں پر ان سے انتقام لینے کی پوری قدرت رکھتا ہے, اس لئے اپنے رب سبحانہ کی اقتداء کریں کیوں کہ وہ قدرت کے باوجود معاف کر دیتا ہے))[3]۔

۵)نبی صلی اللہ علیہ وسلم اور تمام انبیاء علیہم السلام کی اقتداء پر ثواب کی امید رکھیں کہ سبھوں نے ظالموں کو در گزر کیا اور قدرت رکھنے کے باوجود بد سلوکی کرنے والوں کو معاف کر دیا....یہ انسانوں میں سب سے اچھے انسان تھے اس کے باوجود رضائے الہی کی خاطر انتقام لینے سے باز رہے...!ان کے سامنے

---

(1) فتح القدیر:۴

(2) غزالی کی کتاب المقصد الأسنی

(3) فتح القدیر:۱

بھلا ہماری کیا حیثیت ہے کہ ہم در گزر کرنے میں اپنی کسر شان سمجھیں اور اسے اپنے حق میں ذلت اور کمزوری شمار کریں....؟ ہاں یہ سہی ہے کہ ایسا اسی وقت روا رکھا جائے گا جب در گزر اور معافی درست جگہ پر کی جائے۔

٦) مسلمانوں کو معاف کرکے آپ یہ امید رکھیں کہ آپ ان میں سے ہیں جو برائی کو اچھائی سے دفع کرتے ہیں تاکہ آپ بھی ہمیشہ رہنے والے باغات (جنت) سے سرفراز ہو سکیں، اللہ فرماتا ہے:

﴿وَٱلَّذِينَ يَصِلُونَ مَآ أَمَرَ ٱللَّهُ بِهِۦٓ أَن يُوصَلَ وَيَخۡشَوۡنَ رَبَّهُمۡ وَيَخَافُونَ سُوٓءَ ٱلۡحِسَابِ ﴿٢١﴾ وَٱلَّذِينَ صَبَرُواْ ٱبۡتِغَآءَ وَجۡهِ رَبِّهِمۡ وَأَقَامُواْ ٱلصَّلَوٰةَ وَأَنفَقُواْ مِمَّا رَزَقۡنَٰهُمۡ سِرّٗا وَعَلَانِيَةٗ وَيَدۡرَءُونَ بِٱلۡحَسَنَةِ ٱلسَّيِّئَةَ أُوْلَٰٓئِكَ لَهُمۡ عُقۡبَى ٱلدَّارِ ﴿٢٢﴾ جَنَّٰتُ عَدۡنٖ يَدۡخُلُونَهَا وَمَن صَلَحَ مِنۡ ءَابَآئِهِمۡ وَأَزۡوَٰجِهِمۡ وَذُرِّيَّٰتِهِمۡۖ وَٱلۡمَلَٰٓئِكَةُ يَدۡخُلُونَ عَلَيۡهِم مِّن كُلِّ بَابٖ ﴿٢٣﴾ سَلَٰمٌ عَلَيۡكُم بِمَا صَبَرۡتُمۡۚ فَنِعۡمَ عُقۡبَى ٱلدَّارِ ﴿٢٤﴾﴾ [سورة الرعد: 21-24].

ترجمہ: اور اللہ نے جن چیزوں کے جوڑنے کا حکم دیا ہے وہ اسے جوڑتے ہیں اور وہ اپنے پروردگار سے ڈرتے ہیں اور حساب کی سختی کا اندیشہ رکھتے ہیں۔ اور وہ اپنے رب کی رضامندی کی طلب کے لئے صبر کرتے ہیں اور نمازوں کو برابر قائم رکھتے ہیں اور جو کچھ ہم نے انہیں دے رکھا ہے اسے چھپے کھلے خرچ کرتے ہیں اور برائی کو بھی بھلائی سے ٹالتے ہیں، ان ہی کے لئے عاقبت کا گھر ہے۔ ہمیشہ رہنے کے باغات جہاں یہ خود جائیں گے اور ان کے باپ دادوں اور بیویوں اور اولادوں میں سے بھی جو نیکوکار ہوں گے، ان کے پاس فرشتے ہر ہر دروازے سے آئیں گے۔ کہیں گے کہ تم پر سلامتی ہو، صبر کے بدلے، کیا ہی اچھا بدلہ ہے اس دار آخرت کا۔

﴿أُوْلَٰٓئِكَ﴾ یعنی ان مذکورہ صفات سے متصف لوگوں کے لئے ﴿عُقۡبَى ٱلدَّارِ﴾ عاقبت کا گھر ہے، دار سے مراد دنیا ہے اور عقبی سے مراد جنت ہے، ﴿جَنَّٰتُ عَدۡنٖ﴾ عدن کے اصلی معنی ہوتے ہیں اقامت اور سکونت کے، ﴿وَمَن صَلَحَ مِنۡ ءَابَآئِهِمۡ﴾ اس میں ماں باپ دونوں شامل ہیں، ﴿وَأَزۡوَٰجِهِمۡ وَذُرِّيَّٰتِهِمۡ﴾ یعنی کہ: اس میں ان کی بیویاں اور ان کی اولاد بھی داخل ہوں گی، نیکوکاری کا ذکر یہ بتلانے

کے لئے آیا ہے کہ جنت میں ان کے وہی رشتہ دار جاسکتے ہیں جن کے اندر مذکورہ صفات موجود ہوں ، صرف کسی کے ماں باپ یا بیوی او ر اولاد ہونے کی وجہ سے کوئی جنت میں نہیں جاسکتا جب تک کہ نیکوکاری نہ پائی جاتی ہو، ﴿وَالْمَلَائِكَةُ يَدْخُلُونَ عَلَيْهِم مِّن كُلِّ بَابٍ﴾ یعنی جن منزلوں میں وہ رہیں گے ان کے سارے دروازے سے وہ داخل ہوں گے۔

﴿سَلَامٌ عَلَيْكُم﴾ یعنی فرشتے انہیں سلام علیکم کہتے ہوئے داخل ہوں گے ، یعنی کہ : آپ آفت ومصیبت سے محفوظ رہیں یا آپ کی سلامتی مدام ہو، ﴿بِمَا صَبَرْتُمْ﴾ یعنی: آپ کے صبر و تحمل کی وجہ سے ، ﴿فَنِعْمَ عُقْبَى الدَّارِ﴾ اللہ سبحانہ نے انہیں (جنت کی) رغبت دلانے اور ان کے اندر اس کا شوق پیدا کرنے کے لئے یہ جملہ ذکر کیا ہے جس میں دار آخرت کی تعریف شامل ہے۔

واہ کتنی بڑی خوش نصیبی ہے...جب آپ کسی کو معاف کرتی ہیں تو ایک ساتھ کئی عبادتوں کا ثواب پاتی ہیں...اگر جس کو معاف کر رہی ہیں وہ آپ کے رشتہ داروں میں سے ہیں تو آپ اس رشتہ کو جوڑتی ہیں جسے اللہ نے جوڑنے کا حکم دیا ہے.. آپ کی معافی اس بات کی دلیل ہے کہ آپ اللہ سے خوف کھاتی ہیں جب کہ خوف الہی اپنے آپ میں ایک بڑی عبادت ہے۔

اسی طرح بدسلوکی پر صبر کرنے ....بلکہ خود عفوودرگزر پر صبر کرنے سے آپ کو بڑے بلند مقامات حاصل ہوتے ہیں ...اس کے ذریعہ آپ ان لوگوں کی صف میں شامل ہوجاتی ہیں جو برائی کو بھلائی سے دفع کرتے ہیں جو کہ ایک عظیم عبادت ہے، آپ کے لئے بشارت اور خیر کی امید ہے۔

۷)اگر آپ ظالم کو معاف کر دیتی ہیں تو گویا آپ ایک مسلمان پر احسان کرکے اللہ سے احسان کی امید رکھتی ہیں ، اللہ فرماتا ہے:﴿ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ﴿٦٠﴾﴾ [سورة الرحمن:60].

ترجمہ: احسان کا بدلہ احسان کے سوا کیا ہے

ابن سعدی رحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:((...اللہ تعالی اس کے ساتھ اسی کے طرح معاملہ کرتا ہے ، چنانچہ جو بندے کو معاف کرتا ہے اللہ اس کو بھی معاف کر دیتا ہے))۔

۸) سموار اور جمعرات کے دن ہونے والے فضل الہی سے آپ محروم نہ رہ جائیں....

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (ہر دوشنبہ اور جمعرات کو جنت کے دروازے کھول دئے جاتے ہیں، پھر ان دنوں میں ہر اس بندے کی مغفرت کی جاتی ہے جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہیں کرتا البتہ اس بندے کی نہیں جس کے درمیان اور اس کے بھائی کے درمیان دشمنی اور رقابت ہو، پھر کہا جاتا ہے: ان دونوں کو ابھی رہنے دو جب تک کہ یہ صلح نہ کرلیں)۔ اللہ کے واسطے سے سوال کرتا ہوں مجھے بتائیں کہ دنیا کی کون سی چیز اس لائق ہے کہ جس کی خاطر اللہ کی مغفرت سے آپ خود کو محروم رکھیں؟

۹) یہ امید رکھیں کہ اللہ آپ کو محبوب رکھے گا جو کہ سب سے بڑی تمنا ہے...

اللہ فرماتا ہے: ﴿فَٱعۡفُ عَنۡهُمۡ وَٱصۡفَحۡۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ١٣﴾ [سورة المائدة: 13].

ترجمہ: انہیں معاف کرتا جا اور درگزر کرتا رہ، بے شک اللہ تعالی احسان کرنے والوں سے محبت کرتا ہے

جسے اللہ محبت کرنے لگتا ہے فرشتے اور اہل زمین بھی اس سے محبت کرنے لگتے ہیں۔

۱۰) یہ امید رکھیں کہ دنیا یا آخرت یا دونوں جگہ اللہ آپ کی عزت ورفعت کو فزوں ترکے دے گا، اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے: (جو بندہ معاف کرتا ہے اللہ اس کی عزت اور بڑھاتا ہے اور جو بندہ اللہ تعالی کے لئے عاجزی کرتا ہے اللہ تعالی اس کا درجہ بلند کرتا ہے)[1] ۔

اللہ کے لئے عاجزی برتنے سے بھی افضل عمل یہ ہے کہ کوئی ظالم کو معاف کردے، اس لئے کہ معافی میں تواضع اور عاجزی پورے طور پر شامل ہے... آپ کو عزت ورفعت مبارک ہو۔

---

(1) اسے امام مسلم نے روایت کیا ہے

عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ کاقول ہے کہ:

((میں نے ہر کسی کو معاف کر دیا))[1] .

عمر بن عبد العزیزرحمہ اللہ کہتے ہیں کہ:

((آپ اپنی مظلومیت کے ساتھ اپنے رب سے ملیں یہ اس سے بہتر ہے کہ آپ رب سے ملنے سے پہلے ہی اس کا بدلہ لے چکے ہوں))[2] .

اب....ذرا سکون کے ساتھ سوچیں کہ آپ معاف کریں گی یا نہیں۔

---

(1) ابن مفلح کی کتاب: الآداب الشرعیۃ (۱/۷۲)

(2) غزالی کی کتاب الإحیاء (۳/۱۸۳)

وہ چیزیں جن کے نیت اورامید آپ کو ہر عمل میں رکھنی چاہئے !

یہاں کچھ ایسے اجر وثواب کا ذکر کیا جارہاہے جن کی نیت واحتساب آپ ہر عمل میں کر سکتی ہیں۔

اب..... آپ انہیں یادرکھنے کی کوشش کریں:

۱)عبادت کی نیت.... یہ نیت کہ یہ عبادت محض اللہ کے لئے ہے... اللہ کے حکم کی بجا آوری کے لئے ہے... اہل علم نے ذکر کیاہے کہ یہ کامل ترین نیت ہے۔

۲)نیک لوگوں کو جو خوشخبری دی گئی ہے اس کی امید رکھیں....اللہ فرماتا ہے:﴿ وَبَشِّرِ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ٣٧ ﴾ [سورة الحج:37].

ترجمہ:اور نیک لوگوں کو خوشخبری سنادیجئے۔

نیکوکاروں کو دیناوآخرت دونوں جگہ کی بھلائی کی خوشخبری دی گئی ہے۔

نیک کار انسان بہت جن چیزوں میں دوسروں سے ممتاز اور افضل ہوتا ہے, ان میں سے یہ بھی ہے:

۱-محبت الہی... اللہ فرماتاہے:﴿وَأَحۡسِنُوٓاْۚ إِنَّ ٱللَّهَ يُحِبُّ ٱلۡمُحۡسِنِينَ ١٩٥﴾ [سورة البقرة:195].

ترجمہ:اور سلوک واحسان کرو, اللہ تعالی احسان کرنے والوں کو پسند کرتاہے۔

جس کو اللہ پسند کرے اور محبوب رکھے اسے ہر جگہ اللہ کی معیت حاصل رہتی ہے اور وہ توفیق اور ہدایت الہی سے ہمہ وقت بہرہ مندر ہتاہے۔

۲-نیکیوں میں بکثرت اضافہ وبڑھوتری ... اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد ہے:(جب تم میں سے کسی کا اسلام بہتر ہوتا ہے-یعنی خالص اور سچا, نفاق سے خالی-پھر وہ جو نیکی کرتا ہے اس کے لئے ایک کے بدلے دس نیکیاں, سات سوگناتک بڑھاکر لکھی جاتی ہیں....)[1] ۔

---

(1) اسے امام مسلم نے روایت کیاہے

۳-عبادت میں درجہ احسان کا ثواب ، اللہ کا یہ ارشاد اس بابت ہماری رہنمائی کرتا ہے: ﴿لِّلَّذِينَ أَحۡسَنُواْ ٱلۡحُسۡنَىٰ وَزِيَادَةٞۖ﴾ [سورة يونس:26].

ترجمہ: جن لوگوں نے نیکی کی ہے ان کے واسطے خوبی ہے اور مزید برآں بھی۔

اس آیت میں حسنی سے مراد جنت ہے اور زیادہ سے مراد اللہ تعالی کے چہرہ انور کی دیدار))۔

۳)اللہ تعالی کے اس فرمان کی نیت دل میں رکھیں:﴿مَن جَآءَ بِٱلۡحَسَنَةِ فَلَهُۥ خَيۡرٞ مِّنۡهَاۖ﴾ [سورة القصص:84]. ترجمہ: جو شخص نیکی لائے گا اسے اس سے بہتر ملے گا۔

اس سے مراد یہ ہے کہ اسے اللہ تعالی دس نیکیوں کا بدلہ دے گا سات سو گنا تک بڑھا کر۔

۴)اللہ کے اس وعدے کی امید رکھیں ، اللہ فرماتا ہے:﴿فَمَن يَعۡمَلۡ مِثۡقَالَ ذَرَّةٍ خَيۡرٗا يَرَهُۥ ٧﴾ [سورة الزلزلة:7].

ترجمہ: جس نے ذرہ برابر نیکی کی ہوگی وہ اسے دیکھ لے گا۔

یعنی جس نے چھوٹی سے چھوٹی چیونٹی کے وزن کے برابر بھی عمل کیا ہوگا(وہ اسے اپنے سامنے پائے گا)، مقاتل کا بیان ہے کہ: جو دنیا میں ذرہ برابر بھی نیکی کرتا ہے وہ اسے قیامت کے دن اپنے نامہ اعمال میں دیکھ کر خوش ہوگا۔

کسی ماہر لسانیات نے کہا ہے کہ: ذرہ سے مراد یہ ہے:((کہ آدمی اپنے ہاتھ کو زمین پر مارے، اس کے ہاتھ میں جو مٹی لگ جائے وہی ذرہ ہے))۔

۵) آخرت کے ثواب کی امید رکھیں... اللہ کا فرمان ہے:﴿وَمَن يُرِدۡ ثَوَابَ ٱلدُّنۡيَا نُؤۡتِهِۦ مِنۡهَا وَمَن يُرِدۡ ثَوَابَ ٱلۡأٓخِرَةِ نُؤۡتِهِۦ مِنۡهَاۚ وَسَنَجۡزِي ٱلشَّٰكِرِينَ ١٤٥﴾ [سورة آل عمران:145].

ترجمہ: دنیا کی چاہت والوں کو ہم کچھ دنیا دے دیتے ہیں اور آخرت کا ثواب چاہنے والوں کو ہم وہ بھی دیں گے اور احسان ماننے والوں کو ہم بہت جلد نیک بدلہ دیں گے۔

٦) یہ امید رکھیں کہ اللہ کے پاس آپ بہتر سے بہتر اور بڑے ثواب سے فیض یاب ہوں گے...

اللہ فرماتا ہے: ﴿وَمَا تُقَدِّمُواْ لِأَنفُسِكُم مِّنۡ خَيۡرٖ تَجِدُوهُ عِندَ ٱللَّهِ هُوَ خَيۡرٗا وَأَعۡظَمَ أَجۡرٗاۚ وَٱسۡتَغۡفِرُواْ ٱللَّهَۖ إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٞ رَّحِيمُۢ ٢٠﴾ [سورة المزمل:20].

ترجمہ: جو نیکی تم اپنے لئے آگے بھیجوگے اسے اللہ تعالی کے ہاں بہتر سے بہتر اور ثواب میں بہت زیادہ پاؤگے۔

۷) نیکی میں سبقت اور ترقی کرنے پر بڑے فضل سے بہرہ مند ہونے کی امید رکھیں...

اللہ تعالی فرماتا ہے﴿ وَمِنْهُمْ سَابِقٌۢ بِٱلْخَيْرَٰتِ بِإِذْنِ ٱللَّهِۚ ذَٰلِكَ هُوَ ٱلْفَضْلُ ٱلْكَبِيرُ ﴿٣٢﴾﴾ [سورة فاطر:32].

ترجمہ: اور بعضے ان میں اللہ کی توفیق سے نیکیوں میں ترقی کئے جاتے ہیں، یہ بڑا فضل ہے۔

((سبقت اور ترقی کرنے والے سے مراد وہ ہیں جو نیکی کی طرف سبقت کرتے ہیں.. جو دین کے معاملے میں دوسروں پر فائق رہتے ہیں... نیکی کی طرف سبقت کرنا بڑے فضل کی بات ہے، ایسا فضل کہ جس کا اندازہ ہی نہیں لگایا جاسکتا))(1) ۔

اے نازنیں! آپ کوشش کریں

کہ آپ ان آیات اور احادیث کو ازبر کرلیں تاکہ ہمہ وقت آپ کی آنکھوں میں امید کی چمک زندہ رہے اور آپ بڑے سے بڑا تو کجا چھوٹے سے چھوٹے عمل پر بھی ثواب کی نیت اور امید رکھنا نہ بھولیں۔

---

(1) فتح القدیر:۴

خاتمہ

ہم اللہ سے حسن خاتمہ کی دعا کرتے ہیں

اے زندہ دل خاتون!

اب آپ کو معلوم ہو چکا ہے کہ احتساب اجر کیسے کرنا ہے۔

آپ اس کتاب میں جو کچھ پڑھی ہیں انہیں روزانہ معمول کی زندگی گزارتے ہوئے یاد رکھیں... ہر ایک کام میں نیک نیتی اور اجر کی امید رکھنے کی عادت ڈالیں، ہر ایک چیز میں... کہیں ایسا نہ ہو کہ شیطان آپ پر حاوی ہو جائے اور آپ کو احتساب اجر سے غافل کر دے پھر آپ کے شب و روز بے کار اور سارے اعمال بے سود ہو جائیں...

غفلت-اللہ ہمیں اور آپ کو اس سے محفوظ رکھے-یہ ہے کہ ((آپ کے ذہن میں کوئی بات آئے ہی نہیں)) جو کہ ((بے کار کی وقت گزاری ہے))، اللہ فرماتا ہے:

﴿وَلَقَدْ ذَرَأْنَا لِجَهَنَّمَ كَثِيرًا مِّنَ الْجِنِّ وَالْإِنسِ ۖ لَهُمْ قُلُوبٌ لَّا يَفْقَهُونَ بِهَا وَلَهُمْ أَعْيُنٌ لَّا يُبْصِرُونَ بِهَا وَلَهُمْ آذَانٌ لَّا يَسْمَعُونَ بِهَا ۚ أُولَٰئِكَ كَالْأَنْعَامِ بَلْ هُمْ أَضَلُّ ۚ أُولَٰئِكَ هُمُ الْغَافِلُونَ ﴿١٧٩﴾﴾ [سورة الأعراف: 179].

ترجمہ: اور ہم نے ایسے بہت سے جن اور انسان دوزخ کے لئے پیدا کئے ہیں جن کے دل ایسے ہیں جن سے نہیں سمجھتے اور جن کی آنکھیں ایسی ہیں جن سے نہیں دیکھتے اور جن کے کان ایسے ہیں جن سے نہیں سنتے۔ یہ لوگ چوپایوں کی طرح ہیں بلکہ یہ ان سے بھی زیادہ گمراہ ہیں، یہی لوگ غافل ہیں۔

غافل خاتون کے پاس بھی آنکھیں ہوتی ہیں لیکن اسے حق نظر نہیں آتا بلکہ اسے صرف وہی نظر آتا ہے جو اسے راس آئے...!

غافل خاتون کے پاس بھی کان ہوتے ہیں لیکن وہ اس سے نیکی کی بات نہیں سن سکتی بلکہ اسے صرف اپنی خواہش اور رغبت کی بات ہی سنائی دیتی ہے...!

یہی وجہ ہے کہ وہ چوپایوں سے بھی بدتر ٹھہری، اس لئے کہ اللہ نے اسے عقل سے نواز کر دیگر مخلوقات سے افضل بنایا تھا لیکن وہ اس بات سے غافل ولا پرواہ ہوگئی کہ اللہ کی خوشنودی اور تقرب حاصل کرنے کے لئے اس کا استعمال کیسے کرے...

((غفلت انسانی ذہن کو کند کر دیتا ہے ، علم ومعرفت کے دروازے اس کے سامنے مسدود ہو جاتے ہیں، بندہ اپنے رب سے دور ہو جاتا ہے، وہ برائی اور نافرمانی کی طرف کھنچا چلا جاتا ہے، دل پر غم والم اپنا ڈیرا جمانے لگتے ہیں اور فرحت وسرور اس سے نالاں ہو جاتا ہے، غفلت دل کو مردہ کر دیتی ہے، شیطان کے لئے راستہ کھول دیتی اور رحمن کو بندے سے ناراض کر دیتی ہے))(1) ۔

اللہ تعالی فرماتا ہے:

﴿ يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ ٱتَّقُواْ ٱللَّهَ وَلۡتَنظُرۡ نَفۡسٞ مَّا قَدَّمَتۡ لِغَدٖۖ وَٱتَّقُواْ ٱللَّهَۚ إِنَّ ٱللَّهَ خَبِيرُۢ بِمَا تَعۡمَلُونَ ١٨ وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ نَسُواْ ٱللَّهَ فَأَنسَىٰهُمۡ أَنفُسَهُمۡۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ ١٩ ﴾ [سورة الحشر:18].

ترجمہ: اے ایمان والو! اللہ سے ڈرتے رہو اور ہر شخص دیکھ بھال لے کہ کل قیامت کے واسطے اس نے اعمال کا کیا ذخیرہ بھیجا ہے۔ اور ہر وقت اللہ سے ڈرتے رہو۔ اللہ تمہارے سب اعمال سے باخبر ہے۔ اور تم ان لوگوں کی طرح مت ہو جانا جنہوں نے اللہ کے احکام کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ نافرمان (فاسق) ہوتے ہیں۔

آپ اللہ سے ڈرتے رہیں.... اور دیکھ بھال لیں کہ قیامت کے دن کے لئے آپ نے کیا کچھ ذخیرہ کر رکھا ہے، آپ دنیا میں جتنی لمبی مدت گزار لیں آپ نے ایک نہ ایک دن دیار آخرت کو کوچ کرنا ہی ہے...

﴿ وَلَا تَكُونُواْ كَٱلَّذِينَ نَسُواْ ٱللَّهَ فَأَنسَىٰهُمۡ أَنفُسَهُمۡۚ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلۡفَٰسِقُونَ ﴾

ترجمہ: آپ ان لوگوں کی طرح نہ ہو جائیں جنہوں نے اللہ کے احکام کو بھلا دیا تو اللہ نے بھی انہیں اپنی جانوں سے غافل کر دیا اور ایسے ہی لوگ فاسق اور نافرمان ہیں۔

---

(1) نضرۃ النعیم:١١

((یعنی کہ: انہوں نے رب کے اوامر سے روگردانی کی، کماحقہ رب کی تعظیم نہیں بجالائے، اللہ کی خشیت سے تہی داماں رہے، یا یہ کہ بیک وقت ان تمام برائیوں میں لت پت رہے، اللہ نے فرمایا﴿ فَأَنسَىٰهُمْ أَنفُسَهُمْ ﴾یعنی: اللہ کو بھلا بیٹھنے کی وجہ سے انہیں ایسا بنادیا کہ وہ خود اپنی جانوں کو بھی بھول بیٹھے، بطورانجام وہ ایسے اعمال نہ کرسکے جو انہیں عذاب سے بچاسکے اور نہ ان گناہوں سے باز رہ سکے جن پر سزا کی وعید سنائی گئی ہے... اللہ تعالی نے فرمایا﴿ أُوْلَٰٓئِكَ هُمُ ٱلْفَٰسِقُونَ ﴾ یعنی: یہ اللہ کی اطاعت سے پورے طور پر دستبردار ہو جانے والے لوگ ہیں))[1]۔

اگر آپ دن رات کے ہر عمل یہاں تک کہ سونے جاگنے پر بھی ثواب کی امید رکھتی ہیں تو اس سے آپ کو نیکی اور عمل صالح پر مہمیز ملے گا.... احتساب اجر کے ساتھ یہ بھی ضروری ہے کہ آپ اپنے اعمال کو شہرت وریاکاری سے دور رکھنے کی بھرپور کوشش کریں تاکہ آپ کے اعمال ضایع نہ ہوں، بہ طور خاص جب کوئی ناگزیر وجہ نہ ہو تو اپنی نیکیوں کو بالکل ہی ظاہر نہ کریں اور نہ انہیں اپنی زبان پر لائیں، سلف صالحین کا یہی وطیرہ رہا ہے...

ابوبردہ اپنے والد ابوموسی اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ: ہم نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک غزوہ کے لیے نکلے۔ ہم چھ ساتھی تھے اور ہم سب کے لیے صرف ایک اونٹ تھا، جس پر باری باری ہم سوار ہوتے تھے۔ (پیدل طویل اور پر مشقت سفر کی وجہ سے) ہمارے پاؤں پھٹ گئے اور میرے بھی پاؤں پھٹ گئے تھے[2] ۔ناخن بھی جھڑ گئے تھے۔ چنانچہ ہم قدموں پر کپڑے کی پٹی باندھ باندھ کر چل رہے تھے۔ اسی لیے اس کا نام غزوہ ذات الرقاع پڑا، کیونکہ ہم نے قدموں کو پٹیوں سے باندھ رکھا تھا۔

---

(1) فتح القدیر

(2) حدیث میں "فنقبت قدماي" کا لفظ آیا ہے جس کا مطلب ہے کہ: میرے پاؤں پھٹ گئے

ابو بردہ کہتے ہیں کہ: ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث تو بیان کر دی، لیکن پھر ان کو اس کا اظہار اچھا نہیں معلوم ہوا۔ فرمانے لگے کہ مجھے یہ حدیث بیان نہ کرنی چاہیے تھی۔ ان کو اپنا نیک عمل ظاہر کرنا برا معلوم ہوا[1]۔

اس طرح ہم اس کتاب کے اختتام کو پہنچنے میں کامیاب ہوئے۔ تمام تعریفات اس اللہ کے لئے ہی سزاوار ہے جس کی نعمت سے نیکیاں پایہ تکمیل کو پہنچتی ہیں, اس کے لئے بے شمار, پاک وصاف , بابرکت اور ہمارے رب کی جلالت شان اور عظمت سلطان کے شایان شان حمد وثنا ہے, اس کتاب میں جو بھی درست بات ہے وہ اللہ کی طرف سے اور محض اسی کے فضل واحسان کی مرہون ہے, اور جو بھی لغزش اور غلطی ہے اس سے اللہ اور اس کے رسول بری ہیں۔

وصلی اللہ علی نبینا وحبیبنا محمد وعلی آلہ وسلم

---

(1) اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے

فهرست مصادر

كتاب	تاليف	تحقيق وتعليق	طباعت	سن طباعت
الأذكار النووية	أبو زكريا يحيي بن شرف النووي		مكة المكرمة، المكتبة التجارية	ط 1،1412 هـ.
الإيجابية في حياة الداعية	د.عبدالله يوسف الحسن		الإمارات العربية المتحدة ،دار المنطلق	
اختيار الأولى في شرح حديث اختصام الملأ الأعلى	زين الدين عبد الرحمن بن أحمد بن رجب الحنبلي	تحقيق وتعليق: جاسم الدوسري	الكويت، مكتبة دار الأقصى	ط 1، 1406 هـ.
التوكل على الله و علاقته بالأسباب، ، ،	د.عبدالله الدميجي		الرياض، دار الوطن	ط 1 ، 141هـ.
المتجر الرابح في ثواب العمل الصالح	الحافظ شرف الدين عبد المؤمن بن خلف الدمياطي		بيروت، مؤسسة الكتب الثقافية	ط 1 ، 1410 هـ.
المعجم المفهرس لألفاظ القرآن الكريم	واضع: محمدعبدالباقي		القاهرة، دار الحديث	ط 1، 1407 هـ.
النية	عبد الله عبد العزيز الجبرين			(م.د)، (ط.د)، (ت.د).
بهجة قلوب الأبرار و قرة عيون الأخيار في شرح جوامع الأخبار	عبد الرحمن بن ناصر السعدي		الرئاسة العامة لإدارات البحوث العلمية و الإفتاء و	1405 هـ.

			الدعوة و الإرشاد، الرياض	
تيسير الكريم الرحمن في تفسير كلام المنان	، عبدالرحمن بن سعدي		جدة، دار المدني	(ط.د)، 1408 هـ.
شرح ريا ض الصالحين	محمد العثيمين	إعـــداد : د.عبدالله الطيار	الرياض، دار الوطن	ط 1، 1416 هـ.
غاية المرام شرح مغنى ذوي الأفهام	عبـد المحســـن العبيكان			
فتح القدير	محمـد بن علي الشوكاني		بيروت، دار الفكر	(ط.د)، (ت.د).
مَعلَم في تربية النفس	عبد اللطيف بن محمد الحسن		الرياض، المنتدى الإسلامي	(ط.د)، 1421 هـ.
موسوعة نضرة النعيم في مكارم أخلاق الرسول الكريم صلى الله عليه وسلم	متخصـــصـــين علماء کی ایک جماعت زير اشراف: شيخ صالح بن حمـيـد وعـبـد الرحمن بن ملوح		جدة، دار الوسيلة	ط 1، 1418 هـ.

فہرست موضوعات

صفحہ	موضوع
	مقدمہ
	آپ یہ کتاب کب پڑھیں؟
	آپ اللہ سے محبت رکھتی ہیں لیکن کیا آپ چاہتی ہیں کہ اللہ بھی آپ کو محبوب رکھے؟
	کیا آپ اللہ کی محبت سے سرفراز ہونے کے لئے قربت الٰہی حاصل کرنا چاہتی ہیں؟
	احتساب کے معانی
	ہر ایک کام میں احتساب اجر کیوں ضروری ہے؟
	احتساب اجر ہی کو کیوں موضوع گفتگو بنایا جارہا ہے؟
	احتساب اجر پر ابھارنے والی چیزیں
	احتساب کے فوائد
	دعوت الی اللہ میں آپ کس اجر کی امید رکھتی ہیں؟
	موبائل استعمال کرتے ہوئے آپ کس نیکی کی امید رکھتی ہیں؟
	لوگوں کے مابین صلح کرا کے آپ کس ثواب کی امید رکھتی ہیں؟
	آپ صبر وشکیبائی پر کس طرح کے ثواب کی امید رکھتی ہیں؟
	آسان عبادتیں
	مسلمانوں کی عیب پوشی کرکے آپ کس نیکی کی امید رکھتی ہیں؟
	آپ حجاب کا التزام کرتے ہوئے کس ثواب کی امید رکھتی ہیں؟
	بے مطلب کی باتیں
	خوش اخلاق پر آپ کو کس ثواب کی امید رہتی ہے؟
	لوگوں کو درگزر کرکے آپ کس ثواب کی امید رکھتی ہیں؟
	ایسے ثواب جن کی نیت آپ ہر کام میں کرسکتی ہیں؟
	خاتمہ
	فہرست مصادر
	فہرست موضوعات